

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Acception No.....

۶۶

کتاب

سراج الیلاخت

حصہ دوم

علم پدید

ڈاکٹر قاری سید کلیم الشیرینی
ایم اے۔ ایل ایل بی بی پی بیچ (اڈی (لندن)
آنریری لیسچے پروفیسر فارسی جامعہ عثمانیہ
ذیقعدہ ۱۳۸۸ مطابق مئی ۱۹۵۹ء

مطبوعہ تاج پریس حیدرآباد دکن (آندھرا)

قیمت دو روپیہ

بار اول ۵۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم 2182

Registration No.

دیباچہ

یوں تو عربی، فارسی اور اردو میں بہت سی کتابیں بلاغت پر لکھی گئی ہیں، کوئی نہایت مختصر اور کوئی بہت بسوط، ہر ایک اپنے زمانہ اور ماحول کے اعتبار سے اہمیت کی حامل تھی لیکن ہر زمانہ میں طرز تعلیم، طریقہ تفہیم اور مذاق کچھ نہ کچھ بدلتا رہتا ہے، ایک چیز جو کسی وقت نمکسالی اور قابل لحاظ ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتی تھی رفتار زمانہ کے باعث نئے مذاق اور نئے طور طریقے نے اسے نکسال باہر کر دیا اور اس کی قدر و قیمت کم کر دی، گو وہ بلا وجہ اور عدم واقفیت کی وجہ سے ہی ہے، مثال کے طور پر کسی عربی، فارسی یا اردو کی کتاب بلاغت کو لیجئے، اسکو دیکھتے ہی اس کے علمی خزانہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا اور آپس کا رعب بیٹھ جاتا ہے لیکن اس گراں بہا ذخیرہ سے مطلوب مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنا کچھ آسان کام نہیں، ورق گردانی اور تلاش مطلب کیلئے کافی وقت درکار ہوگا اس کے بعد بھی بعض اوقات مایوسی کا منہ دیکھنا پڑے گا، عموماً ایسی کتابوں سے سابقہ پڑتا ہے جو ہمہ گیر ہونے سے عاری ہیں، بلاغت کے کسی شعبہ مثلاً معانی میں کوئی مفصل ہے تو کوئی بیان میں اور کسی میں بدیع کا حصہ قابل لحاظ ہے، غرض کہ مجھے مختلف کیفیات کا

سامنا اسوقت کرنا پڑا اور بہت سی مشنیں اسوقت پیش ہوئیں جب سے کہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں مستقلاً جا اعتبار سے بی، اے اور ایم، اے میں بلاغت کی تعلیم دیر پا ہوں، اس فن سے دلچسپی اور اس کے کتب مختصر و بسط کے مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ کسی کتاب بلاغت میں فارسی وارد و نشر کی مثالیں زیادہ ہیں تو نظم کی خال خال ہیں اور اکثر کتابوں میں صرف نظم کی مثالیں دی گئی ہیں نشر کی نہیں، بلکہ چند ایک مثالوں پر اکتفا کر کے گویا "قس علی ہذا" کہہ کر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ طلباء کو مختلف علوم و فنون لازمی طور پر پڑھنے کی وجہ سے بہت کم وقت ملتا ہے کہ بسط کتابوں کی ورق گردانی کریں، قایم کتب میں کوئی اشاریہ تو ہوتا نہیں جس سے مطلوبہ مواد آسانی سے دستیاب ہو سکے اور جو مختصر کتابیں ہیں ان سے شوقین طلباء کی تشفی نہیں ہوتی اور ایسی بھی کوئی جامع کتاب نہیں جس سے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اکٹھا وہ سب مواد مل سکے جس سے تقابلی مطالعہ میں آسانی ہو۔

ان امور کے پیش نظر اور اس فن کے برسوں کے تعلیمی تجربہ، اس سے دلچسپی اور طلباء کی مہولہ کالفاظ کرتے ہیں نے ایک کتاب "سراج البلاغۃ" تالیف کی ہے جسے امور بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور طلباء کے شہستہ مذاق اور دلچسپی کی خاطر شگفتہ و مفید نظم و نشر کی اخلاقی اور معیاری مثالیں دی ہیں۔ غالباً اس طرز کی اتنی جامع کتاب تینوں زبانوں سے متعلق

اردو میں تو دستیاب نہیں ہوتی، اگرچہ اسکو جامع کے ساتھ مانع بھی بنانے کی کوشش ممکن تھی لیکن اس کیلئے مزید کافی وقت درکار ہوتا اور اس طرح اس کے بہت طولانی ہونے کا بھی اندیشہ تھا جو آجکل کے طلباء و بعض ادباء کے طبع نازک کیلئے سنگ گراں ثابت ہوتا اسلئے خیر الامور اوسطہ ملحوظ رکھا گیا ہے، باوجود اس کے کہ کم اہم اور غیر مروج بیان و بدیع کو ترک کیا گیا ہے، پھر بھی بعض اوق مضامین اس میں آگئے ہیں۔

کتاب سراج البلاغت کو دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے :-

حصہ اول علم معانی و بیان

حصہ دوم علم بدیع

چونکہ کتاب کا حصہ دوم - علم بدیع بالکل تیار اور حصہ اول کو اور کچھ وقت درکار ہے اسلئے تیار حصہ کو بلاوجہ روک رکھنا مناسب نہیں خیال کیا گیا، علاوہ ازیں بدیع کی طباعت کیلئے مختلف یونیورسٹیوں کے اساتذہ صاحبان اور طلباء کا اصرار اور جلدی ہے لہذا اسکو فی الحال طبع کر دیا جا رہا ہے، انشاء اللہ حصہ اول کو بھی جلد طبع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کتاب کے حصہ عربی کی مثالوں کے متعلق میں ادیب فاضل، عالم متبحر و شاعر بے بدل زبان عربی حصہ مولانا سید ابراہیم خٹاب رضوی مرحوم سابق ریڈر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ کا سید مشکور ہوں جنہوں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اور طبیعت پر بار ڈالکر اس حصہ بدیع کی تصحیح میں میری استعانت فرمائی، مولانا موصوف متبحر ادیب عربی کے علاوہ بلاغت و

عروض کے فن میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔ فارسی و اردو نظم کا بھی اچھا ذوق تھا اور تصوف میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ایسے مجموعہ الکمال علماء اس دورِ قحط الرجال میں مفتقات سے ہی نہیں بلکہ بے بدل تھے، اللہ تعالیٰ انہیں بذریعہ علیا اور مقام قرب عطا فرمائے آمین۔

جم نے ظلم بدیع کو بھی تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے تاکہ مختلف جماعتوں کے طلباء کیلئے باعث سہولت ہو۔ اس میں حسب استعداد طلباء کی یا زیادتی کیجا سکتی ہے۔

اس سے اساتذہ صاحبان کیلئے بھی تدریس و امتحانات کے سوالات مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

(۱) وہ صنایع بدائع جو ہائی اسکول اور انٹر میڈیٹ کی جماعتوں کے طلباء کیلئے مفید و کارآمد ہیں۔

(۲) وہ صنایع بدائع جو بی۔ اے کے معیار کے ہیں۔

(۳) مابقی حصہ ایم۔ اے کے غنتی طلباء کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۱) ہائے ہائی اسکول و انٹر میڈیٹ

(۱) اتفاق	۲۷	(۵) شبہ اشتقاق
(۲) ارسال المثل	۱۰۳	(۶) ایہام کی چند قسمیں
(۳) ارسال المثلین	۱۰۳	(۷) تجاہل عارفانہ
(۴) اشتقاق	۳۲	(۸) تجنیس کی چند قسمیں

۸۴	(۱۸) قلب یا مقلوبات	۱۲۳	(۹) تضاد یا طباق
۱۴۷	(۱۹) لف و نشر	۱۳۴	(۱۰) جمع و تفریق
۱۵۰	(۲۰) مبالغہ	۱۳۴	(۱۱) جمع و تقسیم
۱۵۳	(۲۱) مراعاة النثیر	۱۲۹	(۱۲) تلمیح
۱۵۵	(۲۲) مقابلہ	۱۳۰	(۱۳) تنسیق الصفات
۱۵۸	(۲۳) بحوثیج	۱۳۹	(۱۴) حسن تعلیل
۱۱۸	(۲۴) بحوثیج	۱۳۰	(۱۵) حسن تخلص یا گریز
۹۷	(۲۵) ندا	۱۴۴	(۱۶) سوال و جواب یا مراجعہ
		۸۳	(۱۷) سیاقۃ الاعداد

(۲) برائے بی

۲۸	(۹) اسجاع یا سجع اور کسی قسمیں	۱۰۰	(۱) ابداع
۳۱	(۱۰) اشارہ	۱۵۱	(۲) احتجاج بدلیل دیکھو، مطلبی
۱۰۸	(۱۱) اضراب	۱۰۲	(۳) اخبار
۱۰۹	(۱۲) اطراد	۱۰۲	(۴) ادیاج
۳۳	(۱۳) اعادہ	۱۰۴	(۵) ارمصاد
۱۴۱	(۱۴) اعتراض الکلام یا حشو	۱۰۵	(۶) استنباع یا مدح الموجه
۳۳	(۱۵) اغنات یا لزوم مالا یلزم	۱۰۵	(۷) استثناء
۳۲	(۱۶) اقضاب یا اشتقاق	۱۰۶	(۸) استخدام

۱۲۳	(۳۵) رجوع	۱۱۰	(۱۷) التثانیات
۸۶	(۳۶) رقصاء	۹۹	(۱۸) ایداع
۳۹	(۳۷) نكس وطر وکیو تبدیل	۱۱۱	(۱۹) ایہام یا توریہ اور اسکی مثالیں
۱۲۲	(۳۸) طباق یا تضاد	۵۴	(۲۰) تثنائیہ یا تحت التثناط
۸۳	(۳۹) عاطلہ یا غیر منقوط	۵۴	(۲۱) تحلیل
۸۴	(۴۰) فوقانیہ یا فوق النقطاٹ	۱۲۰	(۲۲) تردید
۷۳	(۴۱) قطع الحروف یا حذف	۷۱	(۲۳) توشیح
۱۴۷	(۴۲) کلام السجامع یا شہر آشوب	۵۶	(۲۴) ترمیع اور اسکی قسمیں
۳۳	(۴۳) لزوم والا لیزم یا تشدید	۵۸	(۲۵) تسمیط
۸۸	(۴۴) مبادلة الرؤسین	۱۰۴	(۲۶) تسہیم
۵۷	(۴۵) متزلزل یا تنزل	۶۰	(۲۷) تصحیف یا مُتَحَفَف
۶۹	(۴۶) منطون	۱۲۷	(۲۸) تضمین یا اقتباس
۱۵۱	(۴۷) مذہب کلامی و فقہی	۶۳	(۲۹) تعدید یا سیاقۃ الاعداد
۱۵۲	(۴۸) مزاجیہ	۶۷	(۳۰) تکرار یا تکریر
۹۲	(۴۹) مستزاد	۷۱	(۳۱) توشیح یا مُوشِح
۵۸	(۵۰) مسط یا تسمیط	۵۵	(۳۲) توافق یا توافق
		۱۲۲	(۳۳) خفاء
			(۳۴) رد العجز علی الصداقہ کی قسمیں

(۳۵) بقیہ منالاج بدائع برائے جماعت ایم اے مختص و ضروری ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فهرست صنایع و بدایع مندرجه سراج البلاغت بجاظ حروفی تبحری

صفحه	اسجاع یا سجاع	صفحه	(۱)
۲۸	سجع متوازی	۱۰۰	ابداع
۲۸	مطرف	۱۰۱	اتساع
۲۹	متوازن یا موازنه	۲۶	اتفاق
۳۰	اشاره	۱۵۱	احتجاج بدلیل دیکو مذهب کلامی
۳۱	اشتقاق یا اقتضاب	۱۰۲	اخبار
۳۲	اضراب	۱۰۲	ادماج
۱۰۸	اطراد	۱۰۳	ارسال المثل یا ایراد المثل
۱۰۹	اعاده	۱۰۳	ارسال المثلین یا ایراد المثلین
۳۳	اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو	۱۰۴	ارصاد یا السبیم
۱۴۱	اعنات لزوم مالا یلزم التزم	۱۰۵	استتباع یا مدح الموجه
۳۳	یا تشدید	۱۰۵	استثناء
۱۵۰	اغراق دیکو مبالغه	۱۰۶	استخدام
۹۹	افتراق الشفتین دیکو	۱۰۶	استدراک یا تدارک
	واسع الشفتین	۱۰۶	استطراد

ص ۱۱۶	ایہام، تشابہ (ب)	ص ۱۱۰	افتنان، ذوالوجہیں، دو جہتین
۴۶	برائۃ الاستہلال		یا محمل الفساد
۱۱۶	بو قلمون	۱۲۴	اقتباس، کیونہیں
۸۴	پہیل دکیو لغز یا چیشان (پ)	۳۲	اقتساب یا اشتقاق
	(ت)	۳۵	اکتفاء
۳۴	تاریخ	۳۳	الترام، اعانت، لازم، الایزم
۱۱۴	تاکید الذم بمایشبہ المدح		یا تشدید
۱۱۸	تاکید المدح بمایشبہ الذم	۱۱۰	الشفات
۳۹	تبدیل یا عکس و طرد	۹۹	انقسام، شفتین، کیو و ال شفتین
۸۶	تبلیغ و کیو مبالغہ	۶۵	ایداغ
۱۵	تبیین، کیو تفسیر	۱۰۳	ایراد، امثل، کیو ارسال، امثل
۱۱۸	تجاہل، العارف، تجاہل، عارفا	۱۰۳	ایراد، امثلین، کیو ارسال، امثلین
	سوق، المعلوم، یا ساق، المجهول	۱۱۱	ایہام، توریہ یا تنجیس
۱۱۹	تجریہ	۱۱۲	مجرده
۴۱	تجنیس یا جناس	۱۱۲	مر شحہ
۴۲	تمام	۱۱۳	مبینہ
۴۲	((الف) مماثل	۱۱۴	تناسب
۴۳	(ب) مستوفی	۱۱۵	تنساق
۴۳	زائد	۱۱۵	عکس
۴۳	مزدجیل	۱۱۵	توالد ضدین

صفحه ۵۷	تزلزل یا متزلزل	صفحه ۴۵	التجنيس ناقص یا محترف
۱۲۱	تسليم	۴۶	مُطَرَفٌ
۵۸	تسميط یا مسط	۴۷	مرکب
۱۰۴	تسہیم یکھوارصاد	۴۷	« (الف) متشابه یا مقرون
۱۲۱	تشابه الاطراف	۴۷	« (ب) مفروق
۳۳	تشديد اعنات لزوم الايلزم	۴۸	مرفوء
	یا التزام	۴۹	مکرر مزدوج
۵۹	تشریع ذوالقافیتین یا ذوالقوافی	۵۰	خطی
۵۹	تشطیر دیکھو تسميط	۵۱	مضارع
۶۰	تضعیف یا مُصَحَّف	۵۲	لاحق
۷۴	تصدیر یا رُذُ الْعَجْزِ عَلَى الْقُدْر	۵۲	تحتانیہ یا تحت النقاط
	تضاد متضاد طباق مطابقة	۵۳	تحلیل
۱۲۲	تطبيق یا تکافوء	۳۸	تخریج و تعصیبه
۶۲	تضریع	۱۱۱	تخییل تدریجیہ یا ہام
۶۲	تضمن المزدوج	۱۰۶	تدارک دیکھو استدراک
۱۲۷	تضمن اقتباس یا تعلیق	۱۲۶	تدبیج دیکھو تضاد
۱۲۲	تطبيق دیکھو تضاد متضاد طباق	۵۵	ترافق یا توافق
	مطابقة یا تکافوء	۱۲۰	تردید
۱۲۸	تعجب	۵۶	ترصیع
۶۳	تعديد یا سیاقۃ الاعداد	۵۶	ترصیع مع التجنيس

صفحہ ۱۱	تورنگیو ایہام یا تجہیل	صفحہ ۹۵	تعمیر دیکھ مستوطہ
۱	توسیم	۱۲۴	تعلیق دیکھ تفسیر یا اقتباس
۱	توشیح یا توشیح	۳۶	تعمیہ و تخریجہ
۵۲	توفیق یا مراعاة النظر	۱۲۹	تفریق تنہا
	(ج)	۶۵	تفسیر یا تفسیر
۲	جامع اللسانیں، ذور ویتین	۶۶	تقولیت
	یا ذوالالسنہ	۱۳۳	تقابل دیکھ مقابلہ
۱۳۱	جمع تنہا	۱۳۳	تقسیم تنہا
۱۳۲	جمع و تفریق	۱۲۲	تکافؤ، تطبیق، متضاد، طبا
۱۳۵	جمع تفریق و تقسیم		یا مطابقت دیکھ تضاد
۱۳۲	جمع و تقسیم	۶۷	تکرار یا تکریر
۲۱	جناس یا جنہیںس		تلمیح
	(ج)	۶۸	تلخیص، تلخیص، ذولسانیں یا ذورین
۸۷	چیستان دیکھ لفر	۶۹	تلوین، ملوون، اُمتلوون
	(ج)	۱۳۰	تناسب یا مناسبتہ
۱۲	حذف یا قطع الحرف	۱۳۰	تنسیق الصفات یا حسن النسق
۱۳۶	حسن ابتدا یا حسن مطلع	۷۰	تکلیف
۱۳۶	حسن اختراع	۵۵	توافیق دیکھ توافیق
۱۳۷	حسن بیان	۱۳۱	توجہ، ذوالوجہیں، ذوجہیں
۱۳۸	حسن شتخلص یا گریرہ		یا محتمل الضمین

متمحل الضدين يا افتنا
(ر)

١٢٣

رجوع

٤٢

روالعجز على الصدر يا تصدير

٨٢

رقطاع

(س)

٢٨

سجع يا اسجاع

١٢٢

سوال وجواب يا مراجعة

١١٨

سوق المعلوم، تجايل العارف

تجايل عارفانه يا مساق المجهول

٤٣

سياقة الاعداد يا تعديد

(ش)

١٢٥

شبه اشتقاق

١٢٤

شهر آشوب كجوه كلام الجامع

(ط)

١٢٢

طباق، مطاوكجوه تضاد، متضاد

١٢٢

ايجابي

١٢٥

سلبى

١٢٤

اربع عناصر

١٢٦

تدريج

١٣٩

حسن تعليل

١٣٩

حسن طلب

١٣٢

حسن مطلع كجوه ابتدا

١٢٠

حسن مقطع

١٢١

حشويا اعراض الكلام قبل التمام

١٢٣

حصر الكل فى الجزء يا خيفاء

(خ)

١٢٣

خيفاء يا حصر الكل فى الجزء

(ذ)

٤٣

ذوالالاسنه، جامع اللسانين

١٣١

دكيو ذورويتين

١٣١

ذوججتين، ذوالوججين دكيو توجيه

متمحل الضدين

٤٣

ذورويتين، جامع اللسانين يا

ذوالالاسنه

٥٩

ذوالقافيتين، ذوالقوافي يا تشريع

٥٩

ذوالقوافي، ذوالقافيتين يا تشريع

٦٨

ذولسانين، تلميع، ذولغتين

٦٨

ذولغتين، تلميع، ذولسانين

١١٠

ذوالوججين، ذوججتين

۳۸	(گٹ)	۱۴۰	فے و نشر یا الف و نشر
	گریز یا حسن تخلص		(ع)
۴۳	(ل)	۱۸۳	عالمہ، غیر منقوط یا مہمہ
	لزدوم یا لایزم، التزام، تشدید	۲۹	عکس و طرہ کیونہیں
	یا اخفات		(ع)
۴۵	لغز، چستان یا پہیلی	۱۵۰	خلو دیکھو مبالغہ
۴۶	لف و نشر یا طے و نشر	۸۲	غیر منقوط، عاطلہ یا جملہ
۴۸	مرتب		(ف)
۴۸	غیر مرتب، معکوس	۸۲	فوقانیہ یا فوق النقاط
۴۹	غیر مرتب یا مخلوط		(ق)
	(ہر)	۷۳	قطع الحرف یا حذف
۵۸	مبادلۃ الراحین	۸۳	قلب یا مقلوبات
۵۰	مبالغہ	۸۵	مقلوب بعض
۵۶	متزلزل یا کھو تزلزل	۸۵	مقلوب کل
۶۵	متصل الحروف یا موصول	۸۵	مقلوب مستوی
	متضاد کیونہ تضاد، طباق، مطابقت	۸۶	مجمع یا معطف
۱۲۲	تطبیق یا تکافؤ	۸۷	کرر یا مزدوج
۱۹	مُتَلَوْنَ، تلوین یا مُکَوِّن	۱۴۶	قول یا لوجب
	محاذ		(کٹ)
۱۹	محمل الفسیدین یا ذوالوجہیں	۱۴۷	کلام الجامع یا شہر آشوب
۱۳۱			

منه
٦٨

٦٩

١٣٠

٩٢

٨٣

٤١

٩٥

٩٦

٨٣

٩٦

٩٤

٩٨

(٩)

٩٩ واسع الشفتين يا افتراق الشفتين

٩٩ واصل الشفتين يا انضمام الشفتين

(هـ)

١٥٨

١١٤

١٥٨ الهزل الذي يراد به الحجة

صفي
١٠٥ تلويح يا تلويح

٨٩ لون تلوين يا متلون

مناسبة يا تناسب

منفصل الحروف يا متقطع

منقوطة يا تعريض

مؤشح ويؤشح

مؤشحل يا متصل الحروف

موقوف الآخر

جملة عاطلة يكون غير منقوط

(ن)

نثر النظم

٩٢ نثر

٢٨ نظم النثر

٥٨

٩٠

١٢٢

٩٣

١٥٥

٩٢

٨٢

مدح الموجه يا استتباع

مذموم

مذهب كلامي، مذهب فقهي

يا احتجاج بدليل

مراجعة يا سوال وجواب

مراعاة النظر يا توفيق

مربع

مردف

مزاوجة

مساق الجهول، سوق المعلوم

يا تجايل العارف وغيره

استنراد

سجع ويكسجاع

سمط ويكسमित

صعف ويكوصف

نطابقة، متضاد ويكوتضاد

اعتما

انقابلة، طباق يا تقابل

نقطع يا منفصل الحروف

اقلوبات يا قلب

صنایع لفظی

۵۲	تحلیل	۶۲	اتفاق
۳۸	تخریج و تعمیہ	۲۸	اسجاع یا اسجاع
۵۵	ترافق یا توافق	۳۱	اشارہ
۵۶	ترصیع	۳۲	اشتقاق یا اقضاب
۵۶	ترصیع مع التجنیس	۳۳	اعادہ
۵۷	ترزل یا منزول	۳۴	اغناء لزوم والا یلزم التزام یا تشدید
۵۸	تسمیط یا مسط	۳۵	افتراق الشفتین دیکھو واسع الشفتین ۹۹
۳۳	تشدید اغناء التزام بالزوم والا یلزم	۳۲	اقضاب دیکھو اشتقاق
۵۹	تشریع اذوالقافیتین یا اذوالقوافی	۳۵	اکتفاء
۶۰	تصغیف یا مُصَغَف	۳۲	الترام اغناء لزوم والا یلزم یا تشدید
۶۲	تصدیر دیکھو رد العجز علی الصادر ۶۲	۳۵	انضمام الشفتین دیکھو واسع الشفتین ۹۹
۶۲	تضریج	۳۵	ایداع
۶۲	تَقْصُرُ الْمَرْدُوج	۳۶	برائۃ الاستہلال
۶۳	تعدید یا سیاقۃ الاعداد	۳۷	تاریخ
۹۵	تعریس یا منقوطہ	۳۹	تبدیل یا عکس و طرد
۷۷	تعمیہ و تخریج	۶۵	تبیین یا تفسیر
۱۵	تفسیر تبیین	۴۱	تجنیس یا جناس اور اسکی قسمیں
		۵۲	تحتانیہ یا تحت النقاط

لہذا اگر کوئی صنعت لفظی میں نہ ملے تو اس کو معنوی میں دیکھا جائے۔

تفویف	یا افتنان
تقابل یا مقابله	رد العجز علی الصدر یا تصدیر
تکرار یا تکریر	رقطاع
تلمیح، تلویح، ذولسانین یا ذولغنتین	سجع یا اسجاع
تلوین، ملون یا متلون	سیاقه الاعداد یا تعدید
تنکیب	عاطله، مهمله یا غیر منقوطه
توافق یا توافق	عکس و طرد یا تبذیل
توسیم	غیر منقوطه عاطله یا مهمله
توشیح یا تموّشیح	فوقانیة یا فوق النقاط
توفیق یا مراعاة النظیر	قطع الحرف یا حذف
جامع اللسانین، ذوالالسنه یا ذورویتین	قلب یا مقلوبات
جناس یا تجنیس	لزوم یا لایزم، التزام، تشدید یا اعنات
حذف یا قطع الحرف	لُغز یا چیتان
خفاء یا حصر الكل فی الجزء	مُبادَلة الرَّأْسِین
ذوالالسنه، جامع اللسانین یا ذورویتین	مترزل یا تزلزل
ذورویتین، جامع اللسانین یا ذوالالسنه	متصل الحروف یا مُوَقَّس
ذوالقافیتین، ذوالقوافی یا تشریح	متلون، تلوین یا مُلَوَّن
ذوالقوافی، ذوالقافیتین یا تشریح	محاذ
ذولسانین، ذولغنتین یا تلمیح	مُدَوَّر
ذولغنتین، تلویح، ذولسانین	مُرْتَج
ذوالوجھین، ذوجھتین، متحمل الضدین	مُرَدَّف

منقوطة يا تعريس

موشح يا توشح

موشل يا متصل الحروف

موقوف الاخر

همله غاطلة يا غير مشقوطة

نثر النظم

تدا

نظم النثر

واسع الشفتين يا افترأ الشفتين

واصل الشفتين يا انفهام الشفتين

مستزاد

مسجع يا اسجاع

مسمط يا تسميط

مشاكمة

مُتَخَف يا تنحيف

مُعَمَّا

مُقْتَلَع يا منفصل الحروف

مقلوبات يا قلب

مُلَمَّع يا تلميع

ملون ملون مُتَلَوِّن

منفصل الحروف يا مُقْتَلَع

صنایع معنوی

اقتباس، تضمین یا تعلیق	ابداع
التفات	اتساع
ایراد المثل یا ارسال المثل	احتجاج بدلیل یا مذهب کلامی
ایراد المثلین یا ارسال المثلین	اختیار
ایهام، توریه یا تخمیل	ادماج
یوقلمون	ارسال المثل یا ایراد المثل
تاکید المذموم بما یشبه المدح	ارسال المثلین یا ایراد المثلین
تاکید المدح بما یشبه الذم	ارصاد یا تسهیم
تبلیغ و کیجو مبالغه	استنباع یا مدح الموجه
تجاہل العارف، تجاہل غافق، سوق المعلوم	استثناء
یا مساق المجهول	استخدام
تخرید	استدراک یا تدارک
تخمیل، توریه یا ایهام	استطراد
تدارک یا استدراک	اضراب
تذنیج و کیجو تضاد	اطراد
تردید	اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو
تسلیم	اغراق و کیجو مبالغه
تسهیم یا ارصاد	افتنان، ذوالوجہین، ذو حصین یا محمل الضدین

تشابه الزخارف

تضاد، متضاد، طباق، مطابقة، تطبيق
یا تکافؤ

چستان یا الغر

حسن ابتداء یا حسن مطلع
حسن اختراع

تفہین، اقتباس یا تعلیق

تطبيق، تضاد، متضاد، طباق، مطابقة
یا تکرار

حسن بیان

حسن تخلص یا گریز

حسن تعلیل

حسن طلب

حسن مطلع یا حسن ابتداء

حسن مقطع

تجرب

تفریق، تنہا، تقسیم، تنہا

تکرار، تطبيق، متضاد، المباق، یا مطابقة
دیکھو تضاد

حشو یا اختراش الکلام قبل التمام

حصر الکل فی الجزء یا خیفاء

ذو جہتین، ذو الوجہین یا مختل الشدید

دیکھو توجیہ

تلمیح

تناسب یا مناسبتہ

تنسيق الصفات یا حُسن التَّشْنِيق

توجیہ، ذو الوجہین، ذو جہتین یا مختل الشدید

توریہ، ایہام یا تخمیل

توفیق یا مراعاة التظیر

رجوع

سوال و جواب یا مراجعہ

سوق المعلوم، تجاہل العار، یا مساق الجہول

شبه اشتقاق

شہر آشوب یا ظلام الجامع

طباق، مطابقة دیکھو تضاد

طے و نشر یا لف و نشر

فلو دیکھو مبالغہ

جمع تنہا

جمع و تفریق

جمع و تفریق و تقسیم

جمع و تقسیم

مراعاة التظير اتيلاف، تلفيق، تناسب

تناسب، توفيق، يامواخات

مزاوَجَة

مساقي المجهول، سوق المعلوم، يتجاہل عارفاً

مُتَّعِمًا

مقابلة، يتقابل

مناسبة، يتناسب

هجو قبيح

هجو طبع، ديكھو تاكيد الممدح بما يشبه الذم

الهنزل الذي يراد به المحبسة

قول بالموجب

كلام الجامع، يا شهر آشوب

گريز يا حسن التخلص

لف، ونشر، باطل، ونشر

مبالغه

متضاد، ديكھو تضاد

متحمل الضدين، ذوا كجھتين، ديكھو توجيه

مدح الموجه، يا استتباع

مذهب كلامي، ومذهب فقهي، يا احتجاج، بديل

مراجعہ، يا سوال، وجواب

سراج البلاغت کی تالیف میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے

کتاب	مصنف	زبان	مقام و سنہ طبع
(۱) آئینہ بلاغت	مرزا محمد عسکری	اردو	لکھنؤ ۱۹۳۶ء
(۲) ابدع البدایع	محمد حسین شمس العلماء دہلوی	عربی	قلمی کتب خانہ آصفیہ ۱۳۲۸ھ
(۳) البیان والتبيين	ابو عثمان غفر الساجط	..	مصر ۱۳۱۱ھ
(۴) التبيان في علم البيان	عبدالواحد بن عبدالکریم	..	قلمی کتب خانہ آصفیہ
(۵) اساس البلاغة	المعروف بن الربطکائی	..	مصر ۱۲۹۹ھ
(۶) اسرار البلاغة	ابوالقاسم محمّد بن عمر الزمخشري ۱۹۲۰ء
(۷) الطول شرح لمختص	ابو عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجاني ۱۲۸۳ھ
(۸) اعجاز خسروي	عصام الدين بن براهيم بن يونس (ترکی)	..	لکھنؤ ۱۲۹۳ھ
(۹) اعظم التناجيع مع شرح معنیات	امیسر خسرو	فارسی	مطبوعہ ۱۲۶۶ھ
(۱۰) انوار اللمع في علم البدیع	سید ابوالحسن	..	ایران ۱۳۰۲ھ
(۱۱) الانصاح في علوم البلاغة	سید علی خاں الممدنی	عربی	..
	بن احمد نظام الدین	..	مصر ۱۳۰۵ھ
	جلال الدین محمد القرونی
	بن عبد الرحمن المعروف خطیب دمشق

(ب)

لکھنؤ ۱۹۱۶ء	اردو	نجم الغنی خاں رامپوری	(۱۲) بحر الفصاحت
لاہور ۱۹۲۲ء	"	قلندر علی خاں	(۱۳) بہار بلاغت

(ت)

قلی کتب خانہ آصفیہ	فارسی	عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ	(۱۴) تجنیس اللغات
دہلی ۱۹۰۹ء	"	ذوالفقار علی	(۱۵) تذکرۃ البلاغت
حیدرآباد ۱۳۲۹ھ	اردو	سجاد میرزا بیگ	(۱۶) تسہیل البلاغت
مصر ۱۲۸۸ھ	عربی	جلال الدین قزوینی خطیب دمشق	(۱۷) تلخیص المفتاح

(ج)

مصر ۱۲۹۹ھ	"	صلاح الدین خلیل ایبک اصفہانی	(۱۸) جنان الجناس فی علم البديع
مصر ۱۳۲۳ھ	"	الشیخ احمد الہاشمی	(۱۹) جواہر البلاغۃ

(چ)

ممبئی ۱۲۶۶ھ	فارسی	غلام محی الدین نحیف	(۲۰) چہار چمن
کانپور ۱۳۰۱ھ	"	نثاری	(۲۱) چہار گلزار

(ح)

قلی ۱۱۰۴ھ	عربی	لطف اللہ بن محمد الغیاث	(۲۲) حاشیہ شرح تلخیص
مصر ۱۲۶۳ھ	"	علامہ ابی وردی	(۲۳) حاشیہ مطبوعہ
کانپور ۱۳۰۳ھ	فارسی	شمس الدین فقیر	(۲۴) حقائق البلاغت

تهران منشآت	فارسی	رشید الدین عمری کاتب المعروف بر رشید و لحاظ	(۲۵) حلیق السحر فی قایق السحر
		(خ)	
قلی کتبخانه آصفیه	..	شمس الدین فقیر	(۲۶) خلاصه البدایع
		(د)	
مصر ۱۳۱۴ حیدرآباد دکن ۱۳۲۵	عربی فارسی	حسینی آفندی زاهد و غیره امام الدین امامی هروی	(۲۷) الدروس البلاغة (۲۸) دوحه الصنائع
		(و)	
کامپور ۱۲۶۵ بیردت ۱۲۹۶	.. عربی	عبدالواسع بانسوی الخوری ارسانیوس انفاخوری	(۲۹) رساله عبدالواسع (۳۰) روضه الجنان
			فی المعانی والبیان
قلی کتبخانه آصفیه	فارسی	المفتی حسینی سادجی	(۳۱) ریاض الصنائع قلبشاهی
		(س)	
حیدرآباد دکن ۱۳۱۱ قلی ۱۲۹۳	.. عربی	محمّد زماں خاں شهید بدر الدین محمد بن فی الدین مفتی الشام	(۳۲) سفینه البلاغة (۳۳) شرح شواهد التلخیص
۱۲۸۸ ۱۲۸۲	فارسی ..	امام بخش صهبائی و بلوی میر شمس الدین	(۳۴) شرح معانی نصیر محمدی (۳۵) شرح محمدا
		(ط)	
مصر ۱۳۳۲	عربی	یحییٰ بن حمزه	(۳۶) الطراز

(ع)

- (٣٤) عقد البديع خوري بوس عواد عربي بيروت ١٨٨١
 (٣٨) عقود الدرر في شرح المعلم شاهين عطيه البتاني ١٨٨٤
 شواهد المختصر

(غ)

- (٣٩) غاية الادب في محمد طلعت مصر ١٣١٦
 صناعات شعر العرب

(ك)

- (٣٠) كتاب الصناعة ايلينوس حكيم بيروت ١٨٩٨
 (٣١) كمال البلاغة عبد الرحمن بن علي البرزداوي ١٣٣١

(ل)

- (٣٢) اللطائف المساعة ملا جلال الدين السيوطي ١٢٩٥
 في الفصاحة والبلاغة قلمي كتبخانة آصفيه

(هـ)

- (٣٣) مجموع الصنائع حكيم كامران شيرازي فارسي طهران ١٢٩٥
 (٣٣) مختصر المعاني علامه سعد الدين مسعود بن عربي مصر ١٣٠٩
 عمر التفقازاني تاليف ١٢٥٦
 (٣٥) مخزن الفوائد محمد فايق اردو لكهنؤ ١٢٦٤
 (٣٦) المخطول على التلخيص سعد الدين مسعود بن عربي استنبول ١٣١٥
 عمر التفقازاني

۴۷	المعجم فی معایر اشعار العجم	شمس الدین محمد بن قیس الرازی	فارسی	بیروت ۱۹۰۴ء
۴۸	معما و قواعد المعما	ملا حسین واعظ کاشفی	..	لکهنو ۱۳۱۹ء
۴۹	معیار البلاغت	دیوبند پیرشاد	اردو	کامپور ۱۲۸۳ء
۵۰	مقتلح البلاغت	نجم الغنی خاں دامپوری	..	لاہور ۱۹۲۱ء
۵۱	مواعظ المفتاح	محقق ابن یعقوب المغربي	عربی	مصر ۱۳۱۵ء
	شرح مختصر المعانی			

(ن)

۵۲	نقد الشعر مع ترجمہ جرمن	خلف بن حبان	..	بیروت ۱۹۹۴ء
۵۳	نکات البدایع و مرآة السناج	درودیش محمد	فارسی	قلمی کتب خانہ آصفیہ
۵۴	نہایۃ الاعجاز فی ردیۃ الاعجاز	امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی	عربی	۱۳۱۶ء
۵۵	نہر الفصاحت	محمد حسین قتیل	فارسی	لکهنو ۱۳۱۴ء

(ه)

۵۶	ہنجار و گنہگار	نصر اللہ تقوی	..	تہران ۱۳۱۷ء
۵۷	(در فن معانی و بیان بدیع) ہدایۃ العامیہ شرح رسالہ عبد الواسع	محمد انعام اللہ	..	لکهنو ۱۳۲۶ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علم بدیع

علم بدیع وہ ہے جس سے کلام کی خوبیاں (صنعتیں) معلوم ہوتی ہیں مگر ایسے صنایع لزوم و تکلف سے نہیں بلکہ آرائش کے طور پر لائے گئے ہوں۔
صنایع کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

- ۱۔ صنایع لفظی سے کلام کے الفاظ کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔
- ۲۔ صنایع معنوی سے کلام کی معنوی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

صنایع لفظی

اتِّفَاق

کلام میں کسی شاعر یا ممدوح کا نام لطیف پیرایہ میں بے تکلف آجانا۔
مثالیں :-

عربی : مَا زَالَ الْبَاءُ كَا بِالْحَمْدِ مَدَّ عُرْفُوًا
نظم : فَكَانَ أَحْمَدُ هُمْ حُسْنِ اتِّفَاقِهِمْ
سید علی خاں

فارسی: نظم۔ سوز غم عشق بواہوس اندہند سوز غم پروانہ بگس راندہند
 غم سے باید کہ یار آید بکنار ایں دولت سوز بہ کس راندہند
 سوئی سرمد

اردو: نظم۔ ہم نہ کہتے تھے محبت یو بڑی پاکیتی کیلے کیا ہو گئی دور وزین مستبیری
 کیفی حیدر آبادی
 کر دیا کچھ سے کچھ ترے غم نے اب جو دیکھا تو وہ اثر ہی نہیں
 اثر نثار گرد میر درد

اسجاع یا سجع

نثر یا نظم میں جب دو فقروں یا مصرعوں کے آخری دو کلمے ہموزن یا ہم قافیہ
 یا دونوں ہوں تو اسجاع یا سجع کہتے ہیں اور اس قسم کی نثر کو سجع یا متغنی
 سجع نثر میں ایسی ہے جیسے قافیہ نظم میں۔

سجع کی تین قسمیں ہیں: (۱) متوازی (۲) مضمر ف (۳) متوازن یا موازنہ
 ۱۔ سجع متوازی: دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن اور ردیف میں متفق ہوں۔
 مثالیں:-

عربی:- نثر، 'أَوْدَى بِنِي النَّاطِقِ وَالصَّامِتِ'، وَرَفَى بِنِي الْحَاسِدِ
 وَالشَّامِتِ۔ حریری

نظم، 'فَنَحْنُ فِي جَدَلٍ وَالزُّومُ فِي وَجَلٍ
 وَالْبَرْقُ فِي شُعْلٍ وَالْبَحْرُ فِي خَجَلٍ'
 مُشْتَبِی

فارسی:- نثر، اسپ تاخۃ و گوئے باخۃ۔

فارسی :- نظم، خیبر از تیغ او خراب شدہ سیر آتش ہمہ سراپ شدہ
رشید و طواط

اردو :- نثر، میں تجھ پر جان دیتا اور اپنے سر آن لیتا ہوں۔
نظم، کروں پہلے توحید یزدان رقم جھکا جس کے سجدہ کو اول قلم
میر حسن

۲۔ سَجَّحَ مُطَرَّافٌ، دو جلوں کے آخر کے دو کلمے وزن میں مختلف
لیکن رومی میں متفق ہوں۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، اَلَمْ تَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهَادًا وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا
نظم، تَجَلَّى بِمِ رُشْدِي وَ اَثَرَاتِ بِمِ يَدِي

وَقَاضِ بِمِ ثَمَدِي وَ اَذْرِي بِمِ زَنْدِي
رَبِّ اَبْنِ تَمَام

فارسی :- نثر، احمد را کرم بیا راست و ہنر بے شمار۔
نظم، شیر یزدان جو بر کشادی چنگ روتے ہاموں شدے چو پشت پلنگ
اردو :- نثر، احمد بڑا خوش اطوار ہے اور اس کا دوست بے روزگار ہے
نظم، عشق ہے تازہ کا تازہ خیال ہر دفعہ اسکی اک نئی ہر چال
۳۔ سَجَّحَ مُتَوَازِنٌ یَا مُوَاَزِنُ، دو جلوں یا مصرعوں کے آخر کے

۱۔ رشید و طواط نے حدائق السحر فی دقائق الشعر صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ جب سجع متوازن شعر میں
واقع ہو تو اسکو ”سجع مُوَاَزِنٌ“ کہتے ہیں۔ اسکی اصل عبارت یہ ہے ”سجع متوازن۔ بقیہ حاشیہ“

دونگے وزن میں متفق لیکن ردی میں مختلف ہوں، یہ صنعت نثر و نظم دونوں میں مستعمل ہے۔

بقیہ ماثیہ ۱۰۔ بہ نثر مخصوص نیست بلکہ در شعر ہیں کلمات تو ان آورد آزاد شعر "موازنہ" خوانند "شخص قیس نے النعم فی معایر اشعار النعم صفحات ۳۰۸، ۳۰۹ پر جمع موازنہ کے تحت نثر اور نظم دونوں کی مثالیں دی ہیں۔

مصام الدین الدینک نے اطول شرح تفتیش، جلد ثانی صفحہ ۲۳۶ پر لکھا ہے۔
 "فکس متبع موازنہ و لیس کل موازنہ متبعاً، فعلی هذا ابکون الموازنہ آتک"
 ان بیانات سے واضح ہے کہ "موازنہ" نثر و نظم دونوں پر ادا دی ہے۔
 لیکن مدائق البلاغت میں شمس الدین فقیر لکھتے ہیں کہ جمع موازنہ، نظم میں نہیں ہوتا، چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں "داین جمع موازنہ در نظم نمی آید چہ کلمہ آورد در نظم واجب است کہ قافیہ داشتہ باشد"

قافیہ کے لحاظ سے یہ قول درست ہے لیکن ردی کے بدل جانے سے شعر و سرائے ہو جاتا ہے۔ گو وزن اور قافیہ وہی ہوتا ہے، یہاں بحث پہلے اور دوسرے مصرعوں کے آخر کلموں سے جو وزن میں تو برابر لیکن ردی میں مختلف ہیں۔

تفسیر کے مطلع میں تو قافیہ اور وزن کے صرف ردی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

لیکن بعد کے اشعار میں اس کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ جمع کے لغوی معنی "کبوتری کی آواز" کے ہیں، میری رائے میں "موازنہ" میں جمع ایک مخصوص صورت ہے جس کے آخر میں حرف ردی ہونا ضروری ہے لہذا بغیر حرف ردی کے جمع کا استعمال کرنا مناسب نہیں اس کو "موازنہ" کہنا کافی ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَمَكَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَزَرَاجِي مَبْثُوثَةٌ۔

نظم، كَالنَّاهِرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالنَّاهِرِ فِي هِمَمٍ

البومیری

فارسی :- نثر، وظائف حمد واجب الوجود و محامد شکر واجب الغفور لازم است

نظم، شاہی کی خوش اور دولت بود ذلیل، شاہی کی تیغ اور انصاف بود فسان
اندپنی کما نش زہ بگسلد یقین، و ندر دم یقینش بر یقند کمان

اردو :- نثر، ہمارا دوست بڑا کریم ہے اور زمانہ میں نظیر ہے۔

نظم، اے شہنشاہ فلک منظر و بے مثل و نظیر

اے جہاں دار کرم شیوہ و بے شبہ عدیل

باصر ہیں یہ بصیر ہیں اہل وفا ہیں یہ قادر ہیں یہ کریم ہیں یہ ورسخی ہیں یہ

اشعار

کلام میں مختصر الفاظ سے وسیع معنی کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

نظم، فَمَا لَكَ لَا تَلْقَى بِمُحِبَّتِكَ الْقَنَا

وَ أَنتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ هُمْ

هَذَا مِنْ عِلَالَةِ اِحْدَى الْمُعَالِي

وَعَلَى هَذَا فَفَقِسْ مَا سِوَاهَا

فارسی :- نشر، زندہ کنی بے کساں چطور می گردد و شمارا چہ آگہی۔

نظم :- ترا کوہ پیکر تہیوں می برد پیادہ چہ دانی کہ چوں می رود اردو :- نشر، جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب رونے سے کیا فائدہ۔

نظم :- گدا سمجھ کے ود چپ تھا میری جو شامت آئے اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے غالب

اِشْتِقَاقِ يَاقُتْضَابِ

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جو ایک مادہ یا مصدر سے مشتق ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نشر، کُلُّ بَحْدٍ بِحَدٍّ لَا بِحَدٍّ۔

نظم :- وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيُجِلَّهُ

وَرَبُّهُ
فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

حسان بن ثابت

فارسی :- نشر، بسط بسات انبساط پر داختم۔
نظم :- حکیم آنکس کہ حکمت نیک داند سخن محکم بحکم خویش داند حکیم سنائی

اردو بدشرا، دلبر نے دل تولے لیا لیکن دلجوئی نہیں کی۔

نظم: اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے۔
جیڑاں ہوں پر مشاہدہ ہے کس حسا میں

غالب

اعادہ

کلام میں تاکید کے لئے الفاظ کررانا۔

مثالیں: عربی: نَزَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَخْتَوَا
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ۔
نظم: علی اتری سانشد عند بیسی

اضاعونی واتی فتی اضا عوا

حریری

فارسی: نظم: ماندورشان بمطرب کوئی ماندورشان بمقرب بصری

منوچہری

اردو: نظم: تم ہوئے ہم ہوئے کہ تیر ہوئے اسکی زلفوں کے سیبا میر ہوئے

اعنات لزوم مال لا یلزم التزائم

یا تشملید

کلام میں کسی ایسی چیز کا لازم کر لینا جو لازمی نہ ہو، جس کے بغیر بھی کلام درست اور پورا ہوتا ہے۔

مثالیں :-

عزّی :- نَزَّ اللَّهُمَّ بِكَ أَحَاوِلٌ وَبِكَ أَصَاوِلٌ -

نظم : عَرَفَ الْإِمَامُ الْفَزُّرُ عَبْدُ الْوَاسِعِ
مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِإِلَاءِ الْوَاسِعِ
تَوَمُّ رَفِيعُ الْقَدْرِ رَأْيُهُ مَجْدٌ هَمِّ

مَضْرُوبُهُ فَوْقَ التَّرَفِيعِ الْثَاوِسِعِ

فارسی :- نثر، مشیت ایزدی را با فکر چه کار، و فکر نحیف را در تفتیر
ایزدی چه اعتبار، با فکر مباش و دل بناخن فکر مخراش -

نظم : ہم تو در زمین کشیدہ سپاہ قدر تو بر فلک نہادہ قدیم
گماح ملک تو قرین طرب جاسد صدر تو ندیم ندیم

اردو :- نثر، دیکھو دلدار کسی دوسرے سے نہ کرنا پیار ہو جاو گے خوار
اور لوگ کہیں گے تم کو بد اطوار -

نظم : جو ہوے خاک بزرگوئی دلدار اسے ہے خاک سے ہر دم سرکار
افراق الشفتین دیکھو واسع الشفتین ص -

اقتضاب دیکھو اشتقاق ص ۳۲

اکتفاء

ضرورت شعری سے کلمہ کا جزو حذف کرنا -
مثالیں :-

عربی :- نظم، كَعَبَتْ جُفُوكَ بِالْقُلُوبِ وَحُبُّهَا
وَالْحَدُّ مِيدَانٌ وَصَدْعُكَ صَوْلَجَانٌ
فارسی :-

نظم، بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من آسا (۶)
اردو :- نظم، جو نکلا پہنکر لباس صفا ہوی دھوم اسکی زمیں تاسا (۶)
التزام دیکھو اعنات ص ۳۱
انصاف الشفتین یا واصل الشفتین دیکھو ص

ایداع

کلمہ میں کسی شخص یا چیز کا نام اس طرح لانا کہ اس سے معنی بھی پیدا ہوں۔
مثالیں :-
عربی :- نظم، لقد ترك الضحك في الناس ضحكةً
وابكى الذي قل قال قد ما قفانباک

فارسی :- نثر، شہاد حقیقت ولی اشد ہستید۔
نظم، چناں گویند در تسبیح و تہلیل الہی عاقبت محمود گرداں
اردو :- نثر، آپ کی کیا تعریف کی جائے آپ تو قطب عالم ہیں۔
نظم، کیسا وزیر جسکو سعادت علی نے دی برہان لک اشجع و منصور و مختشم

بَسَاعَةُ إِلَّا سِتْهَلَالٌ

غلام کا آغاز ایسے الفاظ سے کرنا کہ اصل مضمون کا اس سے اندازہ ہو جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر : مَبْنَحَانَهُ مَا أَعْظَمَ شَأْنَهُ لَا يُحَادُّ وَلَا يُتَصَوَّرُ

نظم : بَشْرَى فَقَدْ أَجْزَعَهَا إِلَّا قَبَالَ مَا وَعَدَا

وَكُذِّبَ الْمَجْدُ فِي أَفْقِ الْعُلَى صَحَدَا

ابو محمد نازک

فارسی :- نثر : از دست قزاقان بر ما مدچہ گذشت قصہ اش بشنوید

نظم : بود باز رنگان و اورا طوطی در قفس محبوبس زیبا طوطی

مولانا رام

اردو :- نثر : قصہ بے نظیر و بدر منیر کو جس حُسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا

گیا ہے اب اس کی تفصیل سنئے ۔

نظم : کہنے پہ جو ہے غلیم تقدیر اب خامہ نے یوں کیا ہے تحریر

میر حسن

تاریخ

ایسا کلام جس کے کسی مترشح، فقرے یا خاص الفاظ کے مکتوبی حروف

لئے عربی میں صنعت تاریخ مروج نہیں ہے اسلئے کتب بلاغت میں اسکے کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔
مؤخرین نے بعض اوقات تاریخیں نکالی ہیں۔ چند تاریخیں ہیں لی ہیں ان پر گفتگیاں ہوتی ہیں۔

کے حروف مکتوبی سے مراد ایسے حروف ہیں جو کہنے جاتے ہیں اگرچہ وہ پڑھنے نہ جائیں پھر بھی انکے ا
شم کیے جاتے ہیں اور جو حروف تلفظ میں آتے ہیں اور تحریر میں نہیں انکے اعداد شمار نہیں ہوتے۔

جسے مثلاً التسم اور فرخ میں مشدّد حرف کو ایک حرف شمار کیا جائیگا اور چہ و کہ میں ہائے خفّہ کے اعداد
لئے جائیگے اسی طرح لائبی (ت) کے اعداد ۴۰ اور کول تاو تا نیش (ق) کے ۵ عدد شمار کئے جائیں گے

اعداد سے بحساب جمل ولادت، شادی، وفات یا کسی خاص واقعہ کا سنہ نکلتا ہے
تاریخ دو قسم کی ہوتی ہے، ۱۔ صوری ۲۔ معنوی۔ معنوی فن معنی
مکمل قبیل سے ہے۔

۱۔ صوری وہ ہے جس کے الفاظ سے زمانہ معلوم ہو۔
مثالیں:-

عربی:- مَوْتُ الْعَالَمِ بِاللّٰهِ مَوْتُ الْعَالَمِ، تاریخ وفات مولانا
عبدالحق دہلوی۔

فارسی:- نَظْمُ پَسَبِ خاص مسجد ساخت گنجو، وگم گفته کہ این بیتا الحرام است
اردو:- نظم، سمرق، شمع بزم قادری و نقشبندی بجھ گئی۔

۲۔ معنوی وہ ہے جس کے اعداد سے بحساب جمل کوئی سنہ نکلے۔ جب سنہ
مطلوبہ بلا کسی کمی و بیشی کے نکلے تو اس کو تاریخ کا اصل یا بے کم و کاست
کہتے ہیں۔

بعض دفعہ مادہ تاریخ میں کچھ اعداد کم ہو جاتے ہیں تو اس میں
کسی مناسب لفظ کا، جس سے مطلوبہ عدد حاصل ہوں، یا اشارہ لطیف
اضافہ کر دیتے ہیں، اس عمل کو تَحْمِیۃ کہتے ہیں۔

اگر ولادت، شادی وغیرہ کے وقت مادہ تاریخ میں ایک عدد کم ہو تو
”سرا بساط“ دو عدد کم ہوں تو از روئے ”طرب“ ہیئت یا بشارت“ لکھتے ہیں
اور غم و وفات کے موقع پر ایک عدد کیلئے ”سرا آہ“ دو عدد کیلئے از روئے ”بکا“
اور چار کیلئے از ”سردرد“ نکھر کر تَحْمِیۃ کرتے ہیں۔

مثالیں :-

مثال شادی و تولد کی :-

فارسی :- نظم 'سال تارخ تولد گفت عقل از مرہجیت کہ بر خوردار باد

اردو :- نظم 'چون دعویں تارخ تھی پندر دعویں شب

جب کہ دنیا میں قدم اس نے رکھ

بولا ہاتھ سن کے از روئے "طرب"

چون دعویں کہ چاند اب ظاہر ہوا

"طرب" کہکر نو عدد حرف (ط) کے ملائے۔

مثال غم و وفات کی :-

مثالیں :-

عربی :- نثر 'عاش حَمِيدًا وَمَاتَ شَهِيدًا۔

فارسی :- نظم 'گفت فائق باد و حرف حزن دل

گشت زین العابدین و امسل بحق

اردو :- نظم 'منظر کہ ہوا جو قاتل اک مرتدا شوم اور انکی ہوئی خبر شہادت کی عزم

تارخ وفات ان کی کہی باروئے 'درد' سودا نے کہہئے جانجناں مظلوم

'درد' کہکر چار عدد حرف (د) کے اضافہ کئے۔

کبھی مادۂ تارخ میں اعداد مطلوبہ سے زیادہ عدد ہو جاتے ہیں تو انکو

لطیف پیرایہ میں خارج کر دیتے ہیں جس کو تخریج کہتے ہیں۔ لیکن تارخ تولد

اور موقع شادی میں تخریجہ شگون بد خیال کیا جاتا ہے۔

امثلہ 'تخریجہ ما۔

فارسی :- نظم 'من چگویم کہ بلار واقعات آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

واقعہ کر بلا کی تاریخ سنہ ۱۰۰۰ ہے جو لفظ ”اللہ“ میں سے الف و ہا خارج کرنے سے نکلتی ہے۔

اردو: نظم، دست بیدار اجل سے بے سروپا ہو گئے
 فقر و دین، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل
 مصرع ثانی کے الفاظ اول و آخر کے ابتدائی و آخری حروف ف اور ل کے
 اعداد نکال دیں تو ۳۹ ملے نکلتا ہے جو سنہ وفات مولانا شاہ عبدالعزیزؒ
 محدث دہلوی ہے۔

تبدیل یا عکس و طرح

کلام کے بعض اجزاء میں تقدیم و تاخیر کرنا، یہ تین قسم کی ہوتی ہے:-

- ۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔
- ۲۔ جملوں میں تقدیم و تاخیر۔
- ۳۔ مصرعوں میں تقدیم و تاخیر۔
- ۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی: نظم، وَوَضَعَ التِّلْدَى فِي مَوْضِعِ السَّيْفِ فِي الْعِلْ
 مُضَرَّ كَوْضِعِ السَّيْفِ فِي مَوْضِعِ التِّلْدَى

۱۔ تاریخ گوئی میں بہت نزاکتیں ہیں کہ کون سے عدد ایک بار لے جائیں اور کون سے دوبار اور
 کتنے اعداد تک تعمیہ و تخریج جائز ہے اور کتنے تک ناجائز۔ اور جُحْصِ صَغِيرٌ اور جُحْصِ کَبِيرٌ وغیرہ کسے کہتے
 ہیں ان چیزوں سے دلچسپی ہو تو تفصیل مفتاح البلاغت اور بحر الفصاحت میں دیکھ لیجائے۔

فارسی: نظم اکرم داران عالم را درم نیست
دردم داران عالم را کرم نیست
سعدی

انچہ در آدم بگنجی عالم است انچہ در عالم بگنجی آدم است
اردو: نظم! و فوراً شک نے کا شانہ کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در و دیوار
غالب

۲۔ جملوں کی تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: کلام الملوك ملوك الكلام
تو بچ اللیل فی التہار و تولج التہار فی اللیل
نظم: ما ان مَدَحْتُ مُحَمَّدًا اِبْنًا مَقَالَتِي

لَكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِهٖ حَسَنًا

فارسی: نظم: دیروز بہ تو بہ شکستم ساغر امروز بسا غری شکستم توبہ
سلمان ساوجی

اردو:- نثر: بادشاہ کا ظلم ظلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔

میری التجا پر آپ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور آپ کے غضب کے
باجوہ میں التجا کئے جاتا ہوں۔

نظم: تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھے تو غصہ پہ پیار آتا ہے

۳۔ مصرعوں کی تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی: نظم، مَا خَطَا اِثْرَ الْخَطَا يَا خَطْوَةٌ
خطوۃ اِثْرَ الْخَطَا يَا مَا خَطَا

فارسی: نظم، ذوق جہاں ندارد بے دوست زندگانی
بے دوست زندگانی ذوق جہاں ندارد
اردو: نظم، خفا کیوں عنم ہے نہیں بھید کھلتا نہیں بھید کھلتا خفا کیوں عنم ہے
تبدیل دیکھو تفسیر ص ۵۷

تجنیس یا جناس

دو متجانس الفاظ کا عدد، حروف، حرکات اور وزن میں متفق اور
معنی میں مختلف ہونا۔

تجنیس کی مختلف قسمیں قواعد و بلاغت کی کتابوں میں ملتی ہیں، کسی
کتاب میں صرف نثر کی، کسی میں صرف نظم کی اور بعض میں دونوں کی چند
قسمیں اور چند مثالیں دی گئی ہیں، لیکن تجنیس کی جتنی قسمیں ہم نے اس
کتاب میں جمع کر دی ہیں وہ عربی، فارسی یا اردو کی کسی ایک کتاب میں
جمع نہیں ملتی، مزید برآں نثر و نظم ہر دو کی مثالیں حتیٰ الوسع ان تینوں
زبانوں کی دی گئی ہیں جس سے ہر زبان کے طالب علم کو سہولت ہوگی۔

تجنیس یا جناس کی حسب ذیل (۱۱) قسمیں ہیں۔

- ۱۔ تام ۲۔ زاید ۳۔ مُدَّیْل ۴۔ ناقص یا مُحَرَّف ۵۔ مُطَرَّف
- ۶۔ مُرَكَّب ۷۔ مَرْفُوع ۸۔ مُكَرَّر ۹۔ مُرَدَّد ۱۰۔ مُزْدَوِج
- ۱۱۔ مَضَارِع ۱۲۔ لَاحِق

۱۔ تجنیس تام

تجنیس تام (الف) مثل ہوگی یا (ب) مستوفی
(الف) تجنیس مثل، دو متجانس الفاظ ایک ہی نوع کے ہوں، مثلاً
اسم اسم، فعل فعل، حرف حرف۔

مثالیں :- اسم اسم
عربی :- نَشْرًا يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا
غَيْرَ سَاعَةٍ۔

نظم، حَمَوُوا وَسَدَمُوا فَمَا حَامٍ وَسَامٍ
سِوَاهُم مِّنْ بَنِي حَامٍ وَسَامٍ
فارسی :- نَشْر، فرخندہ طلسمی کہ معشوق بہام دارد و شربتِ مدّ غاومرام بجا
نظم، اے چراغِ ہمہ بتان خطا دور بودن ز روئے تست خطا
اردو :- نَشْر، عزیز نے اپنے عزیز سے ناتہ رشتہ توڑ لیا۔
نظم، یوسف سے عزیز کو کئی سال زندان عزیز میں پھنسایا
مثالیں :- فعل فعل۔

عربی :- نَشْرًا يَكْمِئُنِي وَيَكْمِئُنِي اَمْ يَقْصِدُنِي وَيُوقِعُنِي
فِي الْوَهْمِ۔

فارسی :- توازد شود بہ میں کہ ہمہ چیز از تومی شود، و چون توازد شدی
ہمہ چیز از تومی شود
رفتگی از گشتی

۴۳
فارسی: نظم، چون از گشتی ہمہ چیز از گشت
چون از گشتی ہمہ چیز از گشت
برگشتی برگشت

اردو: نثر، کتاب کا ورق پلٹو لیکن مجھ سے نہ پلٹو،

نظم، مہر کی جس پر نظر کی مہر ساں چمکا دیا

میں نے چاہا جلوہ دیکھوں تو مجھے چمکا دیا۔ دھمکایا

(ب) تجنیس مستوفی، جب دو متجانس الفاظ کی نوعیت مختلف ہو مثلاً اسم و فعل اور فعل و حروف۔

مثالیں:-

عربی: نثر، رَازِعَ الْجَارِ وَلَوْ جَارَ۔

نظم، مَا مَاتَ مِنْ كَرَمِ الزَّمَانِ فَإِنَّهُ

يَحْيِي لَكَ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

فارسی: نثر، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار۔

نظم، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار کہ در دیار کرم نیست ز آدمی دیار

اردو: نثر، محبوب کی مانگ دیکھ کر دل کہتا ہے کہ تو بھی اپنے دلی مراد مانگ

نظم، کہا دل نے میرے دیکھی جوہ مانگ کہ ہے یہ رات آدمی کچھ عامانگ

۲۔ تجنیس زائید

متجانس الفاظ میں سے کسی لفظ میں ایک حرف کی زیادتی ہو، خوا

زیادتی ابتدا، درمیان یا آخر میں ہو جیسے:- کوہ، شکوہ، زر زور، دیوان، دیوانہ، محال، حال، قدم، قدوم، حامل، حاملہ۔

مثالیں :-
عربی :- نَشْرًا دَوَامًا الْحَالِ مِنَ الْمُحَالِ كَوَحَا مِحَا مِلْ
لَا شَبَاءَ إِلَّا مُؤِيرَ -

نظم : الْبُطْنَةُ رَأْسُ كُلِّ دَاءٍ
وَلِحْمِيَّةُ رَأْسُ كُلِّ دَوَاءٍ

فارسی :- نثر : اندکے جمال : از بسیاری ہوں ۔
نظم : کفر است در غریبۂ ما کینہ داشتن آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
اردو :- نثر : یوں دُور سے کام نہیں چلیگا کچھ کرنا ہے تو نڈر بنو ۔
نظم : یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو مہرباں بات ہے نبات نہیں
ناصح

۳۔ تَجْنِيسُ مُذَيَّلٍ

متجانس الفاظ میں سے ایک لفظ کے آخر میں دو حرف کی زیادتی ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نثر : غَسْلٌ أَوْ غَسْلَيْنِ ، سَجٌّ أَوْ سَجَّيْنِ -

نظم : فَيَا لَيْتَ مِنْ حَزْمٍ وَ مَكْزِمٍ طَوَاهُهَا
حَدِيدُ الرَّدَى تَحْتَ الصَّفَا وَالصَّفَاحِ

فارسی :- نثر : سیم ، سیمین ، زر ، زرین ۔
نظم : سیمین برا ، سیم رخا ، ماہ پیکرا
زریر کلاہ ، زر و قبا ، زرفشاں ، بتا

اردو:- نثر، آپ ہر رنگ میں دلچسپ نظر آتے ہیں، کیوں نہ ہو رنگین مزاج ہیں۔
نظم، مانگ سے اس کے مانگتی ہے بھیک مہ کا کا سہ لئے شب تاریک

ذوق

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سرموڑنا ٹھہرا تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستان کیوں ہو
غالب

۴۔ تجنیس ناقص یا مُحَرَّف

متجانس الفاظ تعداد اور ترتیب حروف میں منتفی لیکن حرکات میں مختلف ہوں۔

۱۔ بعض کتابوں مثلاً حدائق البلاغت، بحر الفصاحت وغیرہ میں کوہ، شکوہ، زر، زور کو صنعت زاید و ناقص میں شمار کیا ہے اور حدائق السحر اور دیگر اکثر کتب بلاغت میں تجنیس ناقص کی وہی تعریف کی ہے اور مثالیں دی ہیں جو ہم نے لکھی ہیں، مرزا محمد عسکری صاحب نے آئینہ بلاغت صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے ”تجنیس ناقص زاید (مُحَرَّف) جب الفاظ متجانس میں صرف ایک حرف ال کمی و بیشی ہو خواہ وہ حرف لفظ کے شروع میں آئے یا وسط میں یا آخر میں اسکو تجنیس زاید اقص کہتے ہیں جیسے بات، نبات وغیرہ اسی کو تجنیس مطرف بھی کہتے ہیں۔“

میری دانست میں مصنف صاحب نے ان تینوں ناموں کو مخلوط کر دیا ہے جو علیحدہ علیحدہ بیان ہونے چاہئیں، اس صنعت کے تحت جو مثالیں دی گئی ہیں وہ تجنیس زاید کے علاوہ تجنیس ناقص اور مطرف کیلئے بھی شامل کر لی گئی ہیں، لیکن اکثر علماء بلاغت مثلاً رشید و طوطا، شمس نہیں اور نجم الغنی وغیرہ نے ہر ایک کو جدا جدا صنعت بتایا ہے، اور تجنیس زاید میں ایک حرف زیادہ ہے تجنیس ناقص کے تحت اختلافات اعراب کی مثالیں دی ہیں جیسے بُرد، بُرد، گزیدہ، گزیدہ اور تجنیس مطرف کی مثالوں میں ایسے الفاظ لائے ہیں جنکا حرف آخر مختلف ہے۔ بقیہ حاشیہ ص ۴ پر دیکھو

مثالیں :-

عربی :- نثر الرطب الرطب فزرب من الضرب - مَوْتُ
العالم مَوْتُ العالم

نظم :- وَالْحُسْنُ يَظْهَرُ فِي شَيْئَيْنِ رَوْنَقُهُ

بَيْتٍ مِنَ الشَّعْرِ أَوْ بَيْتٍ مِنَ الشَّعْرِ

فارسی :- نثر 'مہر نور نشان' است و 'مہر' اور 'عالم' ثبت است ۔
نظم 'مبجد م نالہ قمری' شنوار طرف چمن 'تا فراموش کنی محنت دور قمری'
اردو :- نظم 'یہ بھی نہ پوچھا کبھی عتیاد نے کون رہا کون رہا ہو گیا

۵۔ تَجْنِيسُ مُطَرَفٍ

متجانس الفاظ کے تمام حروف متفق ہوں لیکن حرف آخر مختلف ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر الْخَائِنُ خَائِفٌ

نظم 'نَمَتْحَ يَوْمٍ مُسْعِدٍ التُّجَّحِ مُسْعِفِ

وَدَعَّ قَوْلَ لَاحِ مُعْنِتِ التُّضْعِ مُعْنِفِ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۔ جیسے شرار شراب 'آزاد آزار' مال مار ۔

اگر ان صنعتوں کو مجد ا نہ بیان کیا جائے تو پھر موزن ذکر دو تجنیسوں کا کیا نام ہوگا ؟ اسلئے ان تینوں
تجنیسوں زاید ، ناقص اور مطرف کو ملحدہ بیان کرنا بلاغت کا حق ادا کرنا ہے ۔

فارسی :- نثر، دل کریم از آزار آزاد باشد۔

نظم، از شرابِ تیغ بودے پارسایانِ شراب
وز طعانِ رُح بودے خاکسارانِ طعام

اردو :- نثر، آزاد لوگ آزار نہیں پہنچاتے۔
نظم، زلفوں کے ہاتھ دولتِ حسنِ صنم لگی
دوسانِپ خوب بیٹھ رہے مالِ مار کے

۶۔ تجنیسِ مرکب

دو لفظوں میں سے ایک لفظ مفرد اور دوسرا مرکب ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (الف) متشابہ یا مقرون (ب)

مفروق۔

(الف) اگر دو لفظ تلفظ اور تحریر میں یکساں ہو تو اس کو متشابہ یا

مقرون کہتے ہیں۔

مثالیں :-
عربی :- نثر، کُنْتُ أَطْمَعُ فِي تَجْرِيبِكَ وَمَطَايَا الْجَهْلِ
تَجْرِئِي بِكَ۔

نظم، اِذَا الْفَرِيكُنْ مَلَاكَ ذَا هِبَةً

فَدَعَاهُ فَلَا وَكَلَتْهُ ذَا هِبَةً

فارسی :- نثر، 'تا' زندہ ام در راہ ہر تو تا زندہ ام۔

نظم، فریادِ شمعِ من کہ در آتشِ عشق
پروانہ صفتِ سوزم و پروا نہ کند

رحمت حق بہانہ می جوید رحمت حق بہانہ می جوید
 اردو :- نثر، شمع کو پروانہ کی موت کی پروانہ کرنی چاہئے۔
 نظم، فقط موتیوں کی پڑی پائے زیب کہ بس دم قدم سے گہریئے زیب
 (ب) اگر دو لفظ تلفظ میں یکساں لیکن تشریر میں مختلف ہوں تو مفروق
 کہتے ہیں۔
 مثالیں :-

عربی :- نثر، الشَّرَطُ أَهْلًا عَلَيَاكَ أَمَ لَكَ -
 نظم، كَلَّمُوكُمُ قَدْ أَخَذَ الْجَامَ وَلَا جَامَ لَنَا
 مَا الَّذِي فَزَعُمُدِيرَ الْجَامِ لَوْ جَا مَلْنَا
 وَإِنْ أَقَرَّ عَلَى رَقٍّ أَنَا مِلَّةُ أَقَرَّ بِالرَّقِّ كُتَابُ الْأَنَامِ لَهُ
 فارسی :- نثر، احمد اسب مرا باز آرا محمود بہ بازار رفتہ است -
 نظم، ساقی گل رنگ مارا جرعہ مئے از خم آر
 جان بلب آمد چہ داری بیش از نیم درخار
 اردو :- نثر، حسینوں پر جتنے عشاق مر گئے ان کے مرقد سنگ مرمر کے بنائے گئے
 نظم، جستجو کرنی ہر ایک کام میں نادانی ہے
 جو کہ پیشانی میں لکھا ہے وہ پیش آتی ہے

۴۔ تجنیس مرفوع

جب دو جنس لفظوں میں سے ایک مفرد ہوا اور دوسرا متصل کلمہ کے
 جزو سے مرکب ہو کر تجنیس پیدا کرے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اِنَّمَا نَحْنُ فِي زَمَانٍ سَفِيهِ

تَصَفِّحُ التَّائِبَاتُ مَنْ كَاسٍ فِيهِ

فارسی :- نظم، در سینه بود ہر انچہ درسی نہ بود درسی نبود ہر انچہ در سینه بود
اردو :- نظم، غل تھا کہ اب مصالحت جسم و جاں نہیںلو تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں
سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر ایسے سینے نہیں دیکھے ہر کسی نے سن بھر

۸۔ تَجَنِّيسٌ مُّكْرَرٌ، هَسَا دَا كَا هُزْ دَوْجْ

کلام میں متجانس الفاظ کرر ایک جگہ یا علیحدہ واقع ہوں۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، مَنْ طَلَبَ ثَيْنًا وَجَدَّ وَجَدَ۔

نظم، فَإِنَّ ثَبَاتَهُ لِلْقَلْبِ قَلْبٌ

وَهَيْبَتُهُ جَنَاحٌ لِلْجَنَاحِ

فارسی :- نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ در جیب و دامان، گلزارزار
بار بار۔

نظم، افتاد مرا بادل مکار تو کار و افگندہ دریں دلم دو گلزار تو تار

بارخت اے دلبر عیار بیار نیست مرا نیز بگل کار کار

ردو :- نثر، بار بار میں نے تم سے کہا لیکن تم نے اس کا کوئی خیال نہ کیا۔

اردو: نظم، نیک و جن و بشر اور خدائی ساری

رخ انور پہ مدام ہوتی ہے باری باری
والدی حضرت سید اسد اللہ حسینی نقشبندیؒ

۹۔ تجنیس خطی

دو لفظوں کی تحریر میں یکسانیت ہو لیکن ان میں کا ایک حرف منقوط
اور دوسرا غیر منقوط یا عاقلہ ہو۔

لے تجنیس خطی اور لاحق میں نازک فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں ایک حرف عاقلہ یا غیر منقوط
اور دوسرا منقوط ہوتا ہے لیکن آخر الذکر میں اسکی کوئی قید نہیں۔ آئینہ بلاغت کے مصنف
نے صفحہ ۵۲ پر نوٹ میں تجنیس خطی کے متعلق لکھا ہے ”اس میں تبدیلی حرف ایک سے زیادہ بھی
ہو سکتی ہے“ لیکن تجنیس خطی کے تحت انھوں نے جو مثالیں دی ہیں انمیں صرف ایک حرف کی
تبدیلی پائی جاتی ہے جیسے مسکین، مشکین، غرق، عرق، عسرت، عشرت؛

البتہ انھوں نے ایک مثال غمزہ اور غیر کی بھی دی ہے، کتب بلاغت میں تجنیس خطی کے تحت ایک
حرف کی تبدیلی کی مثالیں بھی ہیں اس میں بھی نزاکت یہ ہے کہ ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور
دوسرا عاقلہ (بے نقطہ) ہو، اس کے برعکس مذکورہ بالا مثال میں دونوں حروف مُبدلہ منقوط ہیں
جو دو لفظوں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ صنعت تصحیف کے تحت آتا ہے جیسے بابو، یا بودکھو
ملا درہ تجنیس خطی اور صنعت تصحیف میں کوئی فرق نہ ہوگا، اسلئے میری رائے میں تجنیس خطی
میں صرف ایک حرف تبدیل ہوتا ہے اور دو لفظوں میں جو دو حروف بدلتے ہیں تو ان میں سے ایک
منقوطہ ہوتا ہے اور دوسرا عاقلہ۔

اسی طرح صفحہ ۵۲ نوٹ ۷ میں تحریر کیا ہے ”الفاظ متجانس: بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱ پر

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي وَإِذَا هِرَضْتُ
فَهُوَ يَشْفِينِي.

نظم، یہ عَادَ اَعْلَامُ الْعُلُومِ عَوَالِيَا
وَاصْبَحَ اَثْمَانُ الثَّنَاءِ عَوَالِيَا

فارسی:- نثر، تو مشکینِ خال و من چینِ مسکینِ حال۔
نظم، جسمہا چشمہا ز دیدارِش سمعہا شمعہا ز گفتارِش
اردو:- نثر، محبوب کے زلفِ مشکین کا اس غریب الوطن عاشقِ مسکین
جو اثر ہے اس کا دل جانتا ہے۔

نظم، تلافی ہو گئی عُسرت کی عُسرت اے زہے قسمت
مُبَدِّل ہو گئی آسانیوں سے میری دشواری

۱۰۔ تجنیس مضارع

دو لفظوں کے دو حروف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں۔

بقیہ حاشیہ ۵۔ (تجنیس خطی) میں قافیہ رہتا بھی ضروری نہیں جیسے نثر اور بُزْ جو ہم قافیہ نہیں اس
رائے سے بھی مجھے اختلاف ہے کیونکہ جب قافیہ میں حرکات بدل جاتے ہیں تو وہ تجنیس ناقص یا حرف کے تحت
آ جاتا ہے جیسے رَہَا اور رَہَا، ہُرْ ہُرْ قمری قمری دیکھو اور چونکہ نثر اور بُزْ منقولہ حروف ہیں اسلئے وہ
صنعتِ تعصیف کے تحت آتے ہیں انکو تجنیس خطی کے تحت بیان کرنا درست نہیں۔

مثالیں :- ثَرَّ بَيْنِي وَبَيْنَ كَيْتَا لَيْلٍ دَا هُنَّ وَطَرِيقٌ طَامِسٌ
 خَرَبِي :- أَخْيَرُ مَعْقُودٍ ابْنَوَاعِي الْخَيْلِ -
 نظم : يَا بَا طَلَا فِي طَيْهِ عِنْدَا النُّحَى
 أَضْحَى لِمَنْ يَبْتَغِيهِ حَقًّا بَادِرَا

مولانا سید ابراہیم رضوی اربیب

مندرجہ بالا شعر میں دھ متحدا المخرج حروف اور دل قریب المخرج ہیں۔
 فارسی : نظم جامی از ترہات بستہ زبان سخن از طرہات می گوید
 باطن تو حقیقت دل تست انچہ جز باطن تو باطل تست
 دھ متحدا المخرج اور دل قریب المخرج ہیں۔

اردو : نظم عقل میں ہے شمس تو علم میں کائن گہر
 فطس میں کعبہ ہے تو علم میں کدہ بذر
 اقرب سمجھ کے اپنے سر سے وہ جائے یونہی عنقریب کے نیش پر جب کھٹے گل قدم
 عراج متحدا المخرج اور اعراج قریب المخرج ہیں۔

۱۱۔ تبخنیس لاحق

جب دو لفظوں کے دو حروف بعید المخرج ہوں۔

اے تبخنیس لاحق اور مطرف میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں کوئی ایک حرف مختلف ہوتا ہے
 اور موخر الذکر میں صرف حرف آخر۔ بقیہ حاشیہ مشعر پر۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وئیل، لُکِل، هُمَزَة، لُمَزَة، ورائته، علی ذالک

لشہید، ورائته، لِحْبِ الخیر، لَشَدِيد۔

نظم، لِقْطَبِ الْمُلُوكِ تَذِلُّ الرِّقَابِ

وَنَحْوُهَا تَمِيلُ التُّفُوسُ

عَوَاطِفُهُ سَائِغَاتُ الظُّلَالِ

وَأَنْعَمُهُ سَائِغَاتُ الْكُؤُوسِ

ھ، ل، ھ، د اور ب، ے، بعید المخرج ہیں۔

فارسی:- نثر، شب، تاریک، وراہ، باریک۔

نظم، کار تو غروب باد و یار تو حق بباد عرش تو تاج باد و فرش تو کاه بباد

بقیہ حاشیہ طہ۔ صاحب آئینہ بلاغت نے مٹھ نوٹ میں لکھا ہے۔ "تجنیس مضارع اور لاحق میں غیر پہلا حرف بدلتا ہے خواہ وہ قریب المخرج ہو یا بعید المخرج" مجھے اس رائے سے اختلاف ہے، حرف متبادل لفظ کے کسی حصہ میں آ سکتا ہے جیسے شہید، شدید، سائغات، سائغات، باطن، باطل، انجان، انجام، نرم، شرم، اور صرف پہلا حرف بدلنے کو مشروط قرار دیا جائے تو وہ صنعت متبادلۃ الرأسین کے تحت آجائیگا۔ جیسے طاس، داس، دیکھو ص۔

علماء فن بلاغت نے تجنیس مضارع و لاحق میں نزاکت پیدا کی ہے، اگر حروف متحد المخرج اور قریب المخرج ہوں تو وہ تجنیس مضارع ہوگی اور بعید المخرج ہوں تو تجنیس لاحق ہوگی، اس نازک اختلاف کا اختیار وہی کر سکتے ہیں جو قاری ہیں اور مخارج حروف سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ت 'ا ب اور ج' ف بعید المخرج ہیں۔

اردو :- نثر، 'ا ب' کیوں بنتے ہو؟ انجام کا خیال بھی رکھو۔
 نظم، یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو گر کر باندھنے نظر کی تار سے
 ن 'ا م اور ب' ت بعید المخرج ہیں۔

تَحْتَانِيهِ يَاتِحْتُ النِّقَاطِ

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے منقوٹہ حروف کے نقطے صرف نیچے ہوں۔
 مثالیں :-
 عربی :- نثر، يَحْيَى يَحْيَى وَيَبْدَأُ يَبْدَأُ
 جامہ از صوف سیاہ

فارسی :- نظم،
 نثر، بَدِير و کعبہ بسیار گر دیم اما ہچو او محبوب کم دیدم۔
 نظم، بَدِير و کعبہ سیرم بود بسیار پریر وے چو اد کم بود بسیار
 اردو :- نثر، دیر ہو یا کعبہ سب جگہ اسی کا جلوہ ہے۔
 نظم، سجلی کی طرح دور کبھی نگاہ پاس ہے
 نالم کو اسکے ڈرتے عجب اک ہر اس ہے

تحلیل

لفظ مفرد کو تحلیل کر کے اس کے ہر جزو کا ایک مستقل کلمہ بنانا۔
 مثالیں :-
 عربی :- نثر، الشَّرَافَةُ شَرٌّ وَافَةٌ۔

عربی: نظم، غَيْدَاءُ آغَوَىٰ وَآذَوَىٰ حُبُّهَا؛ وَكَذَا

الْغَيْدَاءُ عَتَىٰ، وَدَاءُ لُقْبًا لِقَبَا

فارسی: نظم، چیت حاصل ہو کر شربن اولش شرو آخر آب شدن
حکیم سنائی

اردو: نظم، ہے شرافت کی اب تو یہ حالت صبح کو شرو شام کو آفت
تخرجہ و تعمیہ دیکھو تاریخ

مَرَافِقُ يَا تَوَافِقُ

چار مصرعے ایسے ہوں کہ جس مصرع سے چاہیں ابتدا کریں لیکن مضمون
میں کوئی خلل نہ آئے۔

مثالیں:-

عربی: نظم،

فارسی: نظم، بجا نت نگار کہ داری وفا نگار وفا کن بدل بے جفا
کہ داری بدل دوست تر مر مرا وفا بے جفا مر مرا خوشتر

اردو: نظم، مفتوں ہوں میں اس شرم و حیا کا دل سے

عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے

شیدا ہوں میں اس زلف و دنا کا دل سے

کشتہ ہوں میں اس طرز و وفا کا دل سے

تَرْصِيع

جب دو فقروں یا مصرعوں کے تمام الفاظ ہموزن اور ردی میں متفق ہوں جیسے کثیر، حقیر، طریق، صدیق، جس کلام میں یہ صنعت ہو اسکو **تَرْصِيع** کہتے ہیں۔

عربی :- نَثْرَانَا الْاَبْسَارُ لِنَفِي لَعِينُمْ وَرَانَ الْفَجَارُ لِنَفِي جَحِيمِ۔
نظم :- وَافْعَالُهُ لِلرَّاعِيَيْنِ جَمِيلَةٌ

وَأَمْوَالُهُ لِلتَّالِبِينَ قَلِيلَةٌ

فارسی :- نثر، نغمہ، قانون عدالتش ملک نواز و شعلہ کانون سیاستش ظلم گداز۔

نظم :- اے منور تو بخوم جلال وے مقرر بتو رسوم کمال
اردو :- نثر، میرا محبوب معدن و آرائی ہے، میرا معشوق مخزن بے وفائی ہے
نظم :- گل و بلبل و بوستان عجیب گل و قلقل و دوستان غریب

تَرْصِيعُ مَعَ التَّجْنِيسِ

کلام میں جبکہ ہموزن الفاظ میں رعایت تجنيس بھی ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، قَدْ وَطِئَتْ الدَّهْمَاءُ أَعْقَابَهُمْ وَخَشِيتِ
الْأَعْدَاءُ أَعْقَابَهُمْ
ایڑیاں

عربی: نَظْمٌ وَاقْتِحَامُ الْأَهْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ
وَاقْتِسَامُ الْأَهْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ

فارسی: - نثر، یار برگشتہ و کار برگشتہ -

نظم، بیمارم و کارزار و تودرمانی بیم آرم و کارزار و تودرمانی
اردو: - نثر، بول میٹھا سنا جانہ بات جو حقیقت میں مہنات -

نظم نہ وہ پہنچانہ کلائی ہے بات نہ وہ پہنچانہ کل آئی مہنات

تَزَلُّزٌ يَا مُتَزَلِّلُ

س صنعت میں دو لفظوں کے حروف کے حرکات بدلنے یا اضافت
رینے سے مدح، ذم ہو جاتی ہے -

مثالیں: -
عربی: - نثر، اللَّهُ مُعَذِّبُ الْكَفَّارِ - ذال کو کسرہ پڑھیں تو عین سلام
ہے اور فتح سے پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہوگا -

نظم، رَسُولُ اللَّهِ كَذَّبَهُ الْأَعَادِي
فَوَيْلٌ لَّهُ تُمْ وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِ

ذال کو کسرہ سے پڑھیں تو عین مدح رسول اللہ صلعم ہے اور فتح سے
پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہوگا -

فارسی: - نثر، فلان در کارزار است، کار کے راء کے سکون سے مدح
اور کسرہ سے ذم بن جاتی ہے -

فارسی: نظم، سخن ہر سرے را کند تاج دار، سکون جیم سے مدح اور
کسر جیم سے ذم ہے۔

اردو: نشر، تابدار، تاج دار۔
نظم، منظر منظر کے لوہو سے ہوئی یہ تحریر یعنی سردار نہیں وہ جو بردار نہیں

تَسْمِيَةُ يَاسَمَطَ

اس صنعت میں عموماً بیت کے چار حصے کئے جاتے ہیں، تین حصوں کے
ایک ہی سجع یعنی ہموزن الفاظ لائے جاتے ہیں اور چوتھے حصے میں قافیہ
ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم، اَمَّا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ اَمَّا اَنْذَرْتُكَ الشَّيْثُ
وَمَا فِي نَصِيحَةٍ رَأَيْتُ وَلَا سَمْعًا قَدْ صَمَّ

وَحَرْبٍ وَرَدْتُ وَنَعْرِ سَدَدْتُ وَعِلْجٍ شَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَبَالَا
وَمَالٍ حَوَيْتُ وَخَبِيلٍ حَمَيْتُ وَضَيْفٍ قَرَيْتُ يَخَافُ الْوَكَالَا
فارسی: نظم، عید ہمایوں فرنگر، سیمرغ زریں پرنگر
ابروئے زال زرنگر، بالائے کہسار آمدہ

اردو: نظم، سرچشمہ ہمت ہے وہ، سرد فر رحمت ہے وہ
سرمایہ دولت ہے وہ، با عزت و جاہ و چشم
قسمت ہو یاری پر اگر، آجائے جو پیش نظر
بخشے یہاں تک سیم و زر، سب بھولے گردوں کے ستم

تسمیط کی دوسری قسم بھی ہے جس میں شاعر کسی دوسرے شاعر کے مشہور کلام سے ایک مصرع یا شعر اپنے کلام کے آخر میں اضافہ کرتا ہے جس سے سامع کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی دوسرے کا کلام ہے اسکو صنعت تَشْطِیْطُ بھی کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ غِیْثِیٌّ عَلَی السُّلُوَانِ قَادِرٌ اِنْ دَامَ هِجْرَانُ الْجَادِ زُ
وَ اَنَا الْوَفِیُّ بِعَهْدِهَا وَ سِوَایِ فِی الْعِشَاقِ غَادِ زُ
لِی فِی الْغَرَامِ سِرِّیْرَةٌ اَخْفِیْتُمَا وَ سَطَّ السَّرَاطِرُ
وَ مَحَبَّةٌ اَسْرَزَتْهَا "وَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَاطِرِ"
فارسی :- نَظْمٌ باطل است انچہ مدعی گوید خفّہ را خفّہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش "و رنشت است پند بردیوار"

اردو :- نَظْمٌ 'اتیرا چھی غزل ہے داغ کی جس کا یہ مصرع ہے
"بھوین تنقی ہیں، خنجر ہاتھ میں ہے، تن کے بیٹھے ہیں"
تَشْدِیدُ، التَّزَامُ، لَزُومٌ مَالَا یَلْزَمُ، دیکھو اعنات ص ۳۳

تَشْرِیْحُ، ذُو الْقَافِیَتَیْنِ، یَا ذُو الْقَوَافِی

ایسی بیت جس میں دو یا زیادہ قافیے متصل لگ جائیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ یَا لَیْلَۃً اَظْلَمَتْ عَلَیْنَا لَیْلَۃً قَارِیَۃً الدُّجَیَّةَ

قَدْ رَكَّضَتْ فِي الدُّجَى عَيْنَانَا دُخَانُ حَكَايَةِ الْأَعْنَةِ

فارسی: نظم، عقل و فرمان کشیدنی باشد عشق ایمان چشیدنی باشد
اردو: نظم، ندیکجا گریباں تو داد میری کرونگا حشر میں فریاد تیری
جب دو قافیوں کے درمیان کوئی لفظ بطور ردیف لایا جائے تو
اس کو ذوالقافیۃتین مع الحماجب کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی: نظم، نَهَارِي كُلُّهُ قَلَقٌ وَ لَيْلِي كُلُّهُ آسَاقٌ

فارسی: نظم، اے شاہ زمیں بر آسمان داری تخت
ست است عدد و ناتو کمان اری سخت

اردو: نظم، کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا، کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

تَصْغِيفٌ يَا مُصْغِفُ

کلام میں ایسے الفاظ لانا کہ ان کے نقطوں کے تغیر سے دوسرے الفاظ
بنجائیں اور ثناء و آفرین ہو و نفرین سے بدل جائے۔

تصغیف کی دو قسمیں ہیں: (الف) مُضْطَرَب (ب) مُنْتَظَم
(الف) تصغیف مضطرب میں حروف آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں
اسلئے غور و فکر اور کوشش سے ان کلمات کے جوڑ بند معلوم کرنا پڑتا ہے۔

۱۔ تصغیف و تنزل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں نفلوں کے نقطے بدلتے اور موخر الذکر
میں حرکات بدلتی یا اضافت دیتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، فی تَتَوَرَّهَیْتُمْ جَمْدًا - جَمْدًا، جَمْدًا -

نظم، فَيَا صَفَّاحَ مَذْمُومَاتِنَا اُصْفَحْ

مُصَحِّفَاتِ الْكَرِيمِ مُصَحِّفَاتِي

بِمُفَضِّحِكَ اللَّيْمِ مُفَضِّحَاتِي

امیر خسرو

فارسی :- نثر، مادر میان دولت میزیم عاقل، غافل -

نظم، من کو ز ترا بیارم آخواجه پیر تو نیز ز بہر من بُزی بر سر گیر

اردو :- نثر، بابو، یا بو - وہ بلند اخلاق نہیں بلکہ بڑا پلید ہے -

(ب) تصحیف منتظم میں کسی کلمہ کو تصحیف سے پڑھ سکتے ہیں اس کے

اخراج میں کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی -

مثالیں :-

عربی :- نثر، أَنْتَ الْجَيِّبُ الْمُحِبُّ، أَلْمُحِبُّ -

نظم، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ أَنْتَ الصَّابِرُ

أَنْتَ الْمُحِبُّ وَالْغَنِيُّ الْفَاخِرُ
الْمُحِبُّ

فارسی :- نثر، مادر میان دولت تو می زیریم (دولت تو)

نظم، مرا بوسہ گفتہ بہ تصحیف دہ کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ

اردو :- نثر، دنیاوی کاموں میں جناب کے جیسا عاقل کون ہو گا -

تَضَدِّیُّہِ دَکِیو رَد العِجْزِ عَلٰی الصِّدْرِ مَسْمُومٌ

تضریح

کسی بیت کے منبرخ اول کے پہلے رکن (صدر) کا حرف آخر دوسرے منبرخ کے رکن آخر (عُجْز) کے آخری حرف سے متفق ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اَنَا ابْنُ السِّنَانِ اَنَا ابْنُ السَّمْحَاءِ

اَنَا ابْنُ الضَّرَابِ اَنَا ابْنُ الطَّعَانِ

طَوِيلُ الْجَنَانِ طَوِيلُ الْعِنَانِ

طَوِيلُ الْقَنَاطَةِ طَوِيلُ اللِّسَانِ

فارسی :- نظم، سبز دریا کی برآشوبد و برخیزد موج

کے زہیم غرقش خلق بوند اند روا

اردو :- نظم، ہیہات وہ ساعت بھی عجب بد تھی کہ جسوقت

لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت

تَضَمَّنَ الْمُرَادُوجُ

شعر میں سوائے قافیہ کے اور کہیں بھی ہم قافیہ الفاظ لانا۔

لے تشریح اور تضمن میں فرق یہ ہے کہ تشریح میں دو یا زیادہ قافیہ متصل لائے جاتے ہیں اور تضمن میں سوائے قافیہ کے اور قافیہ شعر میں کہیں بھی لاسکتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، 'الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ'۔

نظم، 'فَقَدْ نَاهُ لَمَّاتَهُ وَأَعْتَمَّ بِالْعُلَى

كَذَاكَ نُحْسُوفُ الْبَدْرِ عِنْدَ تَمَامِهِ

فارسی :- نثر، 'فلان بخدمت گارئی دولت معروفست و طاعتی ارئی حضرت موصوف۔

نظم، 'نور علمش کشندہ کوثر نارتیش کشندہ کافر

نور، نار، علم، تیغ، مزدوج

اردو :- نثر، 'جب تک یاس ہے تب تک آس ہے۔

نظم، 'واں پھانسن چھپی ہے اسکے غم کی یاں سانس نہیں ہے ایک دم کی پھانسن سانس مزدوج

تَعْدِيدُ يَاسِيَا قَةُ الْأَعْدَادُ

نثر یا نظم میں کئی اعداد یا اسماء مفردہ کا ایک ہی طریقہ سے ذکر کرنا۔

لے سیاقۃ الاعداد کے لفظی معنی اعداد کے جمع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے بلاغت کی فارسی اور اردو کتابوں میں ایسے اشعار مثلاً میں دئے گئے ہیں جن میں اعداد و افراد کا ذکر ہے، لیکن عربی کتب بلاغت میں اس صنعت کی مثالوں میں اعداد کے عوض افراد کو جمع کیا گیا ہے اور اسکی مثالیں دی ہیں، اشعار میں صفات کے جمع ہونے سے احتمال ہوتا ہے کہ وہ صنعت تنسیق الصفات میں داخل ہو جائیں گے لیکن تنسیق الصفات میں چند صفات کا ایک بھی نہیں۔ بقیہ حاشیہ ص ۶۲ پر

مثالیں :-
عربی :- نثر، وَضَعْنَا فِي يَدَيْهِ زِمَامَ الْحَمَلِ وَالْعَقْدَ وَالْقَبُولِ
وَالرَّدِّ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ -

نظم :- لَا يَسْتَطِيعُ الْوَرَى تَعْدِيدَ فَضْلِهِمْ
فِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْأَفْضَالِ وَالْهِمَمِ
متنبی

فارسی :- نثر، تعرض و تبار و غرہ و غتاب یوسف چہرہ نگارین مادر و
وزیرہ جبینان ہلال ابرو را زیباست -

نظم :- اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وزیر چہ گفتہ اند و شنیا یم و خواندہ ایم
سعدی

کڑیچ حواس و چار ارکان سہ روح ایزد بہ و کون چون تو یک کس نہرشت
اردو :- نثر، پانچ دس ہیوتے تو ان کا مقابلہ دو آدمی کر بھی لیتے، صد با
آدمیوں کا مقابلہ ممکن نہ تھا۔

بقیہ حاشیہ ۳۳ - کے لئے جمع کرنا "داخل ہے اسلئے اس صنعت میں داخل نہیں ہو سکتے"
اگر اس کو صنعت جمع سے مشابہ سمجھ کر اس میں شامل کیا جائے تو صنعت جمع
میں چند چیزیں ایک حکم کے تحت جمع کی جاتی ہیں اس لئے اس میں شامل نہیں ہو سکتی لہذا
سیاقۃ الالاعہ آدمیں "افراد" کا جمع کرنا کسی اور صنعت کے تحت نہیں آتا بلکہ اسی
صنعت میں اس کو داخل سمجھنا چاہئے۔

اردو: نظم، احمد مرسل پہ ہیں صد ہا فدا لاکھوں نثار

تھی زلیخا ایک ہی یوسف پہ للجائی ہوئی
والدی حضرت سید اسد اللہ نقشبندیؒ

کچھ تری بات کو ثبات نہیں
چکنی ڈلی، عطر، الاچھی، پان
ایک ہاں ہے تو پانچ سات نہیں
نقل و مئے و جام و خوان الوان
بولاشہن زادہ مسکرا کے
میر حسن

تعلیس دیکھو منقوطہ ۶۵
تعمید و تخریج دیکھو تاریخ ۳۷

تفسیر یا تفسیر

کلام میں چند چیزوں کا پہلے ذکر کیا جائے پھر ہر ایک کی تفسیر بیان کی جائے۔
یہ صنعت لف و نشر کے قریب قریب ہے۔

تفسیر کی دو قسمیں ہیں (الف) جلی (ب) خفی
(الف) تفسیر جلی میں لفظ مبہم کرر استعمال کیا جاتا ہے۔
مثالیں:-

عربی:- نظم، يُعْطَى وَيَمْنَعُ الْمَالَ زَائِرَةٌ

وَيَمْنَعُ الْجَارَ مِنْ ذُلِّ وَارْهَاقِ

فارسی:- نظم، یا بے بند دیا کشاید یا ستان دیا دہد
تا جہاں برپائے باشد شاہ را این یادگار

انچ بتاندولایت انچ بہد خواستہ و انچ بندد پاستہ دشمن انچ بشتاید جیسا
اردو: نظم کیا غشب لین ین ہے ظالم لیتا ہے دل تو دیتا ہے غم ہجر
(ب) تفسیر خفی میں لفظ مبہم کر نہیں لایا جاتا۔
مثالیں:-

عربی: نظم، وَلَکَ بِاَلْحُزَنِ وَلَا بِمَسْرَةٍ

ضِحْکُکَ یَسَّ اَوْحَ بَیِّنَہُ وَبِکَآءُ

فارسی: نظم، ہمہ فام کین و پیر خاش مرد دل جنگ جوئی و بیج نبرد
ہمی توختند و ہمی تاختند ہمی سوختند و ہمی ساختند
فردوسی

اردو: نظم، اک جلائے اک اڑائے اک ڈباے اک گڑائے

لیں لیٹ کے جان آتش باد و آب دروئے خاک
غملین

تقریف

کلام میں یکے بعد دیگر قریب الوزن جملے مختصراً طویل لائے جائیں۔
مثالیں:-

عربی: نثر، اَحْلُ وَاْمُرُّ وَاَضَرُّ وَاَنْفَعُ وَلَیْنٌ وَاَحْشَرُ
وَاَنْتَدِبُ لِلْمَعَالِی۔

نظم، فَمَا جَثَّ مَشْوِقًا وَاَسْتَفْرَقَتْ مُتَبِمًا
وَاَبْکَتْ غَرِیْبًا وَاَسْتَخَفَّ اَخَا حِلْمٍ

فارسی :-

نظم، قضا گفت گیر، وقد رگفت ده ملک گفت آخنت، فلک گفت زہ
اردو :- نثر،

نظم، مدح میں تیری نہاں، زمزمہ نعت نبی
جام سے تیرے غیاں، بادۂ جوش اسرار

تکرار یا تکریر

کسی لفظ کا ایک ساتھ کتر استعمال کرنا۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، الْحَقُّ فَالْحَقُّ أَقُولُ
نظم، أَهْلُ الدُّنْيَا كُلُّهُمْ فِيهَا نَقْلًا نَقْلًا دَفْنًا دَفْنًا

فارسی :- نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ در زیر لب نہان۔

نظم، زہی مخالفت ملک تو خطائی خطا زہی موافقت صد تو صواب صواب
رشید و طواط

اردو :- نثر، تیری فرقت میں روتے روتے جگر بیٹھ گیا۔

نظم، ہنستے ہنستے ہاتھ اس نے اپنے منہ پر رکھ لیا
آسمان سے آج بجلی گرتے گرتے رکھی

کیفی حیدر آبادی

تَلْمِیح، مُلَاحِظ، اَدْوِلَسَانِیْنِ یَاذُوْلَعَتِیْنِ

نظم میں ایک مصرع یا ایک بیت ایک زبان میں اور دوسرا مصرع یا بیت دوسری زبان میں ہو۔ یہ صنعت (الف) مُلَاحِظ مَكْشُوف ہوگی یا (ب) مُلَاحِظ فَحْجُوب۔

الف مُلَاحِظ مَكْشُوف اگر ایک شعر میں دو زبانیں جمع ہوں۔
مثالیں:-

عربی:- نَظْمٌ یَا مَن بَدَا جَمَالَکَ فِی کُلِّ مَا بَدَا
بادا هزار جان مقدس ترا فدا

جامی

اَلَا یَا اَیُّهَا الشَّاقِیْ اَدِذَا سَاوَنَا وَلِیْهَا

کہ عشق آسان نمود اول دے افتاد مشکم

حافظ

فارسی:- نظم حضورِ گرہی خود ہی از و غائب مشہد حافظ

هَتَمِیْ کَا تَلَقَّ مَن تَقَوَّیْ دَرِجَ الدُّنْیَا وَ اَفْجَلِیْهَا

اردو:- نظم دل اپنا عشق کی دریا میں ڈالا تو کھٹکتے علی اللہ تعالیٰ

شاہ ایران بھی لکھتا ہے تری عرضی میں جو کہ من ہم ز غنایات تو حُظُّ بہرَم

(ب) مُلَاحِظ فَحْجُوب اگر ایک شعر یا نظم میں کسی زبانوں کے الفاظ

جمع کئے جائیں۔

مثالیں:-

عربی :- نظم ، کَبَابِ كَانَ مَضْرَاعَانِ فِيهِ

یکے خالص زرزردیگر ز نسترہ

فارسی :- نشر ، عشقی در او صاف مجلس دورہ چہارم می گوید :-

نظم دیگر نہ کنند موزن نہ جفت مدرس در سالون مجلس

Saloon

اردو :- نظم ، مَرَوْتُ دُشْمَنًا غَفَلْتُ پِنَا ہَا
ادھر بھی دیکھئے ٹک مر کے آہا
کئی اوقات بظلال میں افسوس
خداوند اگر است دستگاہا

تَلَوِينَ ، مُلَوْنَ يَامُتَلَوْنَ

وہ شعر جو ایک سے زیادہ بحروں میں پڑھا جاسکے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، اِنَّمَا الدُّنْيَا فِدَاءُ دَارِہِ

وَبَنُو الدُّنْيَا فِدَاءُ اُسْرَتِہِ

اگر لفظ دنیا کو الف مقصور سے پڑھیں تو بحر مدید ہوگی مصرع ثانی جیسے
فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فاعِلن - اگر الف محدود سے پڑھیں تو بحر رمل ہوگی جیسے
فَاعِلَاتِنِ فَاعِلَاتِنِ فاعِلن -

فارسی :- نظم ، اے خط خوشیوئے تو مشک خطا عارض مر دئے تو ہر سما
یہ شعر بحر جز مفتعلن مفتعلن فاعِلن یا بحر رمل فاعِلَاتِنِ فاعِلَاتِنِ فاعِلن
دونوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

اردو :- نظم ، دردِ دل اپنا شر افشاں ہوا
ابراٹھا صاعقہ افشاں ہوا

بحر جز یا رمں دونوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

تثکلیث

ادائے مطلب کے لئے ایک لفظ کے مقابلہ میں دوسرے لفظ کے انتخاب میں نزاکت، لطافت و حکمت کو ملحوظ رکھنا۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَأَتَتْهُ هُورَاتُ الشَّعْرَى وَأَتَتْهُ أَمَاتٌ وَآخِيَةٌ۔

نظم، يُذَكِّرُنِي طُلُوعُ الشَّمْسِ صَحْرًا
وَأَذَكِّرُهُ بِكُلِّ غُرَابٍ نَسَاءِ شَمْسِ

فارسی :- نظم، تقدیر بیک ناست، نشانیہ دو محمل

سلمانے حدیث، تو دبیلائی، قدم را

سلی و بیلائی دو معشوقان عرب کے نام ہیں کہتے ہیں کہ سلی گوری اور بیلا سیاہ قام تھی اس لئے شاعر نے سلی کو حدیث (نور) سے اور بیلا کو قدیم و عدم (ظلمت) سے تشبیہ دی ہے۔

تَوَافُقٌ دیکھو تَوَافُقٌ صفحہ ۷۱

توسیم

کلام میں کسی مصرع کا قافیہ اس طرح لانا کہ اس میں ممدوح کا نام یا مفتوحہ لے توسیم و اتفاق میں فرق یہ ہے کہ توسیم میں ممدوح کا نام قافیہ میں آتا ہے اور اتفاق میں کلام کے کسی مقام پر بھی آسکتا ہے۔

کا ذکر آجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم :- اَلَا اِنَّ مَا كَانَتْ وَفَاتُ مُحَمَّدٍ

دَلِيلًا عَلٰی اَنْ لَيْسَ لِلّٰهِ غَالِبٌ

محمد سے مراد وفاتِ محمدؐ کی سید محمد ہے۔

فارسی : نظم اے چور یا سخی و شیر شجاع چون قضا حاکم و چو چرخِ مطلع

کہ نکر دم و دواع معذورم نیست بر مکیاں طواف و دواع
اردو :- نظم ! جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجھ کو سب مبارک

ہیں اور میرے سر پر میرا سنت خان ہو

تَوْشِيْعٌ يَّا مُوَشِيْعٌ

ایسے چند اشعار کا مجموعہ جن کے مصرعوں کے ابتدائی یا آخری حروف کو بعینہ
یا تصحیف سے ملانے سے کسی شخص یا چیز کا نام بنے یا کوئی دوسری چیز ہو جائے
مثالیں :-

عربی :- نظم : يَا صَاحِبِيْ قَدْ هَرَّ اَيَّامُ الْاَمَانَةِ وَالْحَيَاءِ
طَلَّ الْقَضَاءُ دَهِيْ فَطَلَّ دَهِيْ لِسَانَ ذَوِي الْقَضَا

يَا صَاحِبِيْ كُنْ وَاَنْبِيَا بِالْعَهْدِ وَاَهْرَ بِالْوَفَا

اس تصحیف "مردمی کن" نکلتا ہے۔

فارسی : نظم معشوقہ دلم بہ تیرا ندوہ نخست حیران شدم و کسم نمیگیرد دست

مسکین تن میں زپٹے محنت شاپست دست غم دوست پشت میں خرد شکست
اردو: نظم، شتمہ جو بیاں کیجئے انصاف کا اس کے
جو خوبی ہے دنیا میں لگے اسکے نہ پاسنگ

الطاف و کرم کا جو شمار اسکے کردوں میں
ناری رہیں امواج کو سکر بہ لب گنگ
اس سے نام ”شجاع“ بنتا ہے۔

جَاهِجُ اللِّسَانَيْنِ يَا ذَوِ السِّنِّهِ وَكَيْفُ ذَوِ رَوِيَّتَيْنِ صُ
جناس دیکھو تہنئیس ص

حَذَفْ يَا قُلُوعُ الْحُرُوفِ

کلام میں ایک حرف یا زیادہ کے گرا دینے کا التزام کرنا۔
مشائیں، حذف الف۔

عربی: نثر، وَاطْلُوحْ رُفْهَكَ وَارْكَبْ فَرَسَكَ
نظم، كَالْذَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالذَّهْرِ فِي لَهْمٍ
حذف الف کا التزام کیا ہے۔

فارسی: نظم، زلفین بزمک نہ وقد صنوبری زبرد زلف جعدش دہ خط غیری
اردو: نظم، کی میں نے جو غم سے سینہ کو بی نوبت یہ ٹینج کی بجی ہے

خِيفَاءُ يَا حَصْرَ الْكُلِّ فِي الْجُزْءِ

کلام یا نظم میں ایسے الفاظ جمع کرنا کہ ایک لفظ منقوطہ اور دوسرا غیر منقوطہ

یا غلط ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلْكَرْمُ ثَبَتَ اللّٰهُ جَيْشَ سَعُوْدِكَ۔

نظم، اِسْمَحْ فَتَبَتَ السَّمَا حَ زَيْنُ وَلَا تُخْبِ اِمْلًا تَضَيَّفَ

حریری

حریری

فارسی:- نثر، جیش ملک یے عد و بخشش ملک بے حد۔

نظم، بہ شب مہ بہ بیت آمدہ زیب دہ جبیں دلارام پیش امام
اردو:- نثر، شفیق والا بخت، معالی تخت سلمہ۔نظم، شب کو جشن سرور تخت رہا کار فیض مرارہ تخت رہا
ذوالقافیتین یا ذوالقوافی دیکھو تشریع ۵۹

ذوالقوافی، ذوالقافیتین دیکھو تشریع

ذولسانین ذولغتین دیکھو تلمیع ۶۰

ذولغتین ذولسانین دیکھو تلمیع

ذورویتین، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ

ایسا فقرہ یا مصرع جو بحسنہ یا تبدیل نقاط کے ساتھ دو زبانوں میں پڑھا
جاسکے
مثالیں:-

عربی:- نثر، مَا رَمَيْنَا یعنی ہم نے تیر نہیں پھینکا۔

فارسی:- نثر، یار آ، جائے تو بہتر۔

نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت اے دل ناشاد کردی
اردو:- نثر، مارینا یعنی مار مینا کو۔ یار آ جائے تو بہتر۔

اردو: نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت لے دل ناشاد کردی

رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ يَا تَصْدِيرُ

علمائے فن بلاغت کی پسندیدہ صنعتوں میں سے ایک صنعت رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ ہے اس کی تفصیلات سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ عَجْزُ صَدْرٍ وغیرہ کسے کہتے ہیں۔

غزویوں کی اصطلاح میں مصرع اول کے جزو اول کو صَدْر اور جزو آخر کو عَجْز و عرض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتداء اور جزو آخر کو عَجْز یا ضَرْب حَشْو کہتے ہیں۔

اس صنعت میں شاعر کسی بیت کے ایک لفظ کو عَجْز میں استعمال کرتا ہے اور اسی لفظ کو صَدْر عَجْز و عرض ابتداء یا حَشْو میں کر لاتا ہے۔
ان میں سے ہر ایک چار حالتوں پر مشتمل ہوتی ہے ۱۔ تکرار
۲۔ تجنیس ۳۔ اشتقاق ۴۔ شبہ اشتقاق یا متجانس۔
(۱) (الف) رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ مَعَ التَّكَرُّرِ جو لفظ عَجْز میں ہے وہی صَدْر میں لایا جائے۔

مثالیں: -
عربی: - نَظُمٌ تَمَّتْ سُلَيْمَى أَنْ أَمُوتَ صَبَابَةً
وَأَهْوَنُ شَيْءٍ عِنْدَنَا مَا تَمَّتْ

یہاں لفظ صَدْر عام ہے اور عَجْز کے ماقبل کے ہر جزو کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

فارسی :- نظم، عصا پر گرفتن نہ معجزہ بود ہی اڑو صا کر دبا بد عصا
 اردو :- نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں منظر ذاتِ خدا ہے آدمی
 (ب) رد العجز، علی الصدر مع التجنیس، عجز اور صدمہ
 کے الفاظ میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، یَسَارٌ مِنْ سَبِیَّتِهَا الْمَنَايَا

وَمِثْنِي مِنْ عَطِیَّتِهَا الْیَسَارُ
 بیاں ہاتھ

فارسی :- نظم، ہوائی ترازان گزیدہ بعالم کہ پاکیزہ تراز سرشاک، ہوائی
 اردو :- نظم، مانگ اپنی سنوارتا ہے آج جس نے دل کل لیا تھا ہم مانگ
 (ج) رد العجز علی الصدر مع الاشتقاق، عجز اور
 صدر میں دو ایسے الفاظ لائے جائیں جو ایک ہی کلمہ مشتق ہوں
 مثالیں :-

عربی :- نظم، وَهَتْ عَزَمَاتُكَ لَهَا كَبْرُثٌ

وَمَا كَانَ مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تَهَى

فارسی :- نظم، بیا زردی مرا بے ہیج حجت تر من ہرگز ترانا بودہ آزار

لے یہ صنعت درحقیقت تجنیس تمام ہے، چونکہ ان میں سے ایک لفظ عجز میں اور ایک صدر میں
 آیا ہے اس لئے اس کا شمار رد العجز علی الصدر میں ہوا ہے۔

اردو :- نظم 'قرین صدق ہے ملنا تمہارا غیروں سے
 رقیب رکھتے ہیں گھر سے تمہارے گھر مقرون
 (۵) رد العجز علی الصدر مع شبه الاشتقاق 'عجز و
 صدر میں جو دو لفظ لائے جائیں وہ دراصل ایک ہی کلمہ سے
 مشتق نہ ہوں بلکہ مشابہ ہوں اور معنی میں مختلف -

مثالیں :-

عربی :- نظم 'وَمَا يَكُونُ سَفْ إِلَّا وَيَأْسَفُ بَعْدَهُ
 عَلَى بَعْدِهِ يَحْتَقُوبُ وَهُوَ أَبْوَهُ

فارسی :- نظم 'نالم از عشق آن صنم شب و روز
 وینک از نالہ گشتہ ام چون نال
 اردو :- نظم 'چنی تو نے افشان جوئے مہ جبین ہے

ستاروں میں کیا کیا چناں اور چنیں ہے
 (۲) (الف) رد العجز علی العروض مع التكرار 'عجز کا لفظ
 عروض میں کرا لایا جائے -

مثالیں :-

عربی :- نظم 'وَمَنْ كَانَ بِالْبَيْضِ الْكَوَاعِبُ مُغْرَمًا
 فَمَا زِلْتُ بِالْبَيْضِ الْقَوَاضِبُ مُغْرَمًا

فارسی :- نظم 'چون بدیدم رخ تو همچون عین
 گشتہ جاری ز دیدہ ام صد عین

اردو :- نظم خزاں کا خوف کہاں ہے عجب بہار میں روح

بسی ہے جا کے کسی نگہ بند کے ہار میں روح

(ب) رد الجز علی العروض مع التجنیس 'عجز کا بولفظ عروض میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، فَمَخْشَوْفٌ بِأَيَاتِ الْمَثَانِي

سورۃ فاتحہ
وَمَقْتُونٌ بِرَقَائِ الْمَثَانِي

فارسی :- نظم ، در عاشقی و دلبری اے دلبر شیریں

من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیریں

اردو :- نظم ، صدقے کئے بازو جو علمدار نے شہر پر

یا قوت کے بخشے اسے غفار نے شہر پر

انیس

(ج) رد الجز علی العروض مع الاشتقاق ، عجز کا بولفظ عروض میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، فَفِخْلُكَ زَانٌ سِئِلَتْ لَنَا مَطِيْعٌ

وَقَوْلُكَ إِن سَأَلْتَ لَنَا مَطَاعٌ

فارسی :- نظم ، تا گنج غمت در دل ویر و اندہ مقیم است
پیوستہ مرا گنج خرابات مقام است

اردو :- نظم، دہن یا رہیں مستی کی اُداسی دیکھی
 یہ مہین ملک عدم میں گن سوسن دیکھا
 (۵) رد العجز علی العروض مع شبه الاشتقاق 'عجز اور
 عروض کے لغتوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم، وَمُطْلِعٌ يَتَلَخَّصُ الْمَعَانِي
 عربی :- نظم، وَمُطْلِعٌ يَتَلَخَّصُ الْمَعَانِي
 عربی :- نظم، وَمُطْلِعٌ يَتَلَخَّصُ الْمَعَانِي
 عربی :- نظم، وَمُطْلِعٌ يَتَلَخَّصُ الْمَعَانِي

فارسی :- نظم، کنون کہ برکت گل جام بادہ صاف است
 بصد ہزار زبان بلباش در اوصاف است
 اردو :- نظم، تہی گہوارہ لوگوں نے اتارا فلک سے جس طرح ٹوٹے ہوئے تارا
 (۳) (الف) رد العجز علی الابداء مع التکرار، جو لفظ بحر
 میں ہو وہی ابتدا (یعنی مصرع دوم کے جزو اول) میں لایا جائے۔
 مثالیں :-

عربی :- نظم، عَلَى الْحَيِّ سِرْنَا عَنْهُمْ وَأَقَامُوا
 سَلَامٌ وَهَلْ يُدْرِي الْبَعِيدُ سَلَامٌ
 فارسی :- نظم، فلک، ہجر خوی سفلہ ترا فرد کرد از من بداتش فرد
 اردو :- نظم، کر رہا ہے ایک کافر مجھ کو قتل
 الغیث لے اہل ایمان الغیث

(ب) رد العجز علی الابتداء مع التجنیس، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اَمَلْتُهُمْ ثُمَّ تَأَمَّلْتُهُمْ

فَلَا حَرْبَ لِي أَنْ لَيْسَ فِيهِمْ فَلَاحٌ

فارسی :- نظم، چکنم ماندہ ام زرد و تو پست دست رس گر شود بگرم دست
اردو :- نظم، یک بیک گھبرا کے وہ اٹھا پکار مارتیرے ہاتھ میں ہے اسکو مار
(ج) رد العجز علی الابتداء مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَالْكِنِّي فِي ذَا الزَّمَانِ وَأَهْلِهِ

غَرَابُوبٌ وَأَفْعَالِي كَدَّيْهِ غَرَابُوبٌ

فارسی :- نظم، ہر کہ منصف بود و بد انصاف و صف تو نیست قدرت و صف
اردو :- نظم، جس طرح ہنسا دینے کو بے دینوں کے
نقل کرتا ہو مسلمان کی کا فر نقال

(د) رد العجز علی الابتداء مع شبه الاشتقاق، عجز اور ابتدا کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں :-

عربی: نَظْمُ تَحِيَّةِ الْحَرْبِ حِينَ تَغْدُو بِأَسَا
وَتَسِيلُ الدِّمَاءَ حِينَ تَسْلُ
مِنَ السَّيْلَانِ

فارسی: نظم دشمن ارکشتہ شد بنا کامی نام تو باد درجہاں نامی
نموسے

اردو: نظم عید آتی ہے تو ہوگا غم ہجران رخصت

شہر مضاف سے تو ہوتی ہے اسی کی شہرت

(۴) (الف) رد التجز علی الحشو مع التکرار جو لفظ عجز میں ہوا
حشویں آئے، خواہ حشو مصرع اول کا ہو یا مصرع دوم کا، ہم نے
اختصار کیلئے مصرع اول کے حشو کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے اس سے
مصرع ثانی کے حشو کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نَظْمُ لَقَدْ حَازَ أَقْسَامَ الْفَضَائِلِ كُلِّهَا
فَأَمْسَى وَحِيدًا فِي فَنُونِ الْفَضَائِلِ

فارسی: نظم ہمہ عشق او انجمن کرد من ہمہ نیکوئی کرد او انجمن

اردو: نظم آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف ہے

ہے فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت

لے شہر و شہرت میں بظاہر شبہ اشتقاق معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اشتقاق ہے
شکر السیف کے معنی تلوار کھینچنا ہے اور پانڈ کو بھی شہر کہتے ہیں۔

(ب) رد العجز علی الحشومع التجنیس؛ جو لفظ حشو میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم وَإِذَا الْبَلَاءُ بُلُّ أَفْصَحَتْ بِلُخَاتِهَا

جمع بیل
قَائِفِ الْبَلَاءِ بِاخْتِسَاءِ بَلَاءِ بِل
ثعالبی جمع بیل قلب جمع بیلہ چھاگل

فارسی:- نظم، کریمادہ داد من از فلک چو مردان ترا ہر چہ با سیت داد
رشید و طواط

اردو:- نظم، وصف میں چوٹی کے اک شعر نہ چوٹی کا کہا

جان صاحب نے کمی کیا ہے یہ چوٹی چوٹی

(ج) رد العجز علی الحشومع الاشتقاق؛ جو لفظ حشو میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَعْمَرِي لَقَدْ كَانَ الثَّرِيَّاءَ مَكَانَهُ

ثَرْدِي
تَرَآءُ فَأَضْحَى الْآنَ مَشْوَاةً فِي الثَّرِيَّ

فارسی:- نظم، کار لطف تو نیست جز اسعاف باتواضعاف میکنی الطاف

اردو:- نظم، تم نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں

ہم نے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا

ظفر

(ن) رد العجز علی الحشور مع شبه الاشتقاق، جو لفظ عجز میں ہو اس وہ شبه اشتقاق حشو میں بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نائم

فارسی :- نظم، سپہر پر شدہ پرویز نے است خون افشاں
کہ قطرہ اش مر کسری و تاج پرویز است

اردو :- نظم، مجھے ڈر ہے نہ پیچھے پیچیدوں کے جو جس سے مدد
کہ نازک ہے نہایت ہی ترا اے نازنین پہنچا

رَقَطَاء

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کا ایک حرف منقوضہ (نقطہ دار) اور دوسرا غٹیل (بے نقط) ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، سَيِّدُ نَادٍ وَ خُلَاقٍ وَ خَلَقٍ وَ ظَرْفٍ وَ نُطْقٍ -

نظم، سَيِّدُ قَلْبٍ سَبَّوْقٍ مَبْرُورٍ

فَطْنٌ مُغْرِبٌ غُرُوفٌ عَمِيْقٌ
غریب چیز غروب مقام ہے والا
کرامت کنندہ

فارسی :- نظم، یا فاضل زمن و یا ناظم فطن و یا قابل فصیح -
نظم زہے رخ کر و شد چمن آبگیر زہے لب کر و شد بمن آبگیر

اردو :- نثر، حضرت میرے ابھی سنا ہے کہ تم فوج کے مقابل چلے۔

نظم، بس بس یہ برق و شس ہے دیا جاں ستاں و با
عننت ہے حق کی آب ہے کیا شان کبریا

سبحہ و بکھو اسبجاع ص ۲۵

سبباًۃ الاعداد دیکھو تعدید ص ۱۳

عاطلہ، غیر منقوطہ یا ٹھکملہ

ایسی نثر یا نظم جس میں کوئی حرف نقطہ دار نہ ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

نظم، عَلَاءُ الْمُلْكَ أَعْلَاكَ الْإِلَٰه

وَاعْطَاكَ الْمُرَادَ وَمَا سِوَاهُ

فارسی :- نثر، متحدہ خود و داد، مژغہ رُضوید سداد، موردِ مرا جسم،
مضدِ مکارم، سلمہ اللہ۔

نظم، دل مارا الم دادہ دل آرام حمام روح مارا کرد دام

اردو :- نثر، اس کو اللہ اور رسول کا سہارا ملا۔

نظم، اور کس کا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا

آسرا اللہ کا آل رسول اللہ کا

عکس و طرد دیکھو تبدیل ص ۳۹

غیر منقوطہ دیکھو عاطلہ ص ۵۳

فوقانیہ یا فوق النقط

نثر یا نظم میں ایسے الفاظ لانا جن کے سب منقوطہ حروف کے نقطے اوپر ہوں
مثالیں :-

عربی :- نثر، اَخْطَاْتُ اِذَا سَأَلْتُكَ اِذَا كُنْتُ مَضْرُوفاً

نظم : رَحِمَ اللّٰهُ صَانِعًا فَطِنًا
عُنَاكَ اِذَا كَحَلُّهُ وَضِعَا (نیہ محذوف)

فارسی :- نثر، گاؤں خردان بمثل انسان دارند۔

نظم، منظر صدق و مفاہر شناس مردم
معدن عدل و سخا منظر الطاف و عطا
اردو :- نثر، مخدوم من سلامت نوازشش نامہ نافذ ہوا۔

نظم : وہ فوں فشاں وہ شعاع آتش و دم وہ خم
وہ قہر حق و آفت تازہ وہ تازہ دم
قطع الحرف دیکھو حذف ص ۷۷

قلب یا مقلوبات

کلام میں ایسے الفاظ لانا جو نوع، عدد اور ہیئت میں متفق لیکن ترتیب میں
مختلف ہوں، اسکی پانچ قسمیں ہیں :-

- ۱۔ مقلوب بغض ۲۔ مقلوب کل ۳۔ مقلوب مستوی
- ۴۔ مقلوب مُجَنِّح یا مُعْطَف ۵۔ مقلوب مکور یا مُزْدَوِج

(۱) مقلوب بعض، کسی لفظ کے بعض حروف کی ترتیب الٹی ہو۔
مثالیں:-

عربی:- نثر، اَللّٰهُمَّ اسْتَرْعُوْا اَتِنَا وَاَمِنْ رَّوْعَاتِنَا۔
نظم، فَعِنْدِيْ خِصْبٌ رُّوَادٍ وَعِنْدِيْ رِيٌّ وُرَادٍ

فارسی:- نثر، دہلی قریب است، رقیب دور بادا۔

نظم، ازان جادوانہ دو چشم سیاہ دلم جادوانہ عدیل عناست
اردو:- نثر، وفاسے محروم ہیں، اندر کے پاس مرحوم ہیں۔

نظم، انساں کیلئے الم ہو مال جس نے پایا رہا وہ پامال

(۲) مقلوب کُل، کسی لفظ کے سب حروف ترتیب وار اُلٹے ہوں۔
مثالیں:-

عربی:- نثر، كَفُّهُ يَحْوِيْ وَجَنَابُهُ رَحْبٌ
نظم، حُسَامُكَ مِنْهُ لِلْاَحْبَابِ فَتَحٌ
وَرَوْحُكَ مِنْهُ لِلْاَعْدَاءِ حَتَفٌ

فارسی:- نثر، ریش دراز است و شیر بزرگ است

نظم، دلا تا کے درین کلخ مجازی کنی مانند طفلان خاک بازی

جامی

اردو:- نثر، روح کے مانند لطیف اور حور کی طرح حسین ہے۔

نظم، غبرویوں کو ضرر پہنچا سکے کیا انقلاب

حور ہو جائے جو لکھے کوئی اُلٹا نام روح

(۳) مقلوب مستوی، جملہ، مصرع یا شعر کو الٹ کر پڑھنے سے

پھر وہی بنجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، تَحْلٍ فِي ثَلَاثٍ - رَبَّكَ تَكَلِّمُ -

نظم، آ رَا هُنَّ نَادَا مُنْهَ لَيْلٍ كَشُو
وَهَلْ لَيْتَهُنَّ مُدَايِنُ نَحَارَا

فارسی :- نثر، مراد سے دارم، برآید یا رب -

نظم، شکر ہزار دے وزارت برکش

شوہرہ بلبل بلب ہر ہوش

اردو :- نثر، شاہ اش، درد -

نظم، غم شدت بھی سہے درد یہ ساکت دشمن

اشک ہر گاہ رُکا خاک رہا گرہ کش

(۲) مقلوب مُجْتَنِّزٌ يَا مُعْطَفٌ، مقلوب الفاظ شعر کے دونوں

باروں یعنی ابتداء سے مصرع اول اور آخر مصرع دوم میں ہوں۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، لَاحَ اَنْوَارِ الْهُدَى مِنْ كَفِّهِ فِي كُلِّ حَالٍ

فارسی :- نظم، رام شد دل بآن بت طرار

لبش افسو گر است در لُش مار

مبھی ہر مصرع کی ابتدا اور آخر میں ایسا التزام کیا جاتا ہے۔

زبان دو جا دو گس مخمور باکشی و ناز

زار و گریان و غریب و نام ہمہ با سوز و راز

اردو :- نظم، تار روئے کا یہ بندھا تھا رات

تاب اتنی نہ تھی کہ کرتا بات

(۵) مقلوب مکرر، کُتر دوسر یا کُتر دذ، جب الفاظ مقلوب

مصرع میں قریب قریب یا ایک ساتھ واقع ہوں (یہ صنعت بہت

کمیا ہے)۔

مثالیں :-

عربی :- نظم

فارسی :- نظم، مرا کُف کُف است از دیار ازین منزل

مرا مقرب سقر است الا مان ازین منشا

اردو :- نظم، صدمہ فرقت سے تھی اس حور کی بیتیاب روح

آنسوؤں کا آنکھ سے اک دم نہ ٹوٹا تار رات

لزوم مالا یلزم دیکھو اعنات مٹ

لُغز، چستان یا پہلی۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَمَا شَيْءٌ إِذَا فَسَدَا تَحَوَّلَ غَيْهَ رَشَدَا

وَإِنْ هُوَ رَاقٍ أَوْ صَافَا أَثَارَ الْبَشَرِ حَيْثُ بَدَا

زَكِيُّ الْعَرَقِ وَالِدَا وَلَكِنْ بَشَرٌ مَا وَلَدَا

فارسی :- نظم، چه پیکر است ز تیر سپهر یافته تیر

بشکل تیر و بدو ملک است گشتہ چو تیر

کجا بگریز در کا لید بخند د جان کجا بنالد بر آسمان بنا ز د تیر
 اردو :- پہیلی 'آد' نصف تو اسم ذات کی صورت
 دن کی صورت نہ رات کی صورت تو ہو قلم و دوات کی صورت
 پہیلی 'آرسی' فارسی بولی آئی نا ترکی و ہونڈی پائی نا
 ہندی کہوں آرسی آ خسرو کہے کوئی نہ پئے
 امیر خسرو

هُبَادَلَةُ الرَّأْسَيْنِ

اس صنعت میں دو لفظوں کے ابتدائی حروف مختلف ہوتے ہیں۔
 مثالیں :-

عربی :- نثر 'يَوْمُ خَمْرٍ جَمْدٌ وَجَمْرٌ خَمْدٌ'۔
 'نظم' يَا جَانِي مِنْ تَخْيِيلِ دَارِي دُمْ فِي سَقَرِ دَخِيلِ نَارِي
 امیر خسرو

فارسی :- نثر 'سَلام با طَامت و طَلام با سَلامت میرساند'۔
 'نظم' دل کن سخت جامہ نرمت خوش خوش بر دسر شرمت
 اردو :- نثر 'سَیل مائل و میل سائل'۔

'نظم' اگر حق نے بخشی ہے عقل نجیب تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب
 منزل دیکھو تنزل منزل

تصل الحروف دیکھو موصول

متلون دیکھو تلوین

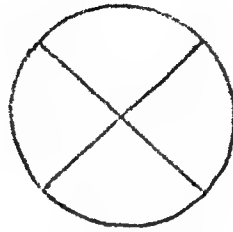
محاذ

اس صنعت میں مصرع اول کا آخری لفظ مصرع دوم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے اور مصرع دوم کا آخری لفظ مصرع سوم کا ابتدائی لفظ اور مصرع سوم کا آخری لفظ مصرع چہارم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے۔
مثالیں:-

فارسی: نظم، یگر ارتا مئے خورم و مست شوم
مست چون شوم بعشق پابست شوم
پابست شوم بکلی از دست شوم
از دست شوم نیست شوم ہست شوم
اردو: نظم، گردن ہے تری شیشہ آنکھ ہے پینا پیمانہ کی طرح چال ہے مستانہ
مستانہ ہر اک روش ادائیں شرار سرشار نگہ ساتی مینانہ
جلال

مکّ قمر

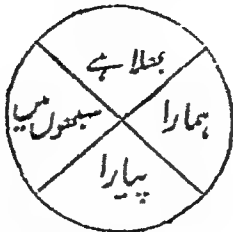
ایسا مصرع یا شعر جو ایک دائرہ میں چاروں ارکان جدا کر کے لکھا جائے اور اس کو جس رکن سے چاہیں پڑھیں تو ایک مصرع یا شعر سے کہی مصرع یا شعر بنے۔
مثالیں:-



عربی :- نظم



فارسی :- نظم



اردو :- نظم

ہر سطح

چار مصرعے ایسے ہوں جن کو طول اور عرض میں پڑھا جاسکے اور کسی طرح کا تفاوت نہ ہو۔

اے مترافق اور متقاطع میں فرق یہ ہے کہ مترافق میں کسی ایک مصرع سے شروع کریں تو مطلب پورا ہوتا ہے اور مربع میں طول عرض میں پڑھیں تو مصرع دیسا ہی برقرار رہتا ہے۔

مثالیں :-
عربی :- نظم

رَبِيبٌ	عَزَّالٌ	سَبَّاهُ	قَوَادِي
رَطِيبٌ	كَغُصْنٍ	بِقَدِّ	سَبَّاهُ
عَجِيبٌ	قَبَّاهُ	كَغُصْنٍ	عَزَّالٌ
حَبِيبٌ	عَجِيبٌ	رَطِيبٌ	رَبِيبٌ

فارسی :- نظم بجا نیت نگارا نگارا

بے جفا	بدل	وفا کن	نگارا
مر مرا	دوست تر	بدل	کہ داری
خوشتر	مر مرا	بے جفا	وفا
وہ دلبر	الہی	خفا ہے	کردن کیا
سمن بر	عبث کیوں	وہ مجھ سے	خفا ہے
غضب ہے	خفا ہے	عبث کیوں	الہی
خفا ہے	غضب ہے	سمن بر	وہ دلبر

اردو :- نظم

هَرْدَف

ردیف سے ایسا کلمہ مراد ہے جو حرف روی کے بعد آئے ایسے شعر کو هَرْدَف کہتے ہیں، کلام عرب میں اس قسم کی ردیف کا رواج نہیں کیونکہ ان کے پاس حروف روی سے پہلے کوئی حرف علت ہونا ضروری ہے جیسا کہ عربیوں کلثوم کے اس شعر میں :-

أَلَا حُبِّي بِصَحْنِكَ فَاصْبَحْ حَيْنَا وَلَا تَبْقَى مُهُورًا لَا تَذَرِينِ

اس شعر میں (ی) حرفِ رُذْف کے: قبلِ فتحہ یا کسرہ ضروری ہے اسی حرفِ واو کے ماقبلِ خیمہ اور الف کے ماقبلِ فتحہ ہو تو اس کو رُذْف کہتے ہیں لیکن متاخرین نے اس صنعت کو استعمال کیا ہے اور اکثر اشعارِ غنیمتِ رُذْف ہیں شاعر کی مذاقت طبع و قدرتِ کلامِ ردیفِ بندی سے ظاہر ہوتی ہے۔
کلمہ ردیف کو بعض اہل صنعت بدیع ”حاجب“ کہتے ہیں اور شعر
رُذْف کو ”مُحجوب“۔

مثالیں:-

عربی: نَظْمُ الْفَضْلِ حَصَلَهُ عِلَاءُ الدَّوْلَةِ
وَالْمَجْدُ أَثَلَهُ عِلَاءُ الدَّوْلَةِ

فارسی: نِظْمُ نِظَامِ حَالِ زَمَانۂ قَوَامِ کَارِجِہَانِ
ای شاہِ زمینِ بر آسمانِ داریِ نِخْتِ
تمام گشتِ باقبالِ شہرِ یارِ جِہَانِ
ست استِ عِدوَمَا تُو کَمَانِ داریِ نِخْتِ
چمکِ سبکِ آریِ دِگراں داریِ نِخْتِ
پیریِ تُو پِدانشِ وِجوانِ داریِ نِخْتِ
لفظِ داریِ ان ادبیات میں ’حاجب‘ اور نِخْتِ و نِخْتِ وغیرہ قافیہ اور یہ
دوبیت ’مُحجوب‘ ہیں۔

اردو: نِظْمُ کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا کہیں دل میں جنون ہو کے را
ردیف ’ہو کے‘ حاجب کہلاتی ہے ’بہا‘ ’ورا‘ قافیہ اور بیت ’مُحجوب‘ ہے۔

ہستار

منسوع یا بیت کے بعد آخری دو رکن کا زیادہ کرنا۔

مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ يَا خَاطِبَ الدُّنْيَا الدِّنِّيَّةِ إِنَّمَا شَرُّكَ الرَّدَى
وَقَرَأَةُ الْأَكْدَارِ
دَارِ مَتَى أَضْحَكْتَ فِي يَوْمِهَا أَبَكَتْ غَدَا
بُعْدَ الْهَامِنِ دَارِي
حریری

فارسی: نظم، مدتیغ مرا می زند آن یار بر سر
اک روز نه افکند برین خسته نظر
از روی جفا
از راه وفا
ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیار بر آید
دل بردہ نہان شد
ہر دم بہ لباس دگر آن یار بر آید
گہ پیرو جوان شد
اردو: نظم ایک دن وہ تھا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم
اب یہ نقشہ ہے کہ صورت کی بھی پہچان نہیں
تیرے ہمارے تھے ہم
آشنا تھا کہ نہ تھا
باندھے خاموش کمر جلدی سے کہ عزم سفر
موج دریا سے نہ ڈر
نا خدا کشتی کا کچھ تیرے نگہبان نہیں
تیرا حافظ ہے خدا
مسیح دیکھو اس جماع ص ۲۸
مسمط دیکھو تسبیط ص ۵۸
مصحف دیکھو تصحیف ص ۶۸

مَحْمَد

نظم میں کسی شخص یا چیز کا نام پیچیدہ طریقہ سے اشارہ یا
کنایہ کے طور پر لانا۔
مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ خُذِ الْقَرْبَ ثَقَّ اَقْلَبَ جَمِيعَ حُرُوفِهِ
 فَذَلِكَ اَنْتُمْ مَنْ اَقْطَعِي مَنَى الْقَلْبِ قُرْبُهُ

فارسی: نظم تیری و کمانی و یکی نقش نشانه
 بنگار و پیوند بسو فار یکی تیر
 نام بت من باز شناسی بتامی آن بت کہ بخوش ترین نیست کثرت
 قطعہ بوالعلاء شو ستری نے حضرت علی کے متعلق لکھا ہے۔

اردو: نظم بنے کیونکر کہے سب کما رالٹا ہم الٹے بات الٹی یار الٹا
 مصرع دوم کے الفاظ کو الٹنے سے "ہت تاب رائے" بنتا ہے۔

مُقَطَّعٌ يَامُنْفَصِلُ الْحُرُوفِ

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے تمام حروف جدا جدا لکھے جائیں۔
 مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ وَاذْرِكْ اِنْ زِدْتَ دَا رَ و دُو دِ
 دَرَّا و دُرَّا و رِ دَا و رِ دَا

فارسی: نظم زار و زردم زرد د آن دل دار
 درد دل دار زار دارد و زار

اردو: نظم دودولے درون آزاری روک دو درد اور دُہ آزار

مقبوبات دیکھو قلب مٹ

ملیع دیکھو تلیع مٹ

ملون یا متلون دیکھو تلون مٹ

منفصل الحروف دیکھو مُقَطَّع مٹ

منقوطہ یا تعریس

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جن کے تمام حروف نقطہ دار ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نَشَأَ غَنِيٌّ غَنِيٌّ يُغْنِي تَلْبِيتُ بِنْتِي
نظم : فَتَنَتْنِي فَجَلَبَتْنِي تَجَنِّي تَجَنِّي يَفْتَنُ غِبَّ تَجَنِّي
حریری

فارسی :- نظم بہ پیشین جبیش بہ بین نشین تجبیب
گریباں پارہ کردن
بہ زیب تنش نیز بین نقش تبیب
ہلاک کردن

اردو :- نثر، شفیقی شیخ فیض بخشی چشتی ذی فن۔
نظم، تیز شئی تپ تیغ نے بخشی نمی خفت
بچین شقی، سخت بغی جُبن یہ نیت
مُو شَم دیکھو تو شیم ماک

مُوَصَّل یا مُتصل الحروف

کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن کے حروف ملا کر لکھے گئے ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نظم : فَتَنَتْنِي فَجَلَبَتْنِي تَجَنِّي
تَجَنِّي يَفْتَنُ غِبَّ تَجَنِّي
نام
حریری

فارسی: نظم، بعثش تو تنم مو شد بیا جانا نظر فرما
نشانہ جو می کن کہ تایابی تو شخص ما

اردو: نظم، مقتل میں سب سے کہتی تھی یہ تیغ بے بہا
یہ جنگ کی ہے میں نے فلک نے ہے کی ثنا

موقوف الاخر

ایسے اشعار جن کا ہر قافیہ دوسرے مصرع کا محتاج ہو اور اس سے ملتا
مثالیں :-
عربی: نظم

فارسی: نظم 'در حسن ترا کسے نہ ماند' 'إلا'
خدا مت کند و پائے تو بوسد' 'آتا'
اردو: نظم 'اجی صاحب سنو کہ تم نے کل
گئے' 'اپنے کلام سے صاحب
نور شید کہ صبح پروں آید' 'تا'
بینی تو بسوئے او چو پا بوسد' 'تا'
کیا کہا تھا اور آج کس نے ٹل
ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب
مہملہ 'دیکھو عاطلہ ص'

نثر النظم

کسی نظم کو نثر کر کے پڑھنا۔

مثالیں :-
عربی: نثر 'لَفَيِّنَالِ سُوءِ ظَنِّ يَحْتَادُهُ وَيَصْدِقُ
تَوَكُّمُهُ الَّذِي يَحْتَادُهُ'۔

عربی: نَظْمٌ إِذَا سَاءَ فَعَلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ طُنُونُهُ

وَصَدَقَ مَا يَحْتَادُهُ مِنْ تَوَهُّمٍ

فارسی :- نثر، آلا اے برادرز شوق وصال تو ہر زمان ہست، جانم نکا
گر جاگنی درد و چشم فقیر حاصل شود خاطر م را نشاط -

”نظم“ آلا اے برادرز شوق وصال تو ہر زمان ہست جانم نکا
اے جاگنی درد و چشم فقیر حاصل شود خاطر م را نشاط (ط)

اردو :- نثر، میرے مہربان نشی جانکی پرشاد صاحب کو بندگی ہے، اپنی
شعوی فریاد عشق اور نسخہ انشاء دلپذیر و ترکیب بند جناب گوہر
شاگرد عنایت ہوں تو بہتر ہے -

”نظم“ مہربان میرے نشی جانکی پر
یا عشق اپنی شعوی اور نس
خہ انشاء دلپذیر و تر
کیب بند جناب گوہر و شا
گرد عنایت اگر ہوں ہے بہتر

بند

اس صنعت میں شاعر مدوح کو اولاً چند الفاظ سے بند کرتا ہے، بعد ازاں
اُن الفاظ کے ساتھ چند صفات کو شامل کر کے انکی توصیف کرتا اور مدوح
کو باخبر کرتا ہے -

مثالیں :-

عربی: نَظْمٌ يَا مَنْ بَيَّأَى مَا فِي الصَّمِيرِ وَيَسْمَحُ
أَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

فارسی :- نظم، کود و بحر و آفتاب و آسمان خوانم ترا
 کود و بحر و آفتاب و آسمانی بیگمان
 تو بگاہِ حسم کو ہی و بگاہِ علم بحر
 گاہِ رفتِ آفتابی گاہِ قدرتِ آسمان

مسعود سعد سلمان

اردو :- نظم، فیض سے تیرے ہے اے شمعِ شبستان بہار
 دل پروانہ چراغاں دل مبیلِ گلزار
 مدح میں تیری نہاں زمر میں نعتِ نبی
 خار سے تیرے عیاں بادۂ جوشِ اسرار

نظم النثر

کسی نثر کو نظم کر کے پڑھنا اس میں قافیہ اور وزن کا التزام بھی ضروری ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، کقولہ تعالیٰ، اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِيْنٍ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

نظم، اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِيْنٍ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

فارسی :- نثر،

لے نثر کے لئے دیکھو نثرِ نظم کی مثالیں۔

فارسی: نظم 'اٹا' اے برادرز شوق وصال تو ہر زمان ہست جا غم فنگا
 اگر جان کنی درد و چشم فقی حاصل شود خاطر م رانشاد ط
 اردو: نثر

نظم: اجمی صاحب سو کہ تم نے کل کیا کہا تھا اور کس لئے، اٹل
 گئے، اپنے کلام سے صاحب ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب

واسع الشفتین یا افتراق الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کے تلفظ کے وقت لب
 آپس میں نہ ملیں یعنی وہ سب جیسے فوج، م، اور و کے سوا ہیں جنکا مخرج شفتین ہے۔
 مثالیں:-

عربی: نظم 'یا حَیَّ حَیَّ یَحْیٰ حَیَّ حَیَّاءُ اَحْیٰ
 حَیَّ حَیَّاءُ حَیَّاءُ حَیَّاءُ یَحْیٰ

فارسی: نظم 'سیر کویت ای دل آرا نزد اہل این جہاں
 نیک تر صد جاز سیر و گشت نگار، ار جہاں
 اردو: نظم 'جی سے کہد وہ کہ آہ سرد کے ساتھ ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نہ

واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کی ادائی کے وقت
 لب آپس میں مل جائیں، یہ حروف ب، م، و ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ وَصَارِمٌ اللَّفْهُو وَوَصَلَ الْمَهَا
وَأَعْمِلِ الْكُومَ وَسُفَرِ الرِّمَاحِ

فارسی :- نظم، بت من دمدم فریب دہ بلب من لب پیالہ بندہ

اردو :- نظم، میرا ممدوح امیر ابن امیر ابن امیر
میں کمر بستہ کمین خادم مدحت پیما

صنایع معنوی

ابہداع

اس صنعت میں معنی بدیع اور الفاظ پسندیدہ کا اہتمام ہوتا ہے
بعض ابداء کا خیال ہے کہ اہداع کوئی مستقل صنعت نہیں کیونکہ جس نثر
و نظم میں یہ اہتمام و خوبیاں نہیں وہ عامیانہ اور خواص کے وقار سے
گرا ہوا ہوگا۔
مثالیں :-

عربی :- نَزَّ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكَ وَيَا سَّمَاءُ اقْلَعِي وَ
غِيْضُ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ
وَقِيلَ بُعْدَ اللَّفْهِوِّ الظَّالِمِينَ -

نظم 'فِرَاقُ وَمَنْ فَارَقْتُ غَيْرُ مَنْ مِّمِ
وَأَمُّ وَمَنْ يَمَّمْتُ غَيْرُ مِيَمِ
مثنوی

فارسی :- نظم، ہمیں بکشتی تا آدمی نہ ماند شجاع
 ہمیں بدادی تا آدمی نہ ماند فقیر
 رودکی

اردو :- نظم، کمرہوی یاں تک تو شہرہ آفاق
 کہ سر کے بال ترے دیکھنے کمر کو چلے

اتساع

ایسا کلام جس میں کسی لفظ کے متعدد معنی پیدا ہوتے ہوں۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم، قُلْ فِي عِلِّيٍّ اَمْسِيرَ النَّحْلِ عَزَّ تَهْمُ
 مَا شِئْتُ وَفَقَّ التَّسَاعِ الْقَوْلِ وَاحْتَكَمِ
 غرہ بمعنی بزرگ قوم، نجیب تر، شریف تر اور معنی اول کے لحاظ
 سے پسندیدہ وغرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

فارسی :- نظم، باز سر باز تو با سیرغ بازی میکند
 گر تو اسے شیر گران سر باز داری در شکار

لفظ سر باز کے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے اور سر باز داری در شکار کے

چند معنی پیدا ہوتے ہیں۔

اردو :- نظم، آیا دہلی سے جب خروش کی آتے ہی اسطبل میں داغ ہوا
 داغ بمعنی دھبہ، رنج اور نخلص شاعر۔

احتیاج بدلیل دیکھو مذہب کلا ہی ص ۱۵۱

اخبار

کسی چیز کی عظمت یا حقارت کی خبر دینا۔

مثالیں :-
عربی :- نظم، اَنَا ابُو التَّجَدُّدِ وَشِعْرِي شِعْرِي
لِلَّهِ دَرِّي مَا احْتَسَنَ صَدْرِي
فارسی :- نظم، تاگو ہر آدم نسیم باز نہ ایستد
ز آبائے خود ار بشرم اصحاب کرم را

عربی
خر عیسیٰ اگر بکہ رود
چو لیلیا ید مہنوز خرباشد
سعدی

اردو :- نظم، ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

کعبہ گیا، مدینہ گیا، کربلا گیا جیسا گیا تھا ویسا ہی چل پھر کے آگیا
میر

ادماج

شعر میں ایسے الفاظ لانا جن سے بحیثیت مجموعی دو معنی نکلتے ہوں
لیکن کسی خاص معنی کی سراحت نہ ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نظم، أَقْلَبُ فِيهِ أَجْفَانِي كَأَنِّي
أَعْدُوُّهَا عَلَى الدَّهْرِ الدُّنُوبَا
متنبی

مصرع اول میں اجفانی سے پلک اور آنکھ مراد ہے۔
فارسی: نظم، خواہم از دل بر کشم پیکان تو یک از دل بر نمی آید مرا
جامی

اردو: نظم، کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افکن عشق
ہے مکر لب ساتی پہ صلا میرے بعد
غالب

اِرْسَالُ الْمَثَلِ يَا اَيُّهَا الْمَثَلُ

شعر میں کوئی ضرب المثل لانا۔

مثالیں:-
عربی:- نظم، تَهْمُونَ عَلَيْنَا فِي الْمَعَالِي نَفُوسَنَا
وَمَنْ لَكَ الْحَسَنَاءَ لَوْ يُغْلِيهَا الْمَهْمُ

فارسی:- نظم، ز تمار خستہ گیسوئے دلبران ترسد

”چنانکہ مار گزیدہ ز ریشمان ترسد“

اردو:- نظم، تیر عمر ابھی کوئی مرتا ہے ”جان ہے تو جہان ہے پیار“

دل سے شنائت کی انگشتِ حنائی کا خیال

”ہو گیا گوشت سے تاخن نہ سبدا ہو جانا“

غالب

اِرْسَالُ الْمَثَلَيْنِ يَا اَيُّهَا الْمَثَلَيْنِ

ایک شعر میں دو ضرب المثل لانا۔

مثالیں :- نظم : اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ اللّٰهُ بَاطِلٌ
عربی :- نَعِيمٌ لَا مُخَالَفَةَ نَرَا عِلُّ
لبید

فارسی :- نظم : لولا چہ تو در داور اندر میان بحر
گوهر چہ قیمت آرد اندر خمیر کان
اردو :- نظم : کس طرح شعر میں مضمون تنہا آئے
کیسے مٹھی میں ہوا کوزہ میں دریا آئے

ارصاء یا تسہیم

شعر میں ایسا لفظ لانا جس سے معلوم ہو جائے کہ قافیہ کیا آیا ہو
ہے اور ردی کا پہلے سے معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

مثالیں :- نظم : فَاِذَا حَارَبُوْا اَذَلُّوْا عَنْ مِّثْرًا
عربی :- نَعِيمٌ غَيْرَتِ اَزْجِشْمِ رَمِ رُوئے تو دیدن ندہم
فارسی :- نَعِيمٌ غَيْرَتِ اَزْجِشْمِ رَمِ رُوئے تو دیدن ندہم
اردو :- نظم : کیونکر اس بہت سے رکھوں جان عزیز

کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
غالب

اِسْتِثْنَاءُ يَامَدْحُ الْمُوجِبَةِ

ممدوح کی اس طرح تعریف کرنا کہ ایک تعریف سے ضمناً دوسری تعریف ثابت ہو
مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ عُمَرُ الْعَدُوِّ إِذَا لَقَاهُ فِي رَهْجٍ

غبار

أَقْلُ مِنْ عُمَرَ مَا يَخْوِي إِذَا وَهَبَا

مستثنیٰ

فارسی :- نظم، آن کند تیغ تو بجان عدو کہ کند جود تو بکان گہر

اردو :- نظم، تو ہے کہ تو نے دوش نبی پر قدم رکھا

بت توڑ توڑ ترک کی صورت دے مٹا

انہیں

اِسْتِثْنَاءُ

کلام میں مقصد کی تاکید کے لئے استثناء داخل کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ يَقُولُونَ إِنَّ السَّحَرِ فِي أَرْضِ بَابِلَ

وَمَا السَّحَرُ إِلَّا مَا أَرْتَاكَ هَاجِرُهُ

گوشہ چشم

فارسی :- نظم، کس از فتنہ در فارس دیگر نشان

نہ بیند بحر قامت ہوشان

اردو: نظم، ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ قالب کا بے اندازیاں اور

استخدام

کلام میں ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں، ایک معنی لفظ کے
استعمال کے وقت مقصود ہوں اور دوسرے معنی ضمیر کے پھیرنے کے وقت
مراد لئے جائیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، إِذَا نَزَلَ السَّمَاءُ بِأَرْضٍ قَوِّمِ
اگر بارش

رَعَيْنَاكَ وَإِنْ كَانُوا غَضَابًا
نبات، نتیجہ جمع غنوب

فارسی:- نظم، تابہ بزم خویش مارا دادہ است آن سرو بار
حضور

از نہال قاتمش اثر اشدیم امیدوار

پھل

اردو:- نظم، نہ اس گلی سے اڑائی صبا غبار مرا کہ اسکا خاطر دلدار میں کبھی گھرتا
غبار سے مراد کدورت اور دوسرے معنی خاک۔

استدراك يا تدارك

شاعر پہلے مصرع کو ایسے الفاظ سے آواز کرتا ہے جو بظاہر ہجو یہ

معلوم ہوتے ہیں لیکن دوسرے مصرع کو مدح کی طرف پلٹ دیتا ہے صینعت
المدح بما يشبه الذم جیسی ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سَيُوقَهُمْ
بِهِنَّ قُلُوبٌ مِنْ قِرَاعِ الْكُنَائِبِ
تواری کی کھر کھر اہٹ لشکر نابغہ زیبانی

فارسی :- نظم، اثر میر خواہم کہ بماند بجاں میر خواہم کہ بماند بجاں در اثر
غنصری

اردو :- نظم، مدح لکھنا ہی تری مجھ کو نہیں ہے منظور
کیونکہ اندازہ تحریر سے وہ باہر ہے

استطلاح

شاعر کسی ممدوح یا چیز کی تعریف کے بعد آخر میں ایسا شعر لاتا ہے
جس میں دوسرے مقصود کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، كُنَّا نُمَوِّسُ لِنَيْلِ الْمَجْدِ عَاشِقَهُ
فَإِنْ تَسَدَّتْ أَسْلَنَاهَا عَلَى الْأَسَلِ
لَا يَنْزِلُ الْمَجْدُ إِلَّا فِي مَنَازِلِنَا
كَالتَّوَمِ لَيْشَ لَهُ مَأْوَى سِوَى الْمُقِلِ
عبدالطلبہ ملے ان اشعار میں 'مجد' سے 'نوم' کی طرف استطراد کیا ہے۔

وَرَأَى الْقَوْمَ لَا نَرَى الْقَتْلَ مُسَبَّةً
إِذَا مَا رَأَتْهُ عَايِرٌ وَسَلَوُ

شاعر نے فخر سے ہجو کی طرف استعراذ کیا ہے۔

فارسی :- نظم، تا چند صحبت مجازی تاکے سخنان نامنازی
آخر میں کہتا ہے :-

خود قول بود بدین دروغی	خود عشق بود درین درازی
اکتوں بارے شکر فرشتا ست	یعنی لب لعل الپ غازی
اردو :- نظم، اے شہنشاہ اسماں اور نگ	اے جہاں دار آفتاب آثار
تمہیں اک بے نوائے گوشہ نشین	نغمائیں اک درد مند سینہ نگار
تم نے مجھ کو جو آبرو بخشی	ہوی میری وہ گرمی بازار
کہ ہوا مجھ سادڑہ ناچیسز	روشناس ثوابت و سیار
آپ کا بندہ اور بچروں نگا	آپ کا نوکر اور کھاؤں دعار
میری تنخواہ کیجے مادہ مادہ	تا نہو مجھ کو زندگی دشوار
	غالب

اضراب

شاعر کلام میں ایک ادعا کر کے اس سے روگردانی کرتا ہے تاکہ
اس میں مبالغہ سے کام لے۔

مثالیں :-
عربی :- نظم، وَجْهَكَ الْبَدُّ لَا بَلِ الشَّمْسُ لَوْ
كَوَتْ تُقْضَى لِلشَّمْسِ كَسْفُهُ أَذْفُولٌ

هُوَ الْبَدْرُ إِلَّا أَنَّهُ الْبَحْرُ ذَا اخِرًا

سَوَى أَنَّهُ الْقَهْرُ غَامُ الْكَتَّةِ الْوَيْلُ

فارسی :- نظم، عافش باغی دہانش غنچہ بل ہشتے درمیانش کوثرے
اردو :- نظم، یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے غیر ہوی

گر بگڑ بیٹھے تو میں لایق تعزیر بھی تھا
غالب

اِطْرَاح

کلام میں مدوح کی تعریف اس طرح کرنا کہ اس کے آبا و اجداد کا
ذکر بھی آجائے۔

مثالیں :-
عربی :- نَظْمُ قَتَلْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ خَيْرَ لَدَائِهِ
ہم جوڑ

زِيَادِ ابْنِ أَشْمَاءِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَارِبِ

فارسی :- نظم، یہ علمش از ہمہ افضل بہ عیش از ہمہ غالب
علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب

اردو :- نظم، حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک
ہر ایک معصوم ہے دادا معین الدین چشتی کا

اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو، دیکھو حشو ص ۱۵۱

اغراق دیکھو مبالغہ ص ۱۵۲

اقتنان یا ذوالوجہین

کلام دو قسم کے معانی پر مشتمل ہو، مثلاً غزل و حماسہ، فخر و مبالغہات،
تہنیت و تعزیت اور نصیحت و فخر وغیرہ۔۔۔

مثالیں:-

عربی:- نظم 'اِنْ تُغْدِ فِي دَوْيِ الْقِنَاعِ فَأَتَنِي

غزل و حماسہ
كُتِبَ بِأَخَذِ الْفَارِسِ الْمُسْتَلِيمِ
عنترہ

فارسی:- اگر قدم زسیم و زرت چیز نیست

چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

اردو:- نظم 'ہم ان سے دیکے نہیں گئے کبھی اے آصف

وہ شاد حسن سہی شہریار ہم بھی ہیں

نواب محبوب علی خاں آصف سادس

اقتباس 'تعلیق دیکھو تضحید ص ۱۲۷

التفات

مربوط جلوں یا اشعار میں کسی شخص کے لئے مختلف ضمیریں حاضر غائب
اور متکلم استعمال کرنا۔

مثالیں:- ذیل میں ضمیر حاضر سے غائب کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

لے اس صنعت کی تعریف الجہم فی مابیر اشعار الجہم ص ۲۸ میں دوسری کتابوں سے بالکل مختلف ہے۔

عربی :- نثر، حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِّ وَجَرْتُمْ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ
نظم

فارسی :- نظم، بدیدہ سوئے تو آیم اے عور
برویت گرفتہ نور علی نور
ہماہ عارضش اس سیب سیمیں
حبایہ خواستہ از عین کافور
ضمیر متکلم سے غائب کی طرف -
عربی :- نظم

فارسی :- نظم، بندہ امشب با جمال الدین خطیب
اور براؤ کلک چون خورشید دینر
تا بابا کنون خیز و میزے داشتم
اختلاط و ارتباط
زانکہ در عشرت نباشد روگریز

ایراد المثل دیکھو ارسال المثل ص ۱۱
ایراد المثلین دیکھو ارسال المثلین ص ۱۱

ایہام، توریہ یا تخیل

”ایہام“ کے لغوی معنی شک میں ڈالنے اور ”توریہ“ کے چھپانے کے
ہیں، دبیر یا شاعر نثر یا نظم میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کے دو معنی
ہوتے ہیں، ایک قریب دوسرے بعید، جب سامع ان الفاظ کو رعایت لفظی
لی مناسبت سے سنتا ہے تو اس کا ذہن معنی قریب کی طرف رجوع کرتا ہے

لیکن دبیر یا شاعر کی مراد معنی بعید ہوتی ہے جو تھوڑے سے غور کے بعد سامع کے ذہن میں آ جاتی ہے۔

ایہام کی سب ذیل آٹھ (۸) قسمیں ہیں جو کسی اور کتاب میں ایک جگہ جمع نہیں ملیں گی:-

- ۱۔ مجرّدہ ۲۔ مُرَشَّحَہ ۳۔ مُبَيَّنَہ ۴۔ تَنَاسُب
- ۵۔ تَضَاد ۶۔ عَکْس ۷۔ تَوَالِدُ ضِدِّین ۸۔ تَشَابُہ۔
- (۱) ایہام مجرّدہ جس میں معنی قریب یا بعید کے مناسبات کا ذکر نہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نَزَّ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ السَّتْوَى۔

نظم، فسَقَى الْفَضَاءَ وَسَاكِنِيهِ وَإِنْ هُمْ

صَبَّوْهُ بَيْنَ جَوَائِحِ وَضُلُوعِ

فارسی:- نَزَّ، دیدی آن عالم، جواب داد کہ درست نہ دیدم۔

نظم، من ز قاضی بسیار می خستم او بزرگی نمود و داد میس
یعین و بسیار سے راست و چپ مراد نہیں بلکہ بسیار سے مال اور
میں سے سو گند مراد ہے۔

اردو:- نَزَّ، عجب باولی ہے بات کہو تو اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پھر بھی

ہے بہت گہری۔ باولی = دیوانی گہری، بات کو راز میں رکھنے والی۔

نظم، بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن

آباد تجھی سے تو ہے گھر دیرو حرم کا

سایہ سے مراد دھوپ کی ضد نہیں بلکہ حمایت ہے۔

سودا ہے میری بکا ولی کو ہے چاہ بشر کی با ولی کو
مراد دیوانی

(۲) اِيْهَامٌ مُّسْتَحْتَمٌ، جس میں معنی قریب کے مناسبات کا ذکر ہو۔
مثالیں:-

عربی: نَشْرٌ، وَالسَّمَاءُ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ، اَيْدٍ کے معنی قوت اور قدرت
کے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ 'ید' کی جمع ہے اور معنی قریب ہا تھا ہے۔

نظم: بِقَارِعَةِ السَّحَابِ جَعَلْتُ قَبْرِي
لَا خَطِيءٌ بِالتَّرَحُّمِ مِنْ صَدِيقِي

فَيَا مَوْلَى الدَّوَالِي أَنْتَ أَوَّلِي
بِرَحْمَةٍ مَنْ يَمُوتُ عَلَى طَرِيقِي

فارسی: نظم، اے چو فرعون شوم گردن کش رفتہ از راہ آب و رآتش
حکیم سنائی

'راہ آب' سے مراد آتش اور معنی قریب کی مناسبت رفتہ ہے۔
اردو: نظم، ہجر میں گھل گھل کے آدھا ہو گیا لے میجا اب میں ٹوسنی ہو گیا
مُو: بال، سا = مانند

(۳) اِيْهَامٌ مُّبَيَّنٌ، جس میں معنی بعید کے مناسبات کا ذکر کیا جائے۔

مثالیں:-
عربی: نَظْمٌ، مَلَكْتُ الْخَافِقَيْنِ قَتَيْتُ مَجْنَبًا

وَلَكَيْسٌ هُمَا سَوَى قَلْبِي وَفَرْحَتِي

خافقین کے معنی قریب مشرق و مغرب کے ہیں اور معنی بید قلب
عاشق دگو شوارہ معشوق جس کی تصنیع دوسرے مصرع میں کی ہے۔
فارسی، نظم آمد ہوائی نای مرانا لہای زار۔ جز نالہ ہای زار چہ آرد ہولے نای
مراد مصرع دوم کے 'ناے' سے 'نئے' ہے جو معنی بعید ہے اور نالہ
ہای زار اسکی مناسبت سے ہے۔

(۴) ایہام تناسب، کلام میں بعض ایسے الفاظ لائے جائیں جنکے
دو معنی ہوں اور معنی مقتود میں تناسب نہ ہو بلکہ معنی غیر مقتود میں
تناسب ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نثر 'وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالْجُودُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ'
لفظ نجم کے دو معنی ہیں ایک ستارہ جو مقتود نہیں، دوسرے معنی 'بیل'
کے ہیں، معنی اول کا تناسب شمس و قمر کے ساتھ ہے اور دوسرے معنی میں
شجر کے ساتھ تناسب ہے جو مقتود بالذات ہے۔
عربی :- نظم

فارسی :- نظم بدست کرم آب دریا بہ برد برفعت محل ثریا برد
اردو :- نظم مجلس کو رشک نظم سے رشک چمن کردوں
مذاحمی حسین بوجہ حسن کردوں
انہیں

'حسن' سے مراد خوب ہے، امام حسینؑ سے اس کی مناسبت نہیں
البتہ امام حسنؑ کے نام کی مناسبت ہے۔

(۵) ایہام تضاد، کلام میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تضاد نہ ہو بلکہ غیر مقصود میں تضاد ہو۔

عربی:- نظم، لَا تَعْجَبِي يَا سَلَمَةُ مِنْ رَجُلٍ

عَجَبْتَ الْمَشَيْبُ بِرَأْسِهِ فَبِكُلِّ
ہنسنا پیری سفیدی

فارسی:- نظم، تا نگریدار کئے خند چین تا نگرید طفل کئے جوشد لبین
گرید یعنی بارود۔

اردو:- نظم، مجھے خندہ گل پہ آتا ہے رونا کہ اس طرح ہنسنے کی خوشی کسی کی
(۶) ایہام تکس، کلام میں مقدم چیز کو موخر کرنا لیکن دوسرے معنی میں تاکہ اس سے ایہام پیدا ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، إِذَا تَذَكَّرْتُ مِنْ حُبْرِي وَمِنْ أَدْحِي

بَيْضَاءُ شَائِرَازِ أَوْ شَائِرَازِ بَيْضَاءُ

عبدالحمید کاتب

بُیضاء شیراز، معنی نان سفید شیراز بیضاء معنی دوغ بیضاء،

بیضا، نواح شیراز میں ایک مقام کا نام ہے۔

فارسی:- نظم، بہرام کہ گور میگریفتی ہمہ عمر دیدی کہ چگونہ گور بہرام گرفت
اردو:- نظم

(۷) ایہام توالد ضدین، کسی دو لفظ میں بذاتہ تضاد نہ ہو بلکہ دوسرے کی ضد سے پیدا ہو کر کلام میں ایہام ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نظم

فارسی :- نظم ، روان تشنہ بر آساید از کنار فرات

مرا فرات ز سر برگذشت و تشنہ ترم

اردو :- نظم ، ان لبوں نے نہ کی مسیحائی ہم نے سو سو طبع سے مرد کجا

مسیحائی اور مرنے میں تضاد نہیں بلکہ مرنے اور جینے میں ہر جو محذوث

(۸) ایہام تشابہ ، ایسا کلام جس میں ایک چیز کی دوسری چیز سے مشابہت ظاہر ہوتی ہو لیکن حقیقت میں مشابہت نہ ہو۔

مثالیں :-

فارسی :- نظم نہ خود سریر سلیمان بباد رفتی و بس

کہ ہر کجا کہ سریر است می رود بر باد

اردو :- نظم

بوقلمون

ایسا لفظ جو مختلف زبانوں میں مختلف معنی رکھتا ہو اس کے

جس زبان کے بھی معنی لئے جائیں اس سے کلام میں صحیح مفہوم ظاہر ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر ، وَكَلَّمَهُمُ اثْنَيْ يَوْمًا الْقِيَامَةِ فَرَدَا - 'فردا'

کے معنی عربی میں 'تنہا' کے ہیں اور فارسی میں 'کُل' کے دونوں

معنی یہاں درست ہیں۔

عربی :- نظم

فارسی :- نثر، نورس نامہ خوب است نورس کے معنی فارسی و ہندی دونوں میں درست
ہیں، فارسی میں نورسیدہ اور ہندی میں نور قسم کے رس مراد ہے۔
نظم، پیلتن شاہی و بسیار است بارت بر سر
زین مرغ اسے ابر باغ ارگومیت بسیار یاد
بار کے معنی عربی میں نیک کے اور فارسی میں برسنے والے
اور میوہ کے ہیں اس شعر میں دونوں معنی جلتے ہیں۔
اردو :- نثر، نورس نامہ۔

نظم

تَاكِيْدُ الدَّمِّ بِمَا يَشْبَهُ الْمَدْحَ

بادی النظر میں الفاظ سے مدح معلوم ہو لیکن دراصل مذمت مقصود
مثالیں :-
عربی :- نظم

فارسی :- نظم (خواجہ سربراورد و لیکن بفضل
تسبیح پر کرد و لیکن ذکر
اردو :- نظم، پھر آج میر مسجد جامع کے ہیں امام
داغ شراب دھو تے تھے کل جانماز

تَاكِيْدُ الْمَدْحِ بِمَا يُشَبِّهُ الذَّمَّ يَا هُوَ مِلْحٌ

کسی کی تعریف میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کہ دوسرے مصرع میں ذم کا پہلو ظاہر ہوتا ہو لیکن حقیقت میں تاکید مدح ہو۔
مثالیں :-

عَرَبِيٌّ نَشْرَاهُمْ بِحَارِ الْعِلْمِ إِلَّا أَتَهُمْ جِبَالُ الْحِلْمِ وَالْفَقْرُ
نَظْمٌ وَلَا عَيْبٌ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سَيُؤْفَهُمْ

هَئِنَ قُلُوبٌ مِنْ قِرَاعِ الْكِتَابِ
فَتَى كَمَلَتْ أَخْلَاقُهُ غَيْرَ أَنَّهُ

تابعہ ذبیان

جَوَادٌ قَمَا يَبْقَى مِنَ الْمَالِ بَاقِيًا

فارسی : نظم ترا پیشہ عدل است لکن بچود کند دست تو بر خزان ستم
اردو : نظم انصاف یہ اب عہد میں اس کے ہے کہ فریاد

لایا نہ لبوں تک کوئی غیر از جس دزدنگ
تبلیغ دیکھو مبالغہ ص

تَجَاهُلُ الْعَادَاتِ تَجَاهُلُ عَارِفِ السُّوقِ الْمَعْلُومِ يَا مَسَا الْجَهْلُ

کسی چیز کے متعلق جان بوجھ کر انجان بننا تاکہ اس کی تعریف میں مبالغہ کیا جاسکے۔

۱۔ اس صنعت و استدراک میں فرق یہ ہے کہ موزن ذکر صنعت کے پہلے مصرع میں نفی و ذم
الفاظ آتے ہیں اور اول ذکر میں ذم کا لفظ دوسرے مصرع میں لایا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اِنَّا وَ اِنَّا كَمْ تَعْلٰی هُدٰی اَوْ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ -

نظم، تَا اللّٰهَ یَا ظَلَمٰتِ الْفَجَاعِ قُلْنَ لَنَا

لَیْلًا یَ مِثْلُنَّ اَهْمَا لَیْلٰی مِّنَ الْبَشَرِ
قیس عامری

وَمَا اَذْرِیْ وَ سَوْفَ اِخَالُ اَذْرِیْ

اَقُوْمُ الْاَلْ حَمِیْنِ اَمَّ نِسَاءُ

زہیر

فارسی:- نثر، احمد آدمی است یا فرشتہ؟

نظم، در زیر امر اوست جہان یا جہان اوست

یا رب خدایگان جہانست یا جہاں

اردو:- نثر، رشیدہ عورت ہے یا خور۔

نظم، موت کا ایک دن مقرر ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

بے تاب ہے بے خواب ہے معلوم نہیں کیوں غالب

دل ماہی بے آب ہے معلوم نہیں کیوں؟

تجربہ

شاعر اس صنعت میں اپنے کو غیر فرض کر کے مخاطب کرتا ہے مگر اس سے مقصود اس کی ذات ہوتی ہے، اس کو عربی میں "خطاب الشاعر لنفسہ" بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی :- نظم، لَا تَحِيلَ عِنْدَكَ تَهْدِيَهَا وَلَا مَالُ

فَلْيَسْعِدِ النَّظْمُ إِنْ لَمْ يَكْسِدِ الْعَمَلُ

فارسی :- نظم، ماقظہ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس

در بند آن مباشش کہ نشنید یا شنید

اردو :- نظم، رات ساری تو کئی سنتے پریشاں کوئی

میر جی کوئی گسری تم بھی تو آرام کرو

تخیل دیکھو ایضام ص ۱۱۱

تدارک دیکھو استدالک ص ۱۱۲

تدبیح دیکھو تضاد ص ۱۱۳

ترجمید

کلام میں کسی لفظ کو کر لانا اور اس سے دوسرے معنی لینا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، سَا عَطِيفٌ مَحْوَرًا أَسَ الْعَيْنِ حَطْوِي

وَأَجْعَلُهَا عَلَى رَأْسِي وَعَيْنِي

فارسی :- نظم، جز غم بچان ہیچ نداریم، ولیکن گر ہیچ نداریم غم ہیچ نداریم
زین دست کہ دیدار تو دل می برد از دست

ترجمہ نہ برم عاقبت از دست تو بجا را

اردو :- نظم، غم اگرچہ جاں گل ہے یہ کہاں بچیں کہ دل ہے

غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غالب

تسلیم

شاعر کسی امر کے نہ ہونے کا ادعا کر کے اس کو بطور فرض تسلیم کرتا ہے اور پھر اس کے بے فائدہ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، کھڑا دَعْوَا صِدْقُهُمْ يَوْمًا وَمَا صَدَقُوا

سَمَّيْتُ ذَاكَ فَمَا آرَجُوا صِدْقَهُمْ
سید علی خاں

فارسی:- نظم، کسے شجست و گرجست خوردہ بود سنان
کسے نرست و گرنرست خوردہ بود حسام
رودکی

اردو:- نظم،

تسہیمی و یکجوار صاد مٹا

تشابہ الاطراف

کلام کو ایسی چیز یا الفاظ پر ختم کرنا جو ابتدا کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتے ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَشَابَهَتْ فِيهِمَا أَطْرَافٌ وَصَفَهُمْ

وَوَصَفَهُمْ لَمْ يُطْقِئَهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

فارسی:- نظم، نامہ تہدید چو ساز درستم
درکش تیغ دو دم گرد علم

اردو: نظم، سنجہ سے دیکھا سب کو اور تجھ کو نہ دیکھا جوں نکاد
 تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پہاں ہی رہا
 کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی
 شام ہوتی تھی کد صبح کد صبح ہوتی تھی

تضاد متضاد، طباق، مطابقت، تطبیق یا تکافؤ

کلام میں ایسے دو الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

تضاد (الف) ایجابی ہوگا یا (سلبی)۔

پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی
 (الف) تضاد ایجابی حقیقی وہ ہے کہ معنی متضاد کو الفاظ سے بطور
 حقیقت ذکر کریں۔

تضاد ایجابی حقیقی، اسم اسم:-

مثالیں:-

عربی:- نَشْرٌ هُوَ مَجْمَعُ الْوَارِدِ وَالصَّادِرِ وَفَحْطُ رَحْلِ
 الضَّعِيفِ وَالْقَادِرِ

۱۔ فرق مابین تضاد، طباق و مقابلہ:- ان دونوں میں فرق دو طرح سے ہے:-

۱۔ تضاد میں صرف دو متضاد الفاظ لائے جاتے ہیں اور مقابلہ میں چھ تک عموماً اور دس تک
 بھی جمع کئے جاتے ہیں۔

۲۔ تضاد میں صرف اسناد جمع کئے جاتے ہیں اور مقابلہ میں تضاد و غیر تضاد بھی
 لائے جاتے ہیں۔

عربی :- نظم، اِنْ كُنْتُ عَبْدًا فَتَنْفِسْ حُرَّةً كَرَمًا
اَوْ اَسْوَدَ الْخَلْقِ اِنِّي اَبْيَضُ الْخَلْقِ
فارسی :- نثر، نیکی و بدی، تاریکی و روشنی۔

نظم، پناہ بلندی و پستی توئی ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی
اردو :- نثر، دن، رات، اچھائی، برائی۔

نظم، ترے اقرار میں انکار تری ہاں میں نہیں
نہ یہ عہد کسی عہد پر پہاں کسی پہاں میں نہیں
تضاد ایجابی حقیقی، فعل فعل :-
مثالیں :-

عربی :- نثر، يَحْيَى وَيُمَيِّتُ -

نظم، اَمَّا وَاللَّذِي اَبْكٰى وَاَضْحَكَ وَاللَّذِي

اَمَاتَ وَاَحْيٰى وَاللَّذِي اَهْرَهُ الْاَهْرُ

فارسی :- نظم، یاد داری بوقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان
ہمچنان زری کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بودند و تو خندان
سعدی

اردو :- نظم، نے گل کو یاں ثبات نہ شبنم کو ہے قرار
کیا روئے اس چمن میں کوی اور کیا ہنسے

تضاد ایجابی مجازی، اسم اسم،
مثالیں :-

عربی :- نثر، اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمَسْمُوعٍ مِّنْ فِى الْقُبُوْرِ
موتی اے کافر سمع ای ہادی

عربی: نَظْمٌ لِّتَذْأَخِي الْمَكَارِمَ بَعْدَ مَوْتِ
وَشَاءَ بِنَائِهَا بَعْدَ الْفُتْدَامِ
تہامی

فارسی: نظم، ازان سود آمد این کاخ دلاویز
کہ تا جا گرم کردی گوید ست خیز
اردو: نظم، ابتدا اور انتہا موج ازل ہے اور ابد
کیا بتاؤں میں نشانِ ساحل دریائے دل
تضاد ایجابی مجازی، فعل فعل۔
مثالیں:-

عربی: نثر، قَالَ أَنَا أُخِي وَأُمِّيْتُ۔
نظم، يَهْلِكُ الْمَالُ بِالْعَطَاءِ وَيُمَيِّتُ
مَيِّتَ فَضْلٍ فَأَعْجَبُ نِعْمِي مَيِّتُ

فارسی: گفتم کہ بغم بنشین یا از سر جان برخیز
فرمان برمت جانان، بنشینم و برخیزم
اردو: نظم، کل تم جو بزمِ غیر میں آنکھیں چرا گئے
کنوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے
مومن

تساویہ سنجوگ نا دونا لے کا بیٹھنا اٹھنا کیا ہے چھالے کا
تضاد سلبی، اگر الفاظ تضاد میں نفی ہو تو تضاد سلبی کہلاتا ہے
تضاد سلبی بھی حقیقی ہو گا یا مجازی۔

تضاد سلبی حقیقی، اسم اسم -

مثالیں :-

عربی :- نثر، هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

نظم، خُلِقُواوَمَا خُلِقُوا لِمَكْرَمَةٍ

كَأَمْثَلِ خُلِقُواوَمَا خُلِقُوا

فارسی :- نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی نہ من خاکم تو ام آہم چہ بریزی

اردو :- نظم، وہ بھی عالم ہو جو لیوے امتحان ورنہ جاہل پر ہو عالم کتب عیان
استاد ہی حشر قاری عبدالحق کی

تضاد سلبی حقیقی، فعل فعل -

مثالیں :-

عربی :- نثر، فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَانْخَشَوْا فِي

نظم، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ وَمَا عَلِمْتُمْ حَقِيقَةً

وَلَقَدْ جَهِلْتُمْ وَمَا جَهِلْتُمْ خُمُولًا

فارسی :- نظم، حریف عہد بخودت شکست و من نشکستم

جیب بیخ محبت برید و من نہ بریدم

اردو :- نظم، ہم آئے تنگ ریت سے پر اے خانہ خراب تو نہ آیا

تضاد سلبی عجزی، اسم اسم -

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ -

عربی :- نظم، وَجْهُهُ غَايَةُ الْجَمَالِ وَلَكِنْ
 فِعْلُهُ غَايَةُ لِكُلِّ قَبِيحٍ
 فارسی :- نظم، از آبدار خنجر آتش تشن تو چون بادگشت دشمن ملک خاکسار
 اردو :- نظم، ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم وفا سمجھے
 جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت کو خدا سمجھے
 تضاد سلبی مجازی، فعل فعل -

مثالیں :-
 عربی :- نظم، وَلَوْ يَعْلَمُ لِنَقُصَّ كَأَن فِيهِ
 وَلَوْ يَنْزِلُ إِلَّا مَبْرُورٌ وَلَكِنْ يَزَالَا
 فارسی :- نظم، پشت من بشکن و پیمان مشکن خون من می خور و زہار مخور
 اردو :- نظم، ہونا جہاں کا اپنی آنکھوں میں ہے نہ ہونا
 آتا نہیں نظر کچھ جاوے نظر جہاں تک

تدبیح

تضاد کی ایک قسم تدبیح بھی ہے، جس میں مدح و ذم وغیرہ کو
 رنگوں کے ذکر سے بطور کنایہ یا توریہ یا ایہام بیان کیا جاتا ہے۔
 مثالیں :-
 عربی :- نثر، وَمِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
 وَعَرَايِبٌ سَوْدُ
 نظم، بَيْضَاءُ فِي الْعَادِيْنَ يَوْهِيْ اَسْوَدُ
 مِنْ اَبْعَادِ مَا اَرْتَحَلْتُ وَدَمْعِيْ اَحْمَدُ

فارسی: "نظم" دندان نکی سفید تالب از تب نغم کبود ہر دم
 "دندان سفید کردن" کنا یہ مہنسا اور "لب کبود کردن" سے مراد سخت
 بخار آتا ہے۔

اردو: نظم گل کوہان زرد کرے اسے رخ یار کر کے منہ لال لال آتا ہے
 اربع عناصر کا ذکر بھی تضاد کی ایک قسم ہے جس میں چار عناصر
 بیان کئے جاتے ہیں۔

مثالیں: عربی: نظم "خَضْرَاءُ الْمَرَاجِ حُمْرُ السُّمُورِ يَوْمَ وَغَى
 سَوْدُ الْوَقَائِعِ بَيْضُ الْفِعْلِ وَالشَّيْمِ"

فارسی: نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی نہ من خاک تو ام آہم چہ ریزی
 اردو: نظم، آتش و آب و باد و خاک نے لی وضع سوز و غم و رم و آرام
 غالب

تضمین، اقتباس یا تعلیق

کسی ادیب یا شاعر کے مشہور کلام یا قرآن کی آیت یا حدیث کا جملہ
 اس طرح اپنے کلام میں لانا کہ اس کا اظہار ہو یا اشارہ یا کتا بہ سے معلوم ہو جائے۔
 مثالیں:

عربی: نظم "يَجِبُ الْوَاصِفُونَ عَنكَ صِفَتَكَ"
 "مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ"
 حدیث شریف

قَدْ كَانَ مَا خِفْتُ أَنْ يَكُونَا "إِنَّا إِلَى اللَّهِ مَرَا جِعُونَ"
 موت قرآن مجید

فارسی :- نظم، مُنک جسم ندہم منرخ نظیری را
 "کے کشتہ شد در طریقہٴ نامیت"
 اقبال

اردو :- نظم، غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
 "آپ بے بہرہ ہے جو معتقد تیر نہیں"
 تطبیق، متضاد وغیرہ دیکھو تضاد مٹا

تطبیق

چند چیزوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنا، بعد ازاں ایک ہی صفت کی
 تکرار سے پہلی چیزوں کی تعریف کرنا۔
 مثالیں :-

عربی :- نظم، شغری و نائلہ و الخلق و منسجم
 فی آرتی منسجم فی آرتی منسجم
 معری

فارسی :- نظم، خیالم در دل و دل در دوزلفت
 پریشان در پریشان در پریشان
 اردو :- نظم، بومے گل نالہ دل، دو چراغ محفل
 جو تری بزم سے نکلا سر پریشاں نکلا
 غالب

تعجب

کلام میں کسی چیز پر اظہار تعجب کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، 'آيَا شَمْعًا يُضَيِّئُ بِلَا اِطْفَاءٍ
زَيْنًا، نَوْرًا'

وَيَا بَدْرًا يَكُوْجُ بِلَا مُحَاقٍ

فارسی :- نظم، حسن زبیرہ، بلال از حبش مکتیب از شام
ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبیت
حافظاردو :- نظم، چینی میں فقط دو روز غائب ماہ رہتا ہے
تعجب ہے نظر آتا نہیں وہ ماہ رو برسوں

تعلیق یا اقتباس دیکھو تضمین ص ۱۲

تفریق تنہا ص ۱۳

تقابل دیکھو مقابلہ ص

تقسیم تنہا دیکھو جمع تفریق و تقسیم ص ۱۳

تکافوء وغیرہ دیکھو تضاد ص ۱۳

تلمیح

کلام میں کسی آیت قرآن، حدیث شریف، معجزہ، واقعہ تاریخی،
شعر مشہور، قصہ اہم یا مشہور مسئلہ یا مثل کی طرف اشارہ کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ اَبُو عَمِيْرٍ

فارسی :- نظم 'روا باشد انا الحق از درختے چرا نبود روا از نیک بختے

محمود شبتری

اردو :- نظم 'کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوی

غالب

عاشق اس غیرت بقیس کا ہوں میں آتش

ہام تک جس کے کبھی مرغ سلیاں نہ گیا

تناسب یا مناسبتہ دیکھو مناسبتہ ص

تنسيق الصفات یا احسن التسيق

ایک موصوف کے لئے چند صفات لانا۔

مثالیں :-

عربی :- نثر 'هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَهُوَ
السَّلَامُ۔

نظم 'کَرِيمُ التَّجَا يَا جَمِيلُ الشِّيمِ نَبِيُّ الْبَرَا يَا شَفِيعُ الْأُمَمِ

سعدی

فارسی :- نثر 'سکندر شوکت، دارا حشمت، ملک خصال، یوسف جمال'

ابراہیم عادل شاہ - لہوری

نظم 'خداوند بخشندہ دستگیر کریم خطابخش و پوزش پذیر

سعدی

اردو :- نثر 'وہ جوان بہادر، نیک خواور و خوب و تھا۔

نظم 'وہ شہنشاہ بہادر شہ کسریٰ انصاف

خسر و جم خدم و داوید دارا حشمت

توجیہ ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل لفظ

ایسا کلام جس میں دو متضاد معنوں کا احتمال ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نظم، نحاظ لی عکس و قبا (ء)
ترجما اور ایک کو برابر دیکھنا
فارسی :- نظم، لے خواہید یا تہذیب زروی تو ظلم
سیاہی
اردو :- نظم، کوی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھریا د آیا
بالطبع تو سور نہاید ماتم
رشید و طوطا
غالب

توریہ، تخیل دیکھو ایہام ۱۱
توفیق دیکھو مراعاة النظر ۱۲
جمع تنہا جمع و تفریق ۱۳
جمع و تقسیم دیکھو جمع تفریق و تقسیم ۱۴
جمع، تفریق و تقسیم

اس صنعت کی حسب ذیل چھ قسمیں ہیں :-

- ۱۔ جمع تنہا ۲۔ تفریق تنہا ۳۔ تقسیم تنہا ۴۔ جمع و تفریق
 - ۵۔ جمع و تقسیم ۶۔ جمع و تفریق و تقسیم۔
- (۱) جمع تنہا، بیت میں دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم کے تحت جمع کرنا
اس کو جامع کہتے ہیں، یہ یا تو (الف) مظهر (ظاہر) ہوگی یا (ب)

مُضَمَّر (پوشیدہ)۔

(الف) جامع مُظْهِر کی مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ فَأَخْوَالِي وَصِدٌّ عَلَاتٌ وَاللَّيَالِي

ظُلَامٌ مَرٌّ فِي ظُلَامٍ فِي ظُلَامٍ

اس بیت میں شاعر کا حال 'معتشوق کی زلف و شب بیداری میں

سیاہی مشترک ہے تاہم یکجا جامع ہے۔

فارسی :- نَظْمٌ آسَمَانِ بَرْتَوَاشَقِستِ چو مَن دَبرِ مِ پُوشِشِ نِستِ قَرَار

آسمان اور عاشق دونوں عشق کی وجہ سے صفت بے قراری میں جمع

ہیں بے قراری جامع ہے۔

اردو :- نَظْمٌ مِ ہوتے تم ہونے کہ قیر ہوئے اسکی زلفوں کے سب سیر ہوئے

(ب) جامع مُضَمَّر کی مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ أَفْضَالُهُ وَمَعَالِيهِ وَرَفَّتُهُ

بَهْجَةُ مِنَ الْفَضْلِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

فارسی :- نَظْمٌ مَہِ کہ ہے چہ رُوسِ یارِ نِستِ کہ چو مَن کوزہ پِشتِ و زارِ نِزارِ

مصرع اول میں صفت 'ماہ و رویِ معشوق کو جمع کیا ہے اور صفت

نکوئی جامع و مُضَمَّر ہے، کیونکہ اس کو ذکر مراعاتاً نہیں ہے۔

اور مصرع دوم میں 'ماہ اور عاشق کی کوزہ پستی 'زردی اور نزاری

کو جمع کیا ہے، یہ صفات جامع و مُضَمَّر ہیں۔

اردو :- نَظْمٌ دِ رازی شبِ ہجران و زلفِ یارِ بختیم

مجھ سے پوچھ کہ کئی ہے رازِ آنکھوں میں

(۲) تفسیق تنہا، ایک قسم کی دو چیزوں میں فرق کرنا بغیر انکو پہلے

جمع کرنے کے۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ مَا تَوَالَّ الْغَمَامُ وَقْتَ رَیْبِیْ

کُنُوَالِ الْاَمِیْرِ یَوْمَ سَبَخَاءِ

فَنَوَالِ الْاَمِیْرِ بَدْرَةً یَمْکِثِیْنِ

وَنَوَالِ الْغَمَامِ قَطْرَةً مَّاءِ

رشید و طوطا

بیت اول میں عطاءے ابر اور عطاءے ممدوح میں تفریق ہے پھر اسکی جدائی و تفریق کی شرح ہے۔

فارسی :- نظم 'ابر چون تو کسے است نیسانی زَر کے بار د ابر نیسانا مصرع اول میں ابر اور ممدوح میں جدائی و تفریق ہے۔

اردو :- نظم 'تجگو مسجر ہے بجگو میخانہ واعظا اپنی اپنی قسمت ہے (۳) تقسیم تنصاف ایک چیز کے اجزاء کا یا چند چیزوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ ہر جزو کے ساتھ اس کے مناسب چیزیں جمع کی جائیں۔

عربی :- نَظْمٌ اَدِیْبَانِ فِی بَلْعٍ لَا یَا کُلَّانِ

اِذَا صَحَبَا الْمَرْءَ غَیْرَ الْکَبِیْدِ

فَهَذَا اَطْوِلُّ کَظْلِ الْقَنَاةِ

وَهَذَا اَقْصَا کَظْلِ الْوَتْدِ

ادیب ترک

لے تقسیم اور لف و نشر میں فرق یہ ہے کہ لف و نشر میں مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں متکلم مناسبات بتا دیتا ہے۔

فارسی: بنظم 'رفان و عارض و زلفین آن بت دلبر

یکے نخست و دوم سوسن و سوم غنبر

اردو: بنظم وہی دیوے گا مجھے عبر و سکوں جس نے دیا

رُخِ زیبہ تجھے اور دیدہ گریاں مجھ کو

(۴) جمع و تفریق اشعار و چیزوں کو ایک چیز سے تشبیہ میں جمع کر کے انکو دو مختلف صفات سے جدا کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: بنظم 'فَوَجَّحْتُكَ كَالنَّارِ فِي ضَوْءِهَا

وَقَلْبِي كَالنَّارِ فِي حَرِّهَا

رشید و خواط

اس بیت میں شاعر نے اپنے دل اور معشوق کے چہرہ کو آتش سے

تشبیہ دی ہے 'پھر روشنی اور سوزش سے جدا کیا ہے۔

فارسی: بنظم 'من و تو ہر دو از گلِ زردیم

چہ من از رنگم و تو از بوی

اردو: بنظم 'غنچہ و سوسن سے کیا ہو شکر احسان بہار

وہ زبان بے دہن ہے یہ دہان بے زبان

امیر

(۵) جمع و تقسیم 'شاعر پہلے چند چیزوں کو ایک معنی میں جمع کر کے

پھر ہر ایک کو ایک خصوصیت کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔

مثالیں:-

۱۔ مستبح و تقسیم و لغت و نشر میں فرق یہ ہے کہ موصوفہ الذکر میں ان تمام اوصاف کا تعین نہیں ہوتا اور اہل الذکر میں ہوتا ہے

عربی: نَظْمُ رَضِينَا قَسَمَتِ الْجُبَارِ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُوهَالِ مَالٌ
لِلسَّبِي مَا نَكْحُواوَالْقَتْلِ مَا وَلَدُوا

وَالْتَهَبِ مَا جَمَعُواوَالنَّارِ مَا زَرَعُوا
مستثنی

بیت اول میں زمین، اعدا اور اس میں جو کچھ ہے سب کو مدموح سے نقصان پہنچا ہے اسکو جمع کیا ہے اور دوسری بیت میں ہر ایک کے نقصان کی تفصیل بیان کی ہے۔

فارسی: نظم، دو چیز را حرکاتش ہی دو چیز دہ

علوم را درجات و نجوم را احکام

اردو: نظم، تیغ و افسر کا ہے تو مالک عنایت سے تری

تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا

(۶) جمع و تفریق و تقسیم، ان سب کا ایک جگہ جمع کرنا پھر انکی تفریق و تقسیم کرنا بہت مشکل کام ہے، یہ صنعت بہت کیا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم، وَكَمْ لِلَّيْلِ عِنْدِي مِنْ نُجُومٍ
جَمَعْتُ النَّثْرَ مِنْهَا فِي نَظَامٍ

عِتَابًا أَوْ نَسِيْبًا أَوْ مَدِيحًا
لِخَلٍّ أَوْ حَبِيبٍ أَوْ هُمَامٍ

فارسی: نظم، اُنچ ترا بند کرد بندہ ات را نیز
بند کرد دست نہ پدید پنهان

بند تو از آہن است و بند من از غم
بند تو بر پای و بند بندہ ات بر جان
رشید و خواط

پہلی بیت میں شاعر نے معشوق اور خود کو قید و بند میں جمع کیا ہے
پھر اس قید کو ظاہر اور پوشیدہ سے فرق کیا ہے اور دوسری بیت میں
تقسیم کیا ہے وہ کہاں اور کس طرح ہے۔

اردو ۱۔ نظم 'صورت یار و دل زار' میں دونوں تباہ
آتشِ عشق سے یہ 'حسن سے بے درویش
شباب

چستان پھیلی دیکھو لغزشتہ

حسن ابتدا یا حسن مطلع

ابتداءئے نثر و نظم میں الفاظ شیریں پسندیدہ اور خوش معانی
لائے جائیں جو تقدیم و تاخیر سے خالی ہوں، اگر نظم یا قصیدہ ہو تو اسکا
مطلع ان چیزوں کے علاوہ بلحاظ معنی مکمل ہو اور بعد کے اشعار سے
معنی کا تعلق وابستہ بھی ہو، اور لفظی و معنوی اعتبار سے دونوں مصرعوں
میں کامل تناسب پایا جائے۔

مثالیں :-

عربی ۱۔ نظم 'آمین تذکرِ جنیرانِ بیدی سلی'
مَرْجَتْ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ يَدًا
البوصیری

فارسی :- نظم، گردل و دست بحر و کان باشد۔ دل و دست خدا یگان باشد۔
انوری

اردو :- نظم، ادا پیدا نظر سے، شان رخ سے، آن تپور سے
ترے قربان آخرو دل ہے کس کس کیلئے تر سے
مغی اور ہر آبادی

حسن اختراع

شاعر اپنے کلام میں ایسے نئے معنی اختراع کرے کہ اس سے
پہلے کسی نے اسکو نہ بیان کیا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، رَفِی جَحْفَلٍ سَتَرَ الْعِیُونَ غُبَارُهُ
فَكَأَنَّمَا يُبْصِرُنَ بِالْأَذَانِ

فارسی :- نظم، مانند خورشیدی پیداشدی، و من
از تو شدہ ام زرد و خمیدہ چو بلالی

مسعود سعد سلمان

اردو :- نظم، غیر کہ جھانکا تو ڈھیلے آنکھ کے
روزن دیوار میں رکھ دینگے ہم

حسن بیان

ادیب یا شاعر اپنے مافی الضمیر کو دلکش پیرایہ میں خوش اسلوبی
کے ساتھ بیان کرے۔
مثالیں :-

عربی :- نَشْرٌ . وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ اللَّهَ وَيَتَّقِ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ .

نظم : وَرَاقِي مِنَ الْقَوَائِمِ الَّذِينَ هُمْ هُمْ
إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهُ
ابو تمام

فارسی :- نظم ، مرا پروردگار کسب نام باقی کوشش
کہ این ذخیرہ بماندست مغن و محلی را
جز ای حسن عمل بین کہ روزگار مہنوز
خواب می نہ کند بارگاہ کسری را
ظہیر فاریابی

اردو :- نظم ، دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ جیسی میرے لیے ہے
غالب

حسن تخلص یا گریز

قصیدہ کی تشبیب یا تمہید کے بعد ممدوح کی مدح و پسند انداز
و دلپذیر الفاظ میں شروع کرنا ۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، يَا صَاحِبَ الرِّزْقِ إِنَّ سُدَّتْ مَذَاهِبُهُ
قُلْ يَا أَبَا الْفَتْحِ يَا مُوسَى وَقَدْ فُتِحَتْ

فارسی :- نظم، گر گلستان ز باد خزان تر در شد رواست

اردو :- نظم، کون ہے جس کے دریا صیبا
ہیں آمد و مہر و زہرہ و بہرام
تو نہیں جانتا تو مجھ سے سن نام شاہنشاہ بلند مقام
قبلہ چشم و دل بہادر شاہ متہر ذوالجلال والا کرام

حسن تحلیل

کسی چیز کی اچھی علت بیان کرنا جو درحقیقت اسکی علت نہیں ہے
مثالیں :-

عربی :- نظم، وَإِنْ غَادَرَ الْغُدْرَانَ فِي صَحْنٍ وَجَنَّتِي
فَلَا غَرْ وَإِنَّ الْمَاءَ فِي الْقَلْتِ يَرْكُدُ
لَمْ يَخْلُكْ نَائِكَ السَّحَابُ وَإِنَّمَا
حُمَّتْ بِهِ فَصَيْبُهَا الرُّحْضَاءُ
متنبی

فارسی :- نظم، از روی تو ماہِ آسمان را شرم آمد و شد ہلالِ باریک
اردو :- نظم، برابر کا تری گل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طما پنچوں منہ اسکا لال کیا

حسن طلب

پسندہ طریقہ سے کسی چیز کا طلب کرنا ۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: آبا المِسْتِ هَلْ فِي الْكَاسِ فَكْسٌ أَنَا لَهُ
 نَارِي أُشَقِّي مَثَلُ حَيْنٍ وَ تَشْرِبُ
 متبہتی

فارسی:- نظم: شاہا بعطایت تو از ان کام کہ دانی
 (شعاعت)

نومید قبل غری محروم و درم را

آسایش ہمسائیگی حق ز تو خواہد

او ہمیدہ دوزخ نکند باغ ارم را

اردو:- نظم: آپ کا بندہ اور پھروں نگا آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھا
 غالب

حسن مطلع دیکھو حسن ابتداء

حسن مقطع

شاعر کے کلام کا مقطع نہایت اچھا ہونا چاہئے، اگر کلام کے درمیانی

اشعار میں بعض اچھے نہ بھی ہوں تو مقطع کا اثر باقی رہ جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: بَقِيَّتْ بَقَاءَ الدَّهْرِ يَا كُفَّ أَهْلِهِ
 وَ هَذَا دُعَاءٌ لِلْبَرِيَّةِ شَامِلُ

فارسی:- نظم: حافظ و ظیفہ تو دعا گفتن است و بس
 در بند آن مباشش کہ نشیند یا شنید

فارسی :- نظم، در محبت دل و دین با فتن اول قدمست
 ما نظیری بتو فرسند باینہا نہ شویم
 اردو :- نظم، نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
 ترے نامہریاں کہنے سے تجھے پر مہریاں کیوں ہو

حشو یا اعتراض الکلہم قبل التمام

کلام میں ایسا لفظ یا جملہ لانا جس کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو۔
 حشو کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ قبیح ۲۔ متوسط ۳۔ مصلح یا لَوَزِیْنَج
 (۱) حشو قبیح، نامناسب اور بے موقع الفاظ کی وجہ سے کلام کا
 رتبہ گر جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَاعْلَمُ كَوَفَعَلُ الْمَرْءُ يَنْفَعُهُ
 (یَا قَاف) اَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَا قَدِرَا

’فعل المرء‘ لانے کی وجہ سے کلام میں قبیح پیدا ہو گیا ہے۔

فارسی :- نظم، از بسکہ بارمنت تو بر تنم نشست

در زیر منت تو نہاں تو مستم

’نہاں‘ بے ضرورت لفظ ہے اسکی تکرار نا واجبی و قبیح ہے

اردو :- نظم، روے آنسو استقد رہم ہجر میں
 ’آنسو‘ حشو قبیح۔
 اشک کے لطفوں سے دریائہ گیا

(۲) حشومتوسط، کسی لفظ سے کلام میں نہ سن پیدا ہوا اور نہ تکیج۔
مثالیں:-

عربی:- نَظْمٌ وَأَنْتَ لَعَمْرُ الدَّجْدِ أَشْرَفُ مَنْ حَوَى
عَلَى رَأْسِهِ أَنَا فِي لَعْدَى تَصَبَّ الْمَجْدِ
رشید و طوطا

’لعمرا لمجد‘ اور ’اناف العدی‘ حشومتوسط۔

فارسی:- نظم نہ ہجر روی تو اسے دلربائے سین تن
دلیم ندیم ہدم شد تنم عبدل عنا
’سین تن‘ حشومتوسط۔
رشید و طوطا

اردو:- نظم، جو را اور ظلم سے اس کے نہ کبھی گنہگار
نہ کبھی شکوہ پیدا درباں پر لانا

’جو ریا ظلم‘ حشومتوسط۔

(۳) حشومیلیج یا کوزیج، کلام میں بعض الفاظ کے لانے سے
حسن و خوبی میں اضافہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- لَوْ أَنَّ الْبَاخِلِينَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ
رَأَوْكَ تَعَلَّمُوا مِثْلَكَ الْعَطَايَا
’تعلّموا‘ حشومیلیج

فارسی:- نظم، در محنت این زمانہ بے فریاد
دورا تو چنانم کہ بداندیش تو باد
رشید و طوطا

’بداندیش‘ حشومیلیج۔

اردو:- نظم، یاں سے اب جاؤں تو میں راہ پہ لاؤں اسکو
 زیب و زینت کا سب انداز بتاؤں اس کو
 'زیب و زینت' میں ایک لفظ حشو ملے ہے۔ امانت

حَصْرُ الْكُلِّ فِي الْجَمْعِ عِيَا خِيفَاءُ

افرادِ نويع واحد کو ایک فرد میں منحصر کرنا۔

مثالیں:-
 عربی:- نَظْمٌ رَأَيْتُهُ فَرَأَيْتُ النَّاسَ فِي رَجُلٍ
 وَاللَّهْرَ فِي سَاعَةٍ وَالْأَرْضَ فِي دَارٍ

فارسی:- آن مرد که در سخن جهانست منم
 آن گوهر قیمتی که کانست منم
 آن تن که سر رشته از روانست منم
 آن کو که سر پای زبانست منم
 اردو:- نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں منظر ذات خدا ہے آدمی
 ذوجہتین دیکھو توجیہ ص ۱۳۱
 ذوالوجہین دیکھو توجیہ ص ۱۳۱

رجوع

ایک صفت بیان کرنے کے بعد اسکی تردید دوسری ایسی صفت
 سے کرنا جو پہلی صفت سے بہتر ہو۔
 مثالیں:-

عربی: نظم قف يا لذي يا را التي كدر يحنها القدام
 بلى وعذيرها الارواح والي يعم
 ابو فراس

فارسی: نظم! چو ماه بود و چو سروان ماه بود و نه سرو
 قبا نہ دارد سرو و کمر نہ دارد و ماه
 اردو: نظم! خنجر تھا الہی یا زباں تھی خنجر سے زیادہ تر رواں تھی
 انیس

سوال و جواب یا مراجعہ

ایک مصرع میں سوال و جواب یا ایک مصرع یا بیت میں سوال اور
 دوسرے مصرع یا بیت میں جواب لانا۔

عربی: نظم، قُلْتُ قَدْ طَلْتُ قَالَ لَا
 بَلْ تَطَوَّلْتُ وَقَدْ أُبْهِمْتُ جِبَالَ وَدَارِي
 قَدْ قُلْتُ لَهَا هَجَرْتُنِي مَا الْعِلَّةُ
 صَدَّتْ وَتَمَايَلَتْ وَقَالَتْ قِلَّةُ
 فَقُلْتُ فَوَلَا مُتَّمَا عِنْدَ مَوْتِهِ
 فَقَدْ كُنْتُمْ عَبْدًا يَهْ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
 فَقَالَا أَقَمْنَا كَيْ نَعْرِى بِفَقْدِهِ
 مَسَافَةً يَوْمٍ ثَمَّ نَتَلَوُهُ فِي غَدٍ

فارسی: نظم، گفتم اے سلطان خوابان رحم کن براین غریب
گفت درد بنال دل رہ گم کند مسکین غریب
حافظ

گفتم کہ حوری یا پری گفتا کہ من شاہ جهان
گفتم کہ روشن از قمر گفتا کہ زخار من است
گفتم کہ شیرین از شکر گفتا کہ گفتار نیست
گفتم کہ خسرو نالواں گفتا پرستار من است
اردو: نظم، پوچھا کہ طلب کہا قناعت پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
اس نے پوچھا کہ تو نے قتل عاشق کو کیا
غمرہ بولا وہ نزاکت تھی ادا تھی میں نہ تھا
صفا

کہا جو میں نے کہ مجنوں اگر چہ عاشق تھا
پر اس پہ تو کبھی لیلیٰ کے یہ ستم نہ ہوے
میرے جلانے کو کہنے لگے شرارت سے
ہزار حیف کہ لیلیٰ کے پاس ہم نہ ہوے
داغ

سوق المعلوم تجاھل العارف وغیرہ دیکھو مثلاً

شبہ اشتقاق

نثر و نظم میں ایسے الفاظ لانا جو بظاہر ایک ہی مادہ سے مشتق معلوم
ہوتے ہوں لیکن ان کا مادہ جدا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، يَا اَسْفٰى يٰوَسْفٰى وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دٰ اِنْ -

نظم، وَمَا اَنْتَ هَلْ اَنْتَ اِلَّا اَمْرٌ
اِذَا صَحَّ اَصْلُكَ مِنْ بَا هِلَّةوَلِلْبَا هِلَّةٍ عَلٰى نَحْبُزِهِ
كِتَابٌ لَا كِلِهٍ اِكْلَمَا

فارسی :- نثر، نثرش نثره رفعت، شعرش شعرى مرتبت -

نظم، ز رفعت سیاست شاعر شعرى
ز رفعت گرفتست راوى روائى

اردو :- نثر، قمار خانہ میں قمری کہاں ملیں گے -

نظم، جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

طباق، مطابقت دیکھو تضاد ص ۱۲۲

طے و نشر دیکھو لف و نشر ص ۱۲۶
غلو دیکھو مبالغہ ص ۱۵۱

قَوْلٌ بِالْمَوْجِبِ

کسی لفظ کے معنی قائل کے متشا کے خلاف لینا - یہ دو معنی کی ایک قسم ہے

مثالیں :-

عربی :- نظم، قُلْتُ طَوَّلْتُ قَالَ بَلْ تَطْوَلْتُ

وَقَدْ اُيِّرِمْتُ حِبَالًا وِدَادِ

فارسی: نظم گفت چون مجنون بزنجیر کند گفتم آری از خم گیسوے تو
اردو: نظم کہا ان سے کہ میں مرتا ہوں تو ہنس کر بولے
مُنہ تو دیکھو یہ بڑے آئے ہیں مرنے والے

کلام الجامع یا شہر آشوب

کلام میں مختلف اقسام کے مضامین مثلاً رنج و افسوس، مواظبت
حکمت، اور شکایت زمانہ وغیرہ بیان کرنا۔
مثالیں:-

عربی: نظم، فاضرف هَوَاهَا وَحَاذِرَ اَنْ تُؤَلِّيَهُ
اِنَّ السَّوْىَ مَا تُؤَلِّى يَصِمْ اَوْ يَصِم
فارسی: نظم، تمنی کہ من از فضل در جهان دیدم
اردو: نظم، نفس گرد شمن ہے اے رنگین ترا
دب نہ جا اسکے مقابل ہو کھڑا
اسکو مارا اور اپنے دل کو شاد کر
گریز دیکھو حسنِ تخلص ۱۳۱

لف و نشر یا کئے و نشر

پہلے چند چیزوں کا ذکر کرنا اسکے بعد اس کے مناسبات اس طرح
بیان کرنا کہ ہر جز و پہلے اجزاء سے مطابقت رکھتا ہو۔
۱۔ اگر یہ ترتیب دار ہو تو لف و نشر مُرْتَبَّک ہوگا۔

۲۔ اگر بے ترتیب ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں۔

(الف) معکوس، جس میں ترتیب الٹی ہو۔

(ب) غیر منظم، جس کی ترتیب مخلوط و درهم برہم ہو۔

(۱) لغا و نشر مرآتک۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ۔

نظم، فِعْلُ الْمَدَامِ وَلَوْ نُهُا وَمَذَاقُهَا

فِي مُفْلَتَيْهِ وَجَنَّتَيْهِ وَرَاقِبِهَا

فارسی:- نثر، چشم و خط و زلف و خال و قدیار رشک ز گس و ریحان
سنبل و مشک و شمشاد است۔

نظم، فروشد بہ ماہی و برشد بہاہ بُن نیزہ و قسبہ بارگاہ

فردوسی

اردو:- نثر، محبوب کا رنگ، چہرہ، قد، ابرو اور پلکیں مانند یاسمین، مانتا
سرو، کمان اور تیر کے ہیں۔

نظم، ترے رخسار و قد، چشم کے ہیں عاشق زار

گل جدا، سرو جدا، ز گس بیمار جدا

بیداد

(۲) غیر مرتب یا معکوس:-

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا۔

نظم، وَحَمْرَاءُ قَبْلَ الْحَمْرِ جَ صَفَرَاءُ بَعْدَهُ

أَتَتْ بَيْنَ ثَوْنِي مَرْجِسٍ وَشَقَائِقِ

فارسی :- نثر، وَاللَّيْلِ وَالصُّبْحِ رِخِ رُوشَن وَخَطِ سِیَاهِ -

نظم، دِل رَا فَرَاغِ مِی دِهَد وِیْدِه رَا فَرَمِغِ

دِیْدَارِ آفتَابِ وَشَانِ وَشَرَابِ صَبَحِ

فَنَافِی

آن دهن و زلف و قد راست گویم الف لام و میم

اردو :- نثر، محبوب کا چاند سا کھنٹا اور سیاہ زلف ہم کو تو صبح و شام کے مانند نظر آتے ہیں۔

نظم، کبھی جو زلف اٹھاوے تو منہ نظر آوے

اسی امید پہ گزری ہے صبح و شام ہیں

(۳) غیر مرتب یا مخلوط کی مثالیں :-

عربی :- نثر، هُوَ شَمْسٌ وَأَسَدٌ وَبَحْرٌ جَوْدٌ وَكَهَاءٌ وَشُجَاعَةٌ

نظم

فارسی :- نثر، قَد و رِخِ و زلفِ مَعشُوقِ مَانَنَدِ گُلِ بَرگِ تَر و سَر و سَہی و سَنَبِلِ سِیْرَابِ اسْت -

نظم، دَر بَاغِ شَدِازِ قَد و رِخِ و زلفِ تُو یَے آبِ

گُلِ بَرگِ تَرِی، سَر و سَہی، سَنَبِلِ سِیْرَابِ

اِفْرُوخْتَنِ و سُوخْتَنِ و جَا مَسِ دَر یَدِنِ

پَر وَا نِہِ زَمَنِ، شَمْعِ زَمَنِ، گُلِ زَمَنِ اَمُوخْتِ

اردو:- نشر، میدان، جنگ کا عجیب ساں تھا، بندوقول، توپوں اور بموں کا استعمال آزادانہ ہو رہا تھا، کثرت سے چل رہے تھے، بوجھنا، بھرہی تھیں اور دُغ رہے تھے۔

نظم، چھپتی تھیں، بھاگی باقی تھیں، گرتے تھے فاک پر
قبضوں سے تینیں، جسم سے رو میں تنوں سے سر

مبالغۃ

کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت میں حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
مبالغہ کی تین قسمیں ہیں:- ۱۔ تبلیغ ۲۔ اغراق ۳۔ غلو۔

(۱) تبلیغ، مدح و ذم عقل و عادت کے مطابق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نَظْمٌ، فَعَادَ عَلَى عِدَاءٍ بَيْنَ ثَوْرٍ وَنَجْجَةٍ

دِرَاكًا وَلَمْ يُنْفِخْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

فارسی:- نظم، بودیم رکن رزمی را روزگار، تا داشت روزگار ترا در کنار ما
اردو:- نظم، وعدہ شام پر کہ ہم نے عبث جاگ کے صبح
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا

(۲) اغراق، مدح و ذم عقل کے مطابق لیکن عادت کے خلاف ہو۔

مثالیں:-

عربی:- وَرَأَى أَتَوْهُمْ أَنْ يَرَاهَا نَاظِرًا

كَرَّكَ التَّوَهُّمَ وَجْهَهَا مَكْتُومًا

فارسی:- نظم، چوبیس پیکان مرا نگشت او، گذر کرد از مہر و پشت او

اردو: نظم گرگ نے دور عدل میں اسکے سیکھ لی راہ و رسم چوپانی
(۳) غُلُوْا اِیْسٰی مَدْح وَّ ذَمَّ جَوْعًا وَّ نَادًا نَّامُکُنْ هُو۔
مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ مَا شِئْتُ لَا مَا شَاءَتْ اِلَّا قَدْ اُسْرُ
فَاَحْكُمْ فَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
ابن مانی

فارسی: نظم نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا
تابوسہ بر رکاب قزل ارسلان زند
ظہیر قاریابی

تم از ضعف چنان شد کہ اجل جُست و نیافت
نالہ ہر چند ندا داد کہ در پیرہن است
اردو: نظم، غرض اس طرح ترک کشتے ہوے
کہ کشتوں کے تا چرخ پشتے ہوے
متضاد دیکھو تضاد ۱۲۲

مُحْتَمِلُ الضَّدِّ دیکھو توجیہ ۱۳۳
مَدْحُ الْمُؤَجَّہِ دیکھو استنباع ۱۵۱

مَذْهَبِ کَلَامِیِّ یا احتجاج بدلیل

کلام کو دلیل سے مدلل کرنا، اسکی دو قسمیں ہیں:-
۱۔ مَذْهَبِ کَلَامِیِّ ۲۔ مَذْهَبِ فِقْہِیِّ۔
(۱) مَذْهَبِ کَلَامِیِّ، اگر تمثیل منطق و کلام کے دلائل پر مبنی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نَشْرًا لِّكَوْكَانَ (فی السماء والارض) فِیْهَا الرِّیْثَةُ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا۔

نظم : کوکے تھوڑے کثہ بالبحر ما شملت
کُلَّ اَلَا نَامِهْ وَاَزْدَتْ قَلْبَ کُلِّ ظَمْنِ

فارسی :- نظم 'منافع رسان در زمین دیر ماند
بس است این یک ایت دلیل دامت

اردو :- نظم 'دل سے مٹا تری انگشت خانی کا خیال

'ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا'
(۲) مذہب فِشَہی، اگر تمہیں مذہبی پر کلام مشتمل ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نَشْرًا لِّیَہَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ
فَاِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔

نظم : حَلَفْتُ فَلَمْ اَتْرُکْ لِنَفْسِکَ رِیْبَةً

'وَلَیْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ لِمَرْءٍ مَّطْلَبٌ'

فارسی :- نظم : فرزند آدمی تو دہشتہ تر آدمی

شک نیست اندرین کہ بود در برابر صدق

مضمون حدیث اَدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَاہِ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

اردو: نظم، ہم آپ کے کوچہ سے جو نکلے تو عجب کیا
 'آدم بھی ہوئے خلد کی تعمیر سے باہر'
 مُرَاجَعَةُ دیکھو سوال و جواب ص ۱۱

مَرَاةَ النَّظِيرِ اِبْتِلَاءُ تَلْفِيْقٍ تَنَاسُبِ سَبَبِ تَوْفِيْقٍ مَوْلَانَا

کلام میں ایسے چند الفاظ جمع کرنا جس میں سوائے تضاد کے اور
 کوئی مناسبت ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، كَالْقِسِيِّ لَمُعَطَفَاتِ بِلِ الْأَسْهَمِ مَبْرِيَّةٌ بِلِ الْأَوْتَارِ۔

نظم، أَحَادِيثُ تَرَوْهَا السُّيُورُ عَنِ الْحَيَا

عَنِ الْبَحْرِ عَنِ كَيْفِ الْأَمِيرِ تَهْمُهُ

رَوْحٌ تَرَدَّدُ فِي مِثْلِ الْخِلَالِ إِذَا

أَطَارَتِ الرِّيحُ عَنْهُ الثُّوبُ لَمْ يَبِينِ

فارسی:- نثر، بصارت ذہ چشم جهانیان تا آسمان از عینک ہر درخشان
 سواد بین زمین و زمانیان با شر دیدہ و دل آن والاہمت را بے منت
 عینک مینا دآمادہ روشنی و سنا دارد۔

نظم، مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو

یا دم از کشتہ خویش آمد و ہنگام درو

اردو:- نثر، محبوب کی آنکھیں، رخسار اور قد، نرگس، گلاب اور
 سرو کے مانند ہیں۔

نظم: چشم با دام، دہن پستہ زرخداں ہے سبب
کتنے پہل ایک نہ سال قد جاناں میں لگے

هَذَا وَجْه

شرط و جزا میں دو معنی اس طرح سے بیان کئے جائیں کہ جو امر
پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر بھی مترتب ہو۔
مثالیں:-

عربی:- نظم: إِذَا تَرَ أَوْجَ ذُنْبِي وَافْتَرَدْتُ لَهُ
بِالْمَدْحِ مَنْ وَنَجَّأَنِ مِنَ النَّقَمِ
اِذَا مَنَّ سَعَى شَرِّهِ جَائِئًا

اِذَا تَرَ أَوْجَ ارْتَمَى فَاقْتَضَى نِقْمِي
حَقَّقْتُ فِيهِمْ رَجَائِي فَاقْتَضَى نِعْمِي

فارسی:- نظم: چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب
چون ترا جہنم شود صبرم بدل با اضطراب
اردو:- نظم: آہ کیجے تو آن جاتی ہے ورنہ کیجے تو جان جاتی ہے
تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھ کو غصہ یہ پیار آتا ہے
مساوق الجھول وغیرہ دیکھو تضاد ۱۲۲
مطابقہ دیکھو تضاد ۱۲۲

مُقَابَلَهٗ يَا تَقَابُلُ

کلام میں پہلے چند الفاظ کا ذکر کرنا، اس کے بعد ہر ایک لفظ کا مقابل اسی ترتیب کے ساتھ لانا، یہ مقابلہ دو، تین، چار، پانچ لفظوں میں اور بعض دفعہ اس سے زائد میں بھی ہوتا ہے۔

(۱) دو الفاظ کے مقابل دو الفاظ:-

مثالیں:-

عربی:- نَزَّ، فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔

نظم، لَوْ أَتَاكَ الْأَحْيَاءُ فَضَلَّ جَمِيلُهُ

شَهِدَتْ لَهُ الْأَمْوَاتُ فِي الْأَحَادِ
الحاجری

فارسی:- نظم، شب وصل تو بنایان آمد صبح می خندد و من میگیریم

اردو:- نظم، وفا میں دیکھ لیاں بے وفائیاں دیکھیں
بمٹلا ہوا کہ تری سب برائیاں دیکھیں

میسر

(۲) تین الفاظ کے مقابل تین الفاظ:-

مثالیں:-

عربی:- نَزَّ الْأَكْمَرُ مِنْ وَضِيعٍ رَفَعَهُ خَذَقَهُ وَ رَفِيعٍ
وَضَعَهُ خَرَقَهُ

خَرَقًا مَحْمَقًا

نظم علیٰ رَأْسِ عَبْدٍ تَاجٍ عَرِيٍّ كَمَا تَسْرِي
وَفِي رِجْلِ حَرِّ قَيْدٍ ذُلٍّ مِنَ الدَّهْرِ

الصاحب شرف الدین

فارسی :- نظم پیل بینی بر ہزبر، انگہ کہ باشد بر سمند
بہر بینی بر سپہر آنگہ کہ باشد بر سر بر
رود کل

اردو :- نظم 'جو آکے نہ جائے وہ بڑھا پا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
انہیں

(۳) چار الفاظ کے مقابل چار الفاظ :-

مثالیں :-
عربی :- نظم قَدْ رَفَعْتَ الرَّشَادَ فَوْقَ الشُّرَايَا
وَوَضَعْتَ الضَّلَالَ تَحْتَ مَشْرَاهَا

فارسی :- نظم 'مخالفان تو مردود چون جواب خطا
موافقان تو مقبول چون سوال جواب

اردو :- نظم 'ہے ازل سے روائی آغاز ہو ابد تک رسائی انجام
غالب

(۴) پانچ الفاظ کے مقابل پانچ الفاظ :-

مثالیں :-
عربی :- نظم عَلَى رَأْسِ عَبْدٍ تَاجٍ عَرِيٍّ يَنْبُتُهُ
وَفِي رِجْلِ حَرِّ قَيْدٍ ذُلٍّ يَشِثْنُهُ

فارسی :- نظم، بنوک خامسہ بہ بند درہ قضا و قدر
 بہ تیر نکستہ بدوز دلب جواب د سوال

مُنَاسِبَہ یا تَنَاسُب

نثر یا نظم میں موزوں یا مناسب الفاظ استعمال کرنا۔

مثالیں :-
 عربی :- نثر، فَيَهَا سُرْمٌ مِّمَّ فُؤَعَةٍ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٍ
 وَمَنَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَزَرَاجِيٌّ مَبْثُوثَةٌ۔

نظم، زَاكِي التِّجَارِ عُلُوُّ الْمَجْدِ نَاسِبَہ
 زَاهِي الْفَخَّارِ كَرِيمُ الْجَدِّ وَالشِّيمِ

فارسی :- نظم، تیغ تو بحر است و موج او ہمہ آتش
 دست تو ابر است و سیل او ہمہ کوثر
 نعمتِ بزمِتِ فردوس ز نعمتِ جنت

ہیبتِ بزمِتِ فردوس ز ہیبتِ محشر
 رودکی

رود :- نظم، رُو پر ہے رخسِ عمر کہاں دیکھے تھے
 نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں
 غالب

ہجو قبیلہ

کسی شخص یا چیز کے عیوب اور برائیاں مبالغہ و توہین آمیز
پراریہ میں بیان کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ہجو کت فی مخریض المداح المحسود لکم
فقلت اناک ذو عسر علی السدیم
متنبی

فارسی :- نظم بدین نان خواجہ چون بردم
گفتش خواہ میر خواہ نمیر
کہ من این نغمہ را فرو بردم
اردو :- نظم مجھ میں اک غیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

تم میں دو عیب ہیں بد خو بھی ہو مقرور بھی ہو
ہجو ملج دیکھو تا کید الذم بما یثبہ الملج صا

الکفر بالذی یسر دیکہ الجد

بظاہر کلام سے ہزل، مذاق یعنی ذم، شکوہ، غدر وغیرہ
معلوم ہو لیکن اُس میں جدت (سنجیدگی، حق) یا کوئی اخلاقی نکتہ
یا نصیحت ملحوظ ہو۔
مثالیں :-

عربی: نظم، یَقُولُ أَبُو سَعِيدٍ إِذْ رَأَىٰ فِي
عَفِيفًا مِّنْهُ عَامِرٌ مَّا شَرِبْتُ
عَلَىٰ يَدِ آتِي شَيْخٍ تَبَّتْ قُلُوبِي

فَقُلْتُ عَلَىٰ يَدِ الْإِفْلَاسِ تَبَّتْ

فارسی: نظم از آخر کار عالم اندیشہ کنید ای سوزگنان ز ماتم اندیشہ کنید
با تجمہ دنیا مکنید آمیزش از آشک جہنم اندیشہ کنید
نخواب دوش چنان دیدم کہ صدر جهان

مرا بخواندی و تشریف داد و زربخشید

شدم بہ نزد مُعْتَبِر بگفتم این معنی

جواب داد کہ این جز خواب نتوان دید

اردو: نظم، کچھ اس کا اعتبار نہیں ہے وفا ہے یہ

نازائے نہ ہو جو زن دنیا کی چاہ پر

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

2182

.....

.....